

ہم اعمال کی کتاب کے اختتامیہ حصہ میں داخل ہو چکے ہیں۔ اعمال کی کتاب میں مندرج واقعات ۲۵ سال کے عرصہ پر محیط ہیں۔ اعمال کی کتاب کے آخری دونوں ابواب کا تعلق ۶۰ اور ۶۲ عیسوی سے ہے۔ جس کا آغاز عیدِ پیننتی کوست سے ہوا تھا، جس کا تعلق ۳۰ سے ۳۲ عیسوی سے ہے۔ اس ۲۵ سالہ عرصہ میں یہ دکھائی دیتا ہے کہ کس قدر خدا کے زندہ رُوح نے شاگردوں اور رسولوں کے وسیلہ سے عجیب کام کئے۔ اور حیرت انگیز معجزات ظہور میں آئے۔ جس کے نتیجہ میں بیدار کلیسیا کا وجود قائم ہوا۔ اور ہمیں کلیسیا کے اندر رُوح القدس کے عظیم دکھائی دیتے ہیں۔ کلیسیا کا وجود خدا کے ہیپکل کی صورت میں ہوا۔ جسے ہم خدا کا زندہ مسکن کہتے ہیں۔ کلیسیا مسیح یسوع کا بدن ہے۔ اور سب رسول اور ابتدائی کلیسیا یسوع مسیح کے بدن کا حصہ بن گئی۔ اور آج ہم بھی ایمان لانے کے وسیلہ سے زندہ خدا کے مقدس اور اُس کے بدن کے اعضا ہیں۔ یوں ہم ایمان لانے کے وسیلہ سے اُس کے ساتھ شریک ہیں۔

بے شک کلیسیا کو ستایا گیا اور بہت سے حملے کلیسیا پر کئے گئے جس کے نتیجہ میں کلیسیا پر آگندہ ہو گئی اور دکھوں اور مصائب کا شکار ہوئی۔ لیکن خداوند خدا نے ان کی رہنمائی کی اور ارشادِ اعظم کی تکمیل کے لئے انہیں کثرت سے استعمال کیا۔ خدا نے کلیسیا سے محبت رکھی اور سب لوگوں کو جو اُس پر ایمان رکھتے تھے، اُن پر مہربانی کی۔ انہیں اپنے جلال کے لئے استعمال کیا۔ ہمیں اعمال کی کتاب میں کلیسیا زندہ ایمان دکھائی دیتا ہے۔ کیونکہ انہوں نے یسوع مسیح کے نام پر ہر ایک دکھ برداشت کیا اور ہمیں بہت سے معجزات اور عجیب رسولوں اور شاگردوں کی معرفت ہوتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ اور رُوح القدس اُن میں کثرت سے کام کرتا تھا۔ یوں وہ اپنے ایمان کا اظہار دلیری سے کرتے تھے۔

خداوند خدا نے انسانی تاریخ میں ایک حیرت انگیز تبدیلی پیدا کی۔ اور یسوع مسیح کے وسیلہ سے انسانی تاریخ کو یکسر بدل دیا۔ رسولوں نے یسوع مسیح کے نام پر ایمان رکھنے کے سبب سے حیرت انگیز معجزات کئے۔ ان سب کے نتیجے دراصل خداوند خدا کا پاک رُوح کارفرما ہے۔

کسی مفسر کا کہنا ہے کہ رسولوں کے اعمال کی کتاب کو پاک رُوح کے اعمال کہنا بجا ہوگا۔ خداوند خدا نے یہ تبدیلی کلیسیا کا وجود قائم کرنے کے باعث کی۔ اور ابتدائی کلیسیا نے ایمان کا اظہار کیا یوں اپنے کردار کے باعث وہ ایک فعال کلیسیا ثابت ہوئی۔ ہم اعمال کی کتاب کے آخری باب کے مطالعہ کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ پولس رسول کی خدمت کا زیادہ تر حصہ غیر قوموں میں بشارت اور گواہی پیش کرنا تھا۔ اس طرح پولس کی منادی کے نتیجہ میں بہت سے کلیسیائیں قائم ہوئیں اور غیر قوموں میں سے ہزاروں لوگ مسیحیت میں داخل ہوئے۔ خدا نے رُوح القدس کے وسیلہ سے کلیسیاؤں کو مضبوط کیا اور انہیں رُوحانی نعمتوں سے آسودہ کیا۔ یوں یسوع مسیح کے گواہی ان میں موجود تھی۔ اور وہ مسیح یسوع پر ایمان رکھنے کے باعث سب لوگوں کے رُوبرو گواہی دینے کو تیار تھے۔

یہ حوصلہ افزابات ہے کہ پولس کی منادی اور دوسروں رسولوں کی گواہی کے نتیجہ میں بہت سے لوگ یسوع مسیح پر ایمان لائے۔ بے شک خداوند خدا ہمارے ساتھ رہتا ہے۔ اور ہماری مدد کرتا ہے۔ تاکہ ہم برگشتہ نہ ہو جائیں۔ اور ابلیس کی آزمائشوں کی وجہ سے کمزور نہ پڑھ جائیں۔ کیونکہ ابلیس ہمیں پریشان کرتا ہے اور آزمائشوں کے باعث گرا دینے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن خداوند یسوع مسیح ہمیں رُوح القدس کے وسیلہ سے قوت دیتا ہے اور طاقت بخشتا ہے کہ آزمائشوں پر غالب رہیں۔

خداوند خدا نے اپنی محبت کا اظہار ہم سے اس طرح کیا کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا ہمارے لئے بخش دیا۔ یسوع مسیح کی صلیب کے وسیلہ سے ہمیں نئی زندگی عطا کی گئی ہے۔ انجیل مقدس میں ان حقائق کا بیان بڑے سادہ انداز میں کیا گیا ہے۔ یہ خداوند خدا کی طرف سے تحفہ ہے جو ہمیں عنایت ہوا ہے۔ اور خداوند خدا کی عظیم برکت ہمیں ملی ہے۔ یہ حیرت انگیز کہانی اعمال کی کتاب میں اُس کے رسولوں اور شاگردوں کے ذریعہ سے تکمیل کو پہنچے، کیونکہ خدا نے انہیں اپنے جلال کے لئے استعمال کیا۔ اعمال کی کتاب میں رُوح القدس کے کاموں کی خوبصورت کہانی کا بیان ہے۔ اعمال کی کتاب میں رسولوں کے اعمال کی بجائے خدا کے اعمال مذکور ہیں۔ جنہیں ہماری ہدایت کے لئے تحریر کیا گیا ہے، تاکہ ہم اُس کے گواہ ٹھہریں۔

ہم اعمال کی کتاب کے آخری حصہ میں داخل ہو چکے ہیں۔ جس میں پولس رسول کا تیسرا مشنری سفر جاری ہے جس میں خداوند خدا نے اُسے روم میں اپنی گواہی کے لئے استعمال کرنا ہے۔ اور اُسے قیصر کے سامنے یسوع مسیح کے نام کی گواہی کے لئے بھیجا جا رہا ہے۔ پولس رسول اپنے چند ساتھیوں اور قیدوں اور مسافروں کے ساتھ بحری جہاز میں سوار ہے اور انہیں سمندری طوفان کا سامنا ہے۔

پولس رسول اس طوفان کی پرواہ نہیں کرتا بلکہ جہاز کے عملے اور باقی سب لوگوں کو تسلی دیتا ہے۔ کہ خاطر جمع رکھیں۔ اور اس طوفان کی وجہ سے پریشان نہ ہوں۔ خداوند خدا پولس کی مدد کرتا ہے اور اُس سے ہمکلام ہوتا ہے، اپنے فرشتے کے ذریعہ سے اُن کی مدد کی ضمانت دیتا ہے۔ اور پولس اس بات کی گواہی سب لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہے، اور بتاتا ہے کہ خدا اُن کے ساتھ ہے۔ اور اُن کی حفاظت کرتا ہے۔ اور وہ سب زندہ خدا کے وعدے کے مطابق بچ جائیں گے۔

بحرِ ادریہ میں سے سفر کرتے ہوئے وہ سمندری سفر میں روم کی جانب بڑھ رہے تھے۔ پولس نے اُن سب کی حوصلہ افزائی کی اور کہا کہ خاطر جمع رکھیں اور آخر انہیں کچھ کھانے پینے کی ہدایت کی کیونکہ وہ سب پریشان تھے۔ اور مسلسل چودہ دنوں سے کچھ نہیں کھا پی رہے تھے۔ بلکہ جہاز کو کنٹرول کرنے کے لئے مسلسل کوششیں کر رہے تھے۔ سب لوگوں کو کھانے کی دعوت دینا اور انہیں کھانا کھانے کو کہنا حوصلہ افزائی کی ایک علامت تھی۔

ہم اعمال ۷۲ ویں باب کی ۳۹ ویں آیت کی طرف اپنی توجہ مرکوز کرتے ہیں۔ اور اعمال کی کتاب کے آخری حصہ پر غور کرتے ہیں۔

’’جب دن نکل آیا تو انہوں نے اُس ملک کو نہ پہچانا مگر ایک کھاڑی دیکھی جس کا کنارہ صاف تھا اور صلاح کی کہ اگر ہو سکے تو جہاز کو اُس پر چڑھا لیں۔ پس لنگر کھول کر سمندر میں چھوڑ دئے اور پتواروں کی بھی رسیاں کھول دیں اور اگلا پال ہوا کے رُخ پر چڑھا کر اُس کنارے کی طرف چلے۔ لیکن ایک ایسی جگہ جا پڑے جس کی دونوں طرف سمندر کا زور تھا اور جہاز زمین پر ٹک گیا۔ پس گلی تو دھکا کھا کر پھنس گئی مگر دُنبالہ لہروں کے زور سے ٹوٹنے لگا۔‘‘ (اعمال 27:39-41)

جب کھانا کھا چکے تو گیہوں کو سمندر میں پھینک کر جہاز کو ہلکا کرنے لگے۔ خشکی یعنی زمین نزدیک تھی۔ مگر وہ اُس ملک کو پہچان نہ سکے۔ فیصلہ کیا گیا کہ اگر ہو سکے تو جہاز کو کھاڑی پر چڑھا لیں۔ انہوں نے لنگر کھول کر سمندر میں چھوڑ دئے۔ اس کے بعد انہوں نے پتوار کھولے جو پہلے اٹھا دئے گئے اور اُن کو نیچا کیا پھر اگلا

پال ہوا کے رُخ پر چڑھا کر کنارے کی طرف چلے۔ مگر جہاز ایک ایسی جگہ جا پڑا جس کی دونوں طرف سمندر تھا۔ غالباً کوئی ایسی تنگ خلیج تھی جس کے دونوں طرف جزیرے تھے۔ جہاز کی گلہی تو ریت میں پھنس گئی لیکن بہت جلد دُنبالہ لہروں کے زور سے ٹوٹنے لگا۔

رات کے اندھیرے میں جب جہاز ہچکولے کھا رہا تھا۔ اور وہ جہاز کو محفوظ کسی مقام پر پہنچانے کی کوشش کر رہے تھے۔ تو محض ستاروں کو دیکھ سکتے تھے۔ اور دن نکلتے ہی ہی انہیں ایک خشک جگہ دکھائی دی تاکہ جہاز کو محفوظ کسی مقام پر کھڑا کر لیں۔ دن کے وقت انہیں ایک خشک جگہ دکھائی دی۔ لیکن وہ اس ملک کو پہچان نہ سکے کہ کونسی جگہ ہے۔ تاہم وہ ہمت نہیں ہار رہے تھے، کیونکہ وہ اپنے جانوں کو محفوظ رکھنے کی پوری کوشش کر رہے تھے۔ کیونکہ وہ اس سے پہلے گیسوں اور بہت سے اسباب و آلات کو سمندر میں پھینک چکے تھے تاکہ جہاز پر سے وزن کو ہلکا کریں اور جہاز کو بخیریت کسی جگہ کھڑا کر لیں۔ اپنی حفاظت کی غرض سے وہ پہلے ہی بہت سا سامان سمندر میں پھینک چکے تھے۔ جہاز جس جگہ آکر کھڑا ہوا یہ دراصل موجودہ ملک مالٹا ہے۔ یہ جزیرہ اُس وقت ۱۸ میل مربع شکل پر محیط تھا۔ اس سے ایک سو میل کے فاصلہ پر افریقہ کا ساحل واقع تھا۔ جہاز کا عملہ محض اپنے آپ کو پہچاننے کی غرض سے جلد کسی ساحل سمندر کی تلاش میں تھا۔ کیونکہ وہ اس ملک کے بارے میں نہیں جانتے تھے کہ کونسا ملک یا جزیرہ ہے۔

سفر کی مشکلات موسمی تبدیلی کے باعث سمندر میں اُٹھنے والوں طوفانوں کی وجہ سے مشکل تھی۔ لیکن جہاز کے عملہ نے اور بعض اور لوگوں نے اس سفر کو باقاعدہ جاری رکھنا چاہا۔ تاکہ جلد سفر مکمل کریں۔ لیکن ان دنوں سفر کرنا موضوع نہیں تھا۔ اس سفر کا آگاد سمبر اور جنوری میں خطرناک تھا۔

فروری کے آغاز سے مارچ کے آغاز تک یہ سفر موزوں تھا۔ جس جگہ جہاز آ کر ٹک گیا وہاں سے خشک جگہ پر پہنچنا مشکل تھا۔ کیونکہ یہ جگہ کوئی باقاعدہ ساحل سمندر کی حیثیت نہیں رکھتی تھی۔ محض خشک جگہ دیکھ کر عملے نے جہاز کو اس جگہ ٹکانے کی کوشش کی۔ تاکہ اپنی جانیں محفوظ رکھیں۔

تاہم اُن کی جانوں کی حفاظت اُس پیغام کے وسیلہ سے بھی محفوظ تھیں جو پولس کی معرفت انہیں ملا تھا کیونکہ خداوند خدا نے اُن سے وعدہ کیا تھا کہ اُن سب کی جانیں بچ جائیں گی۔ یہ خوشخبری پولس رسول کو فرشتے کی معرفت ملی تھی۔ یوں پولس اُس پیغام کے وسیلہ سے پُر اعتماد تھا اور باقی سب لوگوں کو بھی اس پیغام کے ذریعہ سے یسوع مسیح بارے میں خوشخبری دی۔

“اور سپاہیوں کی صلاح تھی کہ قیدیوں کو مار ڈالیں کہ ایسا نہ ہو کوئی تیر کر بھاگ جائے۔” (اعمال 27:42)

سپاہیوں نے صوبیدار کو صلاح دی کہ وہ اُن سب کو مار ڈالیں مبادا کہ وہ بھاگ جائیں۔ حالانکہ یہ غیر آئینی تھا کہ قیدیوں کو قتل کر دیا جائے۔

“لیکن صوبیدار نے پولس کو بچانے کی غرض سے اُنکو اس ارادہ سے باز رکھا اور حکم دیا کہ جو تیر سکتے ہیں پہلے گود کر کنارے پر چلے جائیں اور باقی لوگ بعض تختوں پر اور بعض جہاز کی اور چیزوں کے سہارے سے چلے جائیں اور اسی طرح سب کے سب خشکی پر سلامت پہنچ گئے۔” (اعمال 27:43-44)

دن نکل آیا تھا اور سپاہی جہاز کا نقصان ہونے کی وجہ سے خدشہ ظاہر کرتے ہیں کہ کہیں قیدی بھاگ نہ جائیں اسلئے سب قیدوں کو قتل کر ڈالیں۔ تاکہ وہ قیصر کے ہاں قصور وار نہ ٹھہریں کہیں ایسا نہ ہو کہ قیدی بھاگ جائیں اور وہ کسی مقدمہ میں پھنس جائیں لیکن صوبیدار نے حوصلے سے کام لیا اور پولس کی جان محفوظ رکھنے کی غرض سے ایسا نہ کرنے دیا۔ کیونکہ پولس رسول اس سفر میں مرکزی کردار تھا، کیونکہ اُس نے سب کے سامنے ایک بات کہی تھی جو خداوند خدا کی طرف سے اُسے ملی تھی۔ اور جس کی آگاہی فرشتے کی معرفت دی گئی تھی۔ ہو سکتا ہے کہ صوبیدار اُس بات پر غور کرتا ہو، اور پولس کے حق میں اُس نے جان لیا ہو کہ پولس کوئی معمولی شخصیت نہیں ہے۔ یوں اُس کی نظر میں پولس کی اہمیت اور بھی بڑھ گئی ہو گی۔ اور کلام مقدس بھی بیان کرتا ہے کہ پولس کو محفوظ رکھنے کی غرض سے صوبیدار نے سپاہیوں کو ایسا نہ کر دیا۔ کیونکہ پولس بھی قیدیوں میں شامل تھا۔

صوبیدار نے مثبت رویہ اختیار کیا اور سپاہیوں کی اس منفی سوچ پر عمل نہ کیا۔ خداوند خدا اس وقت صوبیدار کو پولس کے لئے استعمال کر رہا تھا۔ تاکہ وہ پولس کے بارے میں کوئی غلط فیصلہ نہ کریں۔ ایسا ہونا ممکن بھی نہیں تھا کیونکہ اس بات میں خداوند خدا کی مرضی شامل تھی کہ پولس صحیح سلامت روم میں پہنچ جائے۔

پولس رسول خوشخبری کے کام کے لئے ہمہ وقت تیار رہنے والا شخص تھا۔ اور پولس کی مدد کرنے کے لئے صوبیدار نے سپاہیوں کی اس بات کو نظر انداز کیا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ صوبیدار پولس رسول کی رومی شہریت کی وجہ سے بھی ڈرتا ہو۔ کیونکہ وہ پیدائشی رومی شہری تھا یوں رومی شہری ہونے کی حیثیت سے بھی پولس کی مدد کرنا اُس کی ذمہ داری تھی۔

سپاہیوں کے اس سوچ کے برعکس صوبیدار نے ایک اور منصوبہ بنایا کہ جو لوگ تیر سکتے ہیں وہ پہلے کود کر کنارے پر چلے جائیں۔ پولس رسول کئی دنوں سے اُن کے ساتھ تھا۔ اور پولس کو ملی ہوئی خوشخبری کے وسیلہ سے اُن سب کے لئے گواہی تھی کہ خداوند خدا نے اُن کی حفاظت کی ہے۔ اور نہیں محفوظ رکھا ہے۔ کیونکہ پولس کو یہ بشارت دی گئی تھی کہ وہ سب صحیح سلامت بچ جائیں گے۔ اور خداوند خدا نے اپنے وعدے کے مطابق اُن کی مدد کی۔ پس سب کے سب خشکی پر سلامت پہنچ گئے۔

“جب ہم پہنچ گئے تو جانا کہ اس ٹاپو کا نام ملتے ہے۔ اور اُن اہنبیوں نے ہم پر خاص مہربانی کی کیونکہ مینہ کی جھڑی اور جاڑے کے سبب سے اُنہوں نے آگ جلا کر ہم سب کی خاطر کی۔” (اعمال 28:1-2)

جزیرے پر پہنچ کر پتہ چلا کہ یہ ملیتے کا جزیرہ ہے۔ اس وقت درجہ حرارت ۱۵ ڈگری سینٹی گریڈ تھا۔ اور مینہ کا سماں بھی تھا۔ جب جہاز کے مسافر اپنی جان بچانے کے لئے تیرتے ہوئے اور بعض دوسری کوششوں کے وسیلہ سے خیریت سے جزیرے پر پہنچے تو جن لوگوں نے اُن کو دیکھا تھا وہ سب دیکھ کر حیران ہوئے۔ اور اُن کی مدد بھی کی۔ موسم کی خرابی سردیوں کے طوفان کی حیثیت رکھتا تھا۔ جزیرے کے بعض باشندوں نے جہاز کو تباہ ہوتے ہوئے اور طوفان کے شکار افراد کو ساحل پر آنے کے لئے ہاتھ پاؤں مارتے دیکھا تھا۔ اُنہوں نے خاص مہربانی کی۔ اور اُن کے لئے آگ جلائی تاکہ مینہ اور جھڑی کے ستائے لوگ محفوظ رہیں۔ جزیرے کے لوگوں نے سب مسافروں کو اور جہاز پر کے لوگوں کی مصیبت کو دیکھ کر اُنہیں خوش آمدید کہا اور اُن پر مہربانی کرتے ہوئے اُن کی خاطر تواضع کی۔ سپاہیوں کو شامل کر کے یہ ایک بڑا گروہ تھا، جن لوگوں کی مدد کی گئی۔



“جب پولس نے لکڑیوں کا گٹھا جمع کر کے آگ میں ڈالا تو ایک سانپ گرمی پا کر نکلا اور اُس کے ہاتھ پر لپٹ گیا۔” (اعمال 3:28)

پولس رسول سردی سے بچاؤ کے لئے آگ جلانے میں دوسروں کی مدد کر رہا تھا۔ تاکہ لکڑیاں جمع کر کے اُن کی مدد کرے۔ لیکن دوسروں کی مدد کے دوران لکڑیوں کا گٹھا جمع کر کے جب آگ میں ڈالا تو ایک سانپ گرمی پا کر نکلا اور پولس کے ہاتھ سے لپٹ گیا۔ نہ صرف یہ سانپ ہاتھ سے لپٹا بلکہ اُس نے پولس رسول کو ڈسا بھی تھا۔ وہاں پولس اور اُس کے ساتھیوں کے علاوہ سب غیر ایماندار تھے۔ وہ پولس کی طرح خداوند خدا پر ایمان نہیں رکھتے تھے، یوں وہ پولس کے بارے میں کچھ اور خیال کرنے لگے۔ وہ بھی پولس رسول کو اپنے جیسا عام شخص خیال کرتے تھے۔ لیکن پولس رسول خداوند خدا کی خاص مہربانی سے اُس کا بلایا ہوا رسول تھا، جسے خوشخبری کی گواہی کے لئے چنا گیا تھا۔

پولس رسول ایماندار شخص تھا، خداوند خدا پر ایمان رکھتا تھا۔ اسلئے اس سانپ نے پولس کو ضرر نہ پہنچایا۔ پرانے عہد کے کئی انبیاء نے اپنی منادی کے دوران ایسے معجزات کا اظہار کیا جس میں انہیں نہ صرف سانپوں نے ڈسا بلکہ انہوں نے بطور خوراک انہیں کھایا بھی۔ مثلاً یوحنا اصطباغی نے جنگلی ٹڈیاں اور شہد کھایا۔ ٹڈیاں بھی اس قسم کی نوع ہے جو کچھ زہریلی قسم کی تھی۔ تاہم نباتات یا حیوانات انبیاء اور خدا کے لوگوں کو اُس وقت تک کچھ ضرر پہنچایا جب تک خداوند خدا کی مرضی شامل نہ ہوئی۔ پولس بھی جب لکڑیوں کا گٹھا اٹھا رہا تھا تو اس میں ایک سانپ نکل کر پولس کے ہاتھ پر چمٹ گیا اور اُسے ڈس لیا لیکن پولس رسول کو کچھ ضرر نہ پہنچا۔

سانپوں کے حوالے سے پرانے عہد نامہ میں ذکر ملتا ہے جب بنی اسرائیل بیابان میں تھے۔ اور لوگ پریشان حال تھے جب انہیں ڈستے تھے اور لوگ ہلاک ہوتے جاتے تھے تب موسیٰ نے پیتل کا سانپ بنی پر لٹکایا اور جس کسی نے اُس پر نگاہ کی وہ صحیح سلامت بچ گیا۔ اسی نسبت سے یسوع مسیح کو مصلوب کیا گیا۔ اور یوحنا کی انجیل میں اس کی بابت یہ گواہی ملتی ہے کہ جو مسیح پر ایمان لائے گا نجات پائے گا۔ یوں ہم مسیحی یسوع مسیح کے کفارے کو قبول کرتے اور اُس پر ایمان لاتے ہیں۔ اُس کا کفارہ ہمارے لئے ابدی چھٹکارے کی حیثیت رکھتا ہے۔ اُس پر ایمان لانے کے باعث ہم ابدی زندگی اور نجات حاصل کرتے ہیں۔

جب سانپ نے پولس رسول کو ڈس لیا تو اُسے کچھ ضرر نہ پہنچا۔ یہ پولس رسول کی فتح کا نشان ہے۔ جس کے نتیجے میں پولس کی جان محفوظ رہی اور اُسے کچھ ضرر نہیں پہنچا۔ یسوع مسیح پر ایمان لانے کے وسیلہ سے یہ پولس کی فتح ہے۔ تاہم غیر ایمانداروں کے نزدیک یہ بات قابلِ اعتراض تھی۔ وہ سانپ کے ڈسنے پر پولس کو گنہگار تصور کرنے لگے۔ لیکن یہ خداوند کے زندہ کلام کی قدرت ہے کہ وہ ہمیں محفوظ رکھتا ہے۔ اور ہماری زندگی میں جو کچھ وقوع پذیر ہوتا ہے۔ اُسے کنٹرول بھی کرتا ہے۔ خداوند خدا اپنے لوگوں کے لئے حالات تبدیل کر دیتا ہے۔ یوں ہمیں مصیبتوں اور پریشانیوں سے بچاتا اور محفوظ رکھتا ہے۔

نئے عہد نامہ میں یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں کو برکت دی کہ وہ یسوع مسیح کے نام کی منادی کریں اور انہیں بدروحوں اور بیماریوں پر اختیار بخشا۔ اور یسوع مسیح نے خود بھی ہر طرح کی کمزوریوں کو دُور کیا۔ ان بیماریوں اور کمزوریوں کو یسوع دُور کرنے میں قادر ہے۔ اور آج اگر ہم بھی یسوع مسیح پر ایمان رکھتے ہیں تو وہ ہمیں بچاتا اور محفوظ رکھتا اور ہماری مدد کرتا ہے۔

ہمیں یہ تو معلوم نہیں کہ یہ کونسی کی نوع کا سانپ تھا۔ صرف اتنا کافی ہے کہ اُس نے پولس کو ضرر پہنچانے کی کوشش کی۔ لیکن پولس محفوظ رہا۔

،،جس وقت اُن اخبیوں نے وہ کیرا اُس کے ہاتھ سے لگا ہوا دیکھا تو ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ بے شک یہ آدمی خونی ہے۔ اگرچہ سمندر سے بچ گیا تو بھی عدل اُسے جینے نہیں دیتا۔،، (اعمال 4:28)

،عدل جینے نہیں دیتا، یہ ایک گریکو رومن محاورہ ہے جو اُس شخص کے لئے بولی جاتی تھی جس کے بارے میں خیال کیا جاتا تھا کہ وہ ظالم شخص ہے۔ یا وہ جس کے بارے میں یہ خیال کیا جاتا کہ وہ قصور وار ہے یا کسی نہ کسی گناہ کا مرتکب ہے، لہذا یہ شخص اپنے گناہوں کے باعث دکھ اٹھا رہا ہے۔ اسی لئے یہ بات پولس کے بارے میں خیال کی جا رہی ہے کہ اُس نے کسی قسم کا کوئی قصور کیا ہو گا جس کے باعث وہ پریشانی میں مبتلا ہوا ہے۔ اور اب وہ سانپ کے ڈسنے کی وجہ سے ہلاک ہو جائے گا۔ اگرچہ پولس رسول قیدی تھا۔ تاہم انہوں نے پولس کے حق میں غیر ایماندار ہونے کا بھی اظہار کیا۔ حالانکہ پولس رسول کسی قصور کے باعث نہیں بلکہ یسوع مسیح کے گواہی دینے کے باعث قید میں تھا۔

،،پس اُس نے کیرے کو آگ میں جھٹک دیا اور اُسے کچھ ضرر نہ پہنچا۔،، (اعمال 5:28)

مقامی لوگوں نے پہلے تو یہ نتیجہ نکالا کہ یہ آدمی خونی ہے۔ اگرچہ طوفان اور جہاز کی تباہی سے تو بچ گیا ہے مگر عدل اُسے جینے نہیں دیتا۔ وہ منتظر تھے کہ پولس کو جانی نقصان پہنچے گا۔

،، مگر وہ منتظر تھے کہ اسکا بدن سُوج جائیگا یا یہ مر کر یکایک گر پڑیگا لیکن جب دیر تک انتظار کیا اور دیکھا کہ اُس کو کچھ ضرر نہ پہنچا تو اور خیال کر کے کہا کہ یہ تو کوئی دیوتا ہے۔’’ (اعمال 6:28)

پولس کے بارے میں لوگوں کا خیال تھا کہ پولس کو نقصان پہنچے گا اور وہ مر جائیگا لیکن جب پولس پر سانپ کے ڈسنے کا کوئی اثر نہ ہوا تو اُن کا خیال یکسر بدل گیا وہ کہنے لگے کہ یہ تو کوئی دیوتا ہے۔ لُستہ میں بھی پولس اور برنباس کے بارے میں لوگوں نے خیال کیا کہ یہ انسان کی رُوپ میں دیوتا ہیں جو اُتر کر اُن کے پاس آگئے ہیں۔ لُستہ کے لوگوں نے اُنہیں زیوس اور ہر میس کا نام دیا۔ لیکن پولس اور برنباس نے اُنہیں بڑی مشکل سے منع کیا کہ وہ اُنہیں دیوتا نہ ٹھہرائیں کیونکہ وہ بھی اُن کی مانند انسان تھے۔ وجہ صرف یہ تھی کہ خداوند کا رُوح اُن میں کام کرتا تھا۔

جب پولس رسول کو کچھ ضرر نہ پہنچا تو اُنہوں نے پولس کو دیوتا کی فہرست میں شامل کیا۔ یہاں پولس رسول کو جس دیوتا کا اوتار کیا گیا۔ یہ دراصل فطرت پر قابو رکھنے والا دیوتا تھا۔ جو فطرت کی چیزوں کو اپنی مرضی سے استعمال کرنے کی استعداد رکھتا تھا۔ یہ خیال مسیحی نہیں بلکہ غیر مسیحی اور بُت پرستانہ خیال ہے۔ کیونکہ غیر اقوام کے لوگ یہ خیال کرتے تھے۔ پس جن لوگوں نے پولس کو دیکھا کہ اُسے ضرر نہیں پہنچا اور اُسے دیوتا کے مشابہ ٹھہرایا۔ اُنہوں نے پولس کو دیوتا خیال کیا۔ اس کے علاوہ پرانے عہد نامہ میں بہت سے انبیا کے بارے میں ایسے معجزات کا ذکر ملتا ہے۔ جس کے نتیجے میں خداوند خدا کی قدرت ظاہر ہوئی۔ اور خداوند خدا نے عجیب کام کئے۔ جس کے نتیجے میں لوگوں کے ایمان کو مضبوطی ملی۔ الیشع بھی ایک ایسا نبی تھا جس میں ایلیاہ کی رُوح کا دُونا حصہ کام کرتا تھا۔

“وہاں سے قریب پُبلیس نام اُس ٹاپو کے سردار کی ملک تھی اُس نے گھریجا کر تین دن تک بڑی مہربانی سے ہماری مہمانی کی۔” (اعمال 7:28)

جس ملک میں پولس اور اُس کے ساتھی باقی سب لوگ موجود تھے۔ اس مملکت کا نام ملیتے تھا۔ اس کے سردار کا نام پُبلیس تھا۔ یہ اُن پانچ رومی ناموں میں سے ایک تھا جو شہریت حاصل ہونے کے بعد رکھا جاتا تھا۔ اس جزیرے میں پہلا شخص ہے جس کا نام لے کر یہاں ذکر کیا گیا ہے۔ لوقا اس شخص کے بارے میں زیادہ تفصیل بیان نہیں کرتا۔ صرف اس شخص کے نام کے ساتھ اُس کے عمدہ کا بیان کرتا ہے۔ اُس نے ان سب لوگوں کو تین دن تک اپنے پاس رکھا اور اُن کی مہربانی کی۔

“اور ایسا ہوا کہ پُبلیس کا باپ بخار اور تپش کی وجہ سے بیمار تھا۔ پولس نے اُس کے پاس جا کر دُعا کی اور اُس پر ہاتھ رکھ کر شفا دی۔” (اعمال 8:28)

اُن دنوں ملیتے کے جزیرے کی سرکردہ شخصیت پُبلیس تھا۔ جس جگہ تباہ شدہ جہاز کے لوگ اترے تھے اُس کے پاس پاس پُبلیس کی بڑی جاگیر تھی۔ اس دولت مند رومی افسر نے پولس اور اُس کے ساتھیوں کی بڑی مہربانی سے مہمانی کی۔ اور تین دن تک اُن کو قیام و طعام مہیا کیا۔ اتنی مدت میں اُن کے لئے مستقل قیام گاہ کا انتظام ہو سکتا تھا۔ تاکہ وہ جاڑے کا موسم بسر کر سکیں۔

اس غیر یہودی سردار کی مہربانی اور مہمانداری رائیگاں نہیں گئی۔ اس کا اجر جلدی مل گیا اُس کا باپ بخار اور تپش میں مبتلا تھا۔ پولس نے اُس کے پاس جا کر اُس کے لئے دُعا کی اور اُس پر ہاتھ رکھ کر شفا دی۔

یہ بیماری اسے گزشتہ تین ماہ سے تھی۔ جس نے اُسے کافی کمزور کر دیا تھا۔ اگرچہ اپنے طور پر اُس کے لئے کافی کوشش کر چکے تھے تاکہ اُس کی بیماری جاتی رہے لیکن وہ اس میں کامیاب نہ ہوئے تھے۔ بلکہ ابھی تک اُس کی بیماری ختم نہیں ہوئی تھی۔ پولس رسول نے یہاں دُعا کی اور شفا کی خدمت انجام دی۔ نئے عہد نامہ میں رسولوں اور شاگردوں نے بہت ایسے کام کئے جن سے بہت سے لوگوں کی بیماریاں اور کمزوریاں اُن سے دُور ہوئیں اور اُن میں سے نکالی گئیں جس کے نتیجے میں بہت سے لوگوں نے خداوند خدا کو قبول کیا اور وہ ایمان لائے کہ خداوند خدا زندہ ہے۔ وہی خالق اور مالک ہے یوں رسولوں کی منادی کے نتیجے میں اُنہوں نے خدا کی عظیم برکات کو حاصل کیا۔

یسوع مسیح نے بھی اپنی خدمت میں بہت سے معجزات کئے اور بہتیروں کو شفا عطا کی۔ یوں اُنہیں جسمانی اور روحانی برکات سے آسودہ کیا۔ رسولوں کو بھی خداوند خدا نے یہ اختیار بخشا کہ وہ بیماریوں پر اختیار رکھیں۔ اور یسوع مسیح کے نام کی منادی کریں۔ اور ہر طرح کی کمزوری اور بیماری کو دُور کریں۔

پولس رسول نے اُس پر ہاتھ رکھ کر دُعا کی، مفسرین بیان کرتے ہیں کہ یہاں پولس نے اُن لوگوں کے خیال کو تبدیل کیا کہ پولس خود کوئی دیوتا نہیں ہے بلکہ اُس نے خود خدا کے نام سے دُعا کی جس پر وہ ایمان رکھتا ہے۔ اور اُس کے نام کی گواہی دینے کے لئے خداوند خدا نے اُسے بلایا۔ وہ اپنے ہاتھ اُس پر رکھتا ہے، جس طرح حننیاہ نے پولس پر اپنے ہاتھ رکھے تھے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ خدا اپنے مخصوص شدہ لوگوں کے وسیلہ سے دوسروں کو برکات دیتا ہے۔ پولس نے اُس اختیار کو استعمال کرتے ہوئے اس شخص کے بخار اور پیچش کے مرض کو یسوع مسیح کے نام سے دُعا کر کے دُور کیا۔ یسوع مسیح نے بھی نئے عہد نامہ میں بہت سے

معجزات کیے لیکن یسوع مسیح کے کہنے سے معجزات ہوتے تھے۔ جب رسول اور شاگرد کسی پر ہاتھ رکھ کر دُعا کرتے تھے تو دراصل وہ خداوند خدا کے اس اختیار کو استعمال کرتے تھے جو انہیں خداوند خدا کی طرف سے ملا تھا۔ اُس اختیار کے مطابق وہ ہاتھ رکھ کر شفا دیتے تھے۔

یسوع مسیح نے پطرس کی ساس کو شفا دی۔ اور نائین کی بیوہ کے پیٹے کو یسوع مسیح نے زندہ کر دیا۔ اس طرح بہت سے معجزات یسوع مسیح نے کئے۔ جن اُس نے ہاتھوں سے چھو کر اور حکم دے کر بیماروں کو اچھا کر دیا۔ پس خداوند خدا نے دوسرے شاگردوں اور رسولوں کی طرح پولس کو بھی اختیار بخشا کہ وہ اُس کے پاک نام کی منادی کرے اور اُس کے نام کی گواہی دے۔ پس پولس اس معجزے کے باعث خداوند خدا کے جلال کو ظاہر کرنے کا موجب ٹھہرا۔

یسوع مسیح رسولوں کے بارے میں لوگ خیال کرتے تھے کہ بدروحوں کے سردار کے مدد سے بدروحیں نکالتے ہیں۔ لیکن درحقیقت خداوند خدا کے پاک رُوح نے شاگردوں کو قوت دی، تاکہ شفا جاری کریں۔ اور خداوند یسوع مسیح کے نام کی گواہی دیں۔ یوں شاگرد یسوع مسیح کے گواہ ٹھہرے۔

”جب ایسا ہوا تو باقی لوگ جو اُس ٹاپو میں بیمار تھے آئے اور اچھے کئے گئے۔“ (اعمال 28:9)

پولس کے بارے میں سب لوگوں نے جان لیا کہ وہ خداوند کی قدرت سے کام کرتا ہے۔ پس سب لوگ بیماروں کو لے کر پولس کے پاس آئے۔ اُن میں بیماریاں تھیں، کمزوریاں تھیں۔ وہ سب بحال کئے گئے سب کو شفا ملی۔ اور خداوند کا جلال ظاہر ہوا۔ یہ وہ اہم خدمت تھی جو خداوند خدا کے جلال کے لئے پوری کی گئی۔

شفا رُوح القدس کی ایک نعمت ہے۔ جو رسولوں کو اور شاگردوں کو عنایت کی گئی۔ تاکہ خداوند خدا کے جلال کے لئے بہت سے معجزات کریں۔ اور یسوع مسیح کے نام کی گواہی ہو۔ پولس نے اعمال ہی کی کتاب میں بہت سے بدروح گرفتہ لوگوں کو آزاد کیا اور بہت سے لوگوں کو بھلا چنگا کیا۔ یوں خداوند خدا کا جلال ظاہر ہوا۔ پولس نے خداوند یسوع مسیح کے نام سے دُعا کی اور لوگوں کو اچھا کیا جتنے لوگ بیماریوں اور کمزوریوں کے ساتھ آئے تھے وہ سب اچھے کر دئے گئے۔

رُوح القدس کے علاوہ بھی بہت سی رُوحانی نعمتیں عطا کرتا ہے جو ایمانداروں کو عطا کی جاتی ہیں اور ایماندار اُن رُوحانی نعمتوں کے وسیلہ سے خداوند کے نام کو عزت اور جلال دیتے ہیں۔ یہاں پولس رسول نے غیر ایمانداروں میں عظیم خدمت انجام دی۔ کیونکہ پولس رسول بالخصوص غیر قوموں کے لئے چنا ہوا وسیلہ ٹھہرا۔ پولس نے اپنی بلاہٹ کے مطابق کام کیا اور بہتیروں کو خداوند یسوع مسیح کے نام سے شفا دی اور اُن کے لئے یسوع مسیح کے نام سے منادی کی۔ یوں وہ انہیں خداوند خدا کے پاس لانے کا سبب ٹھہرا۔

”اور انہوں نے ہماری بڑی عزت کی اور چلتے وقت جو کچھ ہمیں درکار تھا جہاز پر رکھ دیا۔“ (اعمال 10:28)

شفا دینے کے اس معجزے کی خبر جنگ میں آگ کی طرح پھیل گئی اگلے تین مہینوں کے دوران جزیرہ کے بیمار پولس کے پائے پائے جاتے اور شفا پاتے رہے۔ ملیتے کے لوگ پولس رسول اور لوقا کی عزت و قدر کرتے تھے۔ وہ اُن کے لئے بہت سے تحائف لائے اور روم کے سفر کے لئے اُنہ کو جو کچھ درکار تھا وہ ملیتے کے لوگوں نے جہاز پر رکھ دیا۔



یہاں آیت میں لفظ 'بڑی عزت' استعمال کئے گئے ہیں، اس سے مراد یہ ہے کہ انہیں بڑی عزت ملی۔ اور سب لوگوں نے پولس کی بڑی قدر کی۔ یہاں لوگوں نے پولس کی عزت میں کوئی مجسمہ تخلیق نہیں کیا بلکہ پولس کی خدمت کے نتیجہ میں بہت سے تحفے اور تحائف پیش کئے۔ اور واپسی پر روانہ کرتے ہوئے وہ تحائف بھی دے دئے۔ یقیناً شفا پانے والوں نے گواہی دی ہو گی کہ انہوں نے پولس کی دُعا کے باعث شفا حاصل کی۔ اسی طرح جزیرے میں یہ بات پھیل گئی۔ اور بہت سے لوگوں نے شفا کی برکت حاصل کی۔

پولس کو جو تحفے دئے گئے یہ سخاوت کے نقطہ نظر سے دئے گئے، جو خداوند خدا کی تعظیم کا اظہار کرتے ہیں کہ خداوند خدا نے انہیں شفا دی ہے۔ اور یقیناً پولس نے ان لوگوں کے ذہنی کے خیالات کو صاف کیا ہوا گا اور یسوع مسیح کے بارے میں انہیں بتایا ہو گا۔ کیونکہ پولس نے لُستہ میں اس قسم کی عزت کو نظر انداز کیا تھا جس کا مقصد محض پولس اور برنباس کی تعظیم کرنا تھا کہ خدا کی۔ لُستہ میں لوگوں کو پولس نے منع کر دیا تھا کہ وہ بھی انسان ہیں۔ لیکن یہاں پولس نے اُس نے تحائف کو قبول کر لیا کیونکہ یہ محبت کے اظہار کے طور پر دئے جا رہے ہیں اور پولس نے اُن کو اس بارے میں بخوبی آگاہ کر دیا ہے۔ کہ یہ شفا یسوع مسیح کے نام سے انہیں عنایت ہوئی ہے۔

الیسح نبی نے بھی نعمان کوڑھی کو اچھا کیا اور الیشع کے لئے وہ بہت سے تحفے لے کر آیا۔ اور الیشع نے انکار کیا کہ اُسے ان کے تحفوں کی ضرورت نہیں۔ تاہم یہ تحفے جو پولس رسول کو پیش کئے گئے یہ اُن کی ضرورت ہو وہ سامان ہے، جو انہیں سفر میں ضروری تھا اور اشیائے خوردونوش کی صورت میں انہیں دیا گیا تھا۔

یہ ایک موقع تھا جس کا فائدہ اٹھاتے ہوئے پولس نے منادی کی۔ کیونکہ پولس کے ساتھیوں میں غیر ایماندار اور رومی سپاہی شامل تھے۔ لوقا پولس کے ساتھی تھا۔ اور اس وقت بھی ساتھ تھا۔

“تین مہینے کے بعد ہم اسکندریہ کے ایک جہاز پر روانہ ہوئے جو جاڑے بھر اُس ٹاپو میں رہا تھا۔ اور جس کا نشان دیسکوری تھا۔” (اعمال 11:28)

موسم سرما کے تین مہینے گزر گئے۔ اب جہاز رانہ محفوظ تھی۔ چنانچہ صوبیدار نے اپنے قیدیوں کو اسکندریہ کے ایک جہاز پر سوار کرایا۔ یہ جہاز جاڑے بھر اُس ٹاپو میں رہا تھا۔ اس جہاز کا نشان دیسکوری یعنی جڑواں بھائی تھا۔ ان بھائیوں کے نام کیسٹر اور پولکس ہیں۔ بت پرست ملاح ان بھائیوں کو اپنے سرپرست دیوتا مانتے تھے۔ اور یہ دونوں بھائی زیوس کی اولاد سمجھتے جاتے تھے۔ جب جاڑے کا موسم ختم ہو گیا تو سب نے مناسب جانا کہ اب وہ اپنے سفر کا پھر آغاز کریں۔

“اور سرکوسہ میں جہاز ٹھہرا کر تین دن رہے۔ اور وہاں سے پھیر کھا کر ریگیم میں آئے اور ایک روز بعد دکھنا چلی تو دوسرے دن پتیلی میں آئے۔” (اعمال 12:28-13)

ملیتے سے جہاز میں یہ لوگ کوئی اسی میل دور سرکوسہ پہنچے۔ جو سسلی کا در الحکومت اور مشرقی ساحل پر واقع تھا۔ جہاز وہاں تین دن ٹھہرا۔ پھر ریگیم کی طرف روانہ ہوا۔ یہ بندرگاہ اطالیہ کے جنوب مغربی کونے پر واقع تھی۔ ایک روز بعد دکھنا ہوا چلنے لگی جس کی مدد سے عملہ جہاز کو اطالیہ کے مغربی ساحل کے ساتھ ساتھ ۱۸۰ میل دور پتیلی پہنچانے میں کامیاب رہا جو رومی سے تقریباً ۱۵۰ میل جنوب مشرق میں تھا۔

پتیلی وہ اہم مقام تھا جہاں بندرگاہ موجود تھی اور جہاں سے مشرق اور مغرب دونوں اطراف میں جہاز روانہ ہوتے تھے۔

”وہاں ہم کو بھائی ملے اور اُن کی منت سے ہم سات دن اُن کے پاس رہے اور اسی طرح رومہ میں گئے۔“  
(اعمال 14:28)

پتیلی میں پولس اور لوقا کو کچھ اور مسیحی بھائی ملے۔ یہ بھائی دس سال پہلے کلودیس کے عہد میں یہاں آ کر آباد ہو گئے تھے۔ ان میں زیادہ تر وہ بھائی تھے جو یہودیت سے مسیح یسوع پر ایمان لائے تھے۔ پرسکلہ اور اکولہ بھی اسی طرح روم میں آئے تھے۔ جن کی ملاقات پولس کے ساتھ ہوئی تھی۔ یوں پتیلی میں موجود بھائیوں نے یہودی پولس کا خیر مقدم کیا اور اُسے اپنے پاس خوش آمدید کہا۔ پولس کو یہاں اجازت مل گئی کہ وہ ساتھ دن تک بھائیوں کے ساتھ رہے تاکہ اُن کی رفاقت سے لطف اندوز ہو۔

”وہاں سے بھائی ہماری خبر سُن کر اپیس کے چوک اور تین سرائی تک ہمارے استقبال کو آئے اور پولس نے اُنہیں دیکھ کر خدا کا شکر کیا اور اُس کی خاطر جمع ہوئی۔“ (اعمال 15:28)

جب پولس کے روم پہنچنے کی خبر سنائی دی، تو وہاں سے بھائیوں کے دو گروہ پولس کی ملاقات کو آئے۔ ایک گروہ نے دوم سے جنوب مشرق کو تینتالیس میل کا سفر کر کے اپیس کے چوک میں آ کر استقبال کیا۔ دوسرے گروہ نے تینتیس میل جنوب مشرق میں تین سرائی پہنچ کر اُسے خوش آمدید کہا۔ پولس رسوم کے ان مقدسین کی ولولہ انگیز محبت کے ایسے اظہار سے بہت متاثر ہوا اور اُسکی بے حد حوصلہ افزائی ہوئی۔

پولس رسول یسوع مسیح کی قیامت کی گواہی دیتا تھا اور وہ بڑی دلیری سے جرات کے ساتھ یسوع مسیح کے جی اٹھنے کی خوشخبری دیتا رہا۔ یوں اُس نے اپنی ذمہ داری کو ہر حالت میں جہاں کہیں بھی گیا، پورا کیا۔ اُس نے ساری زندگی خداوند کی بلاہٹ کو نظر انداز نہیں کیا بلکہ بڑی ذمہ داری سے خداوند خدا کے کلام کی منادی کرتا رہا۔ اب روم میں خداوند خدا نے اپنی گواہی کے لئے بلایا ہے۔ تاکہ خداوند کے نام کی منادی کرے اور گواہی دے۔

پولس رسول اب ایک فتح مند مسیحی رکن تھا۔ اور جب وہ روم میں پہنچا تو بھائیوں کے دو گروپ بڑی گرمجوشی سے اُس کے استقبال کو پہنچے اور اُسے خوش آمدید کہا۔ یہ رفاقتی مجلس پولس کے ساتھ بھائیوں نے کی۔ ہمیں اس بات سے خوش ہونا چاہئے کہ جب ہم خداوند یسوع مسیح کی آمد کے وقت اوپر اٹھائے جائیں گے تو ہوا میں اڑ کر اُس کا استقبال کریں۔ اور خداوند یسوع مسیح کے ساتھ رفاقت رکھیں گے۔ بھائیوں کے اس گرمجوشی میں مسیحی ایمان کے مطابق علم الآخرت کی جھلک دکھائی دیتی ہے۔ جس میں پولس کے ساتھ ملاقات کے باعث بھائیوں کو خوشی ملی۔ اور بے شک جب ہم مسیح یسوع پر ایمان لانے کے وسیلہ سے آسمان پر اٹھائے جائیں گے تب ہم یقیناً اس برکت سے فیض یاب ہوں گے اور خداوند خدا کو دیکھیں گے اور اُس کے ساتھ رفاقت رکھیں گے۔ یوں ہم اس دنیا کی مصیبتوں اور پریشانیوں سے چھوٹ جائیں اور خدا کے ساتھ اُس کے ابدی اطمینان میں رہیں گے۔ یقیناً بھائیوں کی گرمجوشی کو دیکھ کر پولس کو بھی بڑی خوشی ملی۔ اور اُس کی حوصلہ افزائی ہوئی۔ کیونکہ مسیح یسوع پر ایمان لانے کے باعث سب متحد تھے۔ اور مسیحی محبت نے بھائیوں کو مجبور کیا کہ وہ پولس کا استقبال کریں تاکہ اُس کی حوصلہ افزائی ہو۔

چونکہ خداوند خدا نے اُسے بلایا تھا۔ اور بھائیوں کی اس گرمجوشی نے بھی اُسے بڑی عزت بخشی۔

‘‘جب ہم رومہ میں پہنچے تو پولس کو اجازت ہوئی کہ اکیلا اُس سپاہی کے ساتھ رہے جو اُس پر پہرا دیتا تھا۔’’ (اعمال 16:28)

بھائیوں کے استقبال نے پولس کو تازگی بخشی، اور پولس اُن سے نہایت خوش تھا۔ یہ عظیم برکت اُسے خداوند خدا کی طرف سے ملی تھی۔ کیونکہ وہ مسیح کا ایلچی تھا، اور اُسے خدمت کے لئے بلایا گیا تھا۔ حالانکہ پولس کی حیثیت اس وقت ایک قیدی کی تھی لیکن بھائی اس بات کو جانتے تھے کہ اُسے خداوند خدا نے حفاظت روم میں پہنچایا کہ وہ خداوند کی گواہی دے۔ خداوند خدا اُس کی حوصلہ افزائی کرتا رہا ہے۔ اور اُسے اپنے نام کی گواہی کے لئے استعمال کرتا رہا۔ خداوند خدا نے اُسے روحانی اور جسمانی برکات بخشی تھیں۔ جنہیں وہ خداوند خدا کے نام کی گواہی کے لئے استعمال کرتا تھا۔ اور اسی گواہی کی وجہ سے خدا نے اُسے بھائیوں میں سرفراز میں کیا۔ اور اُسے برکت بخشی۔ خداوند خدا اُس کی زندگی میں تھا۔ کیونکہ اُس نے اُسے اپنا منجی قبول کر لیا تھا اور اُس کی گواہی دینے کے لئے تیار رہتا تھا۔ خواہ موت بھی آئے وہ اپنی بلاہٹ کو نظر انداز نہیں کرتا تھا بلکہ اُس کی گواہی دینے کے لئے ہر وقت تیار رہتا تھا۔ پولس نے خداوند کی خدمت کو ہر وقت اول ترجیح دی۔ اور بلاہٹ کو کبھی نظر انداز نہیں کیا۔ چونکہ اُسے غیر قوموں میں گواہی کے لئے چنا گیا تھا پس وہ ہر وقت اور دلیری سے اس خدمت انجام دینے کو تیار رہتا اور انجام دیتا رہا۔ پولس نے کبھی مشکلات اور آزمائشوں کو اپنی خدمت پر ترجیح نہیں دی۔

روم میں پہنچتے ہی پولس کو اجازت ہوئی کہ الگ گھر میں اکیلا اُس سپاہی کے ساتھ رہے جو اُس پر پہرہ دیتا تھا۔ پولس کو روم میں سپاہی کے پہرے میں رکھا گیا۔ اور صوبیدار کے حکم کے مطابق اس سپاہی کی ذمہ داری تھی کہ پولس کو بطور قیدی رکھا جائے۔ اسلئے اُس پر پہرا لگایا گیا۔

اس سے پہلے بھی فلیپی کی جھیل میں پولس کو قید رکھا گیا تھا اور اُس پر پہرا لگایا گیا تھا تاکہ وہ بھاگ نہ جائے۔ اور وہاں خداوند نے پولس کی مدد کی۔ اور وہ حمد کے گیت گار رہے اور جس کے نتیجے میں خداوند خدا نے جیل کے داروغہ کی زندگی کو بدل دیا اور وہ گھرانے سمیت خداوند پر ایمان لے آیا تھا۔ اس کا ذکر پولس رسول نے فلپیوں کے نام خط میں بھی کیا ہے۔

”تین روز کے بعد ایسا ہوا کہ اُس نے یہودیوں کے رئیسوں کو بلوایا۔۔۔“ (اعمال 17:28)

پولس کی پالیسی تھی کہ پہلے یہودیوں کو گواہی دیتا تھا۔ اس پالیسی کے مطابق اُس نے یہودیوں کے رئیسوں کو بلوایا۔ اس وقت روم میں ۳۰ کے قریب معبد پائے جاتے تھے جن میں یہودی عبادت کرتے تھے۔ اور ۴۰ سے ۴۵ ملین کے قریب یہودی روم میں آباد تھے۔ یہاں درمیانے درجے اور اعلیٰ درجے کے لوگ رہتے تھے۔ اور معاشرتی اعتبار سے کافی بہتر تھے اور جو دو دو منزلہ اور تین تین منزلہ مکانوں میں رہائش پذیر تھے۔ وہ معاشرے میں اہم مقام رکھتے تھے۔ وہ ایک عرصہ سے یہاں رہ رہے تھے۔ پولس بھی اُن سے خوش ہوا کیونکہ انہوں نے بڑی گرمجوشی سے پولس کو خوش آمدید کہا۔

“-- تو اُن سے کہا اے بھائیو! ہر چند میں نے اُمت کے اور باپ دادا کی رسموں کے خلاف کچھ نہیں کیا تو بھی یروشلیم سے قیدی ہو کر رومیوں کے ہاتھ حوالہ کیا گیا۔ اُنہوں نے میری تحقیقات کر کے مجھے چھوڑ دینا چاہا کیونکہ میرے قتل کا کوئی سبب نہ تھا۔” (اعمال 17:28-18)

جب وہ سب پولس کے کرایہ کے مکان میں جمع ہو گئے تو اُس نے اُن کو اپنے مقدمہ کے بارے میں بتایا کہ ہر چند میں نے اُمت کے اور باپ دادا کی رسموں کے خلاف کچھ نہیں کیا تو بھی یروشلیم کے یہودیوں نے مجھے رومیوں کے ہاتھ حوالہ کیا ہے تاکہ مجھ پر مقدمہ چلایا جائے۔ غیر قوم افسران اور مجاز حاکموں نے مجھ میں کوئی قصور نہیں پایا تو مجھے چھوڑ دینا چاہا۔

کیونکہ جب فیستس حاکم اور اگر پادشاہ کے سامنے پولس کی پیشی کی گئی تو اگر پانے اقرار کیا کہ پولس نے اگر قیصر کے ہاں اپیل نہ کی ہوتی تو پولس کو چھوٹ سکتا تھا۔ لیکن چونکہ پولس اس سے پہلے روم میں قیصر کے ہاں اپیل کر چکا تھا۔ پس فیستس اور اگر پانے کے ساتھ دوسرے اُمرا اور حکمران پولس کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں دے سکتے تھے۔ بلکہ انہوں نے یہی فیصلہ کیا کہ اب وہ پولس کو قیصر کے ہاں بھیج دیں گے۔ پولس رسول روم میں ان بھائیوں کو ساری بات تفصیل سے بیان کرنے کی کوشش میں ہے۔ پولس بیان کرتا ہے کہ میں نے اپنے بھائیوں کا اور اپنے لوگوں کا کوئی قصور نہیں کیا۔ کہ مجھے سزا دی جائے۔ بلکہ وہ بیان کرتا ہے کہ وہ بے قصور ہے۔ اور پولس کے مقدمات کی تفصیل بھی یہی بیان کرتی ہے کہ اُس نے ایسا کچھ نہیں کیا تھا جس کے نتیجے میں اُس پر مقدمہ چلایا جاتا اور اُسے قتل کیا جاتا بلکہ وہ بے قصور تھا۔

پولس رسول دعویٰ کرتا ہے کہ اُس نے اپنے باپ دادا کی رسموں کے خلاف بھی کچھ نہیں کیا ہے۔ بلکہ ہمیشہ اُن کا لحاظ رکھا ہے۔ کیونکہ پولس رسول یہودی ورثہ کی اہمیت کو جانتا اور اُس کی قدر کرتا تھا۔ پولس رسول اپنے مقدمہ کی وضاحت کر رہا ہے کہ اُسے کسی مقدمہ میں گرفتار نہیں کیا گیا۔ کیونکہ جتنے الزام یہودی اُس پر لگاتے ہیں اُن میں سے کوئی بھی اُس پر پورا نہیں ہوتا۔ اور وہ ان سب باتوں میں بے قصور ہے۔

،،مگر جب یہودیوں نے مخالفت کی تو میں نے لاچار ہو کر قیصر کے ہاں اپیل کی مگر اس واسطے نہیں کہ اپنی قوم پر مجھے کچھ الزام لگانا تھا۔،، (اعمال 19:28)

مگر جب یہودیوں نے چلا چلا کر مخالفت کی تو میں نے لاچار ہو کر قیصر کے ہاں اپیل کی۔ اس اپیل کا مقصد ہرگز اپنی قوم پر الزام لگانا نہیں ہے۔ بلکہ اپنی صفائی پیش کرنا ہے۔ ہمیں یہاں پولس کی حکمت دکھائی دیتی ہے کہ اگرچہ وہ رومی تھا لیکن اُس نے اپنے رومی ہونے کو ترجیح نہی دی، اُسے اب بھی اپنی قوم کا احساس تھا اور سب سے بڑی سے اُسے خداوند کے نام کی گواہی دینا عزیز تھا۔ کیونکہ ایذا رسانی اُس کے لئے اجنبی نہ تھی اس سے پہلے بھی وہ ایذا رسانی برداشت کر چکا تھا۔ اور اب بھی وہ ان دکھوں کو برداشت کرنے کے لئے بالکل تیار تھا۔ اُس کی پوری توجہ اور کوشش خداوند کے نام کی گواہی دینے پر مرکوز تھی۔ کیونکہ اُسے اسی اہم کے لئے روم میں بھیجا گیا تھا۔ یہاں پولس رسول ایک بار پھر اُن ساری باتوں کو تفصیل کے ساتھ بیان کر رہا ہے جن باتوں کا مقدمہ پولس پر چلایا گیا ہے۔ اور پولس اپنے بھائیوں کو بتاتا ہے کہ یروشلیم کے یہودیوں نے اس پر جو الزام لگائے ہیں وہ بے بنیاد ہیں۔ اور اُن میں سے کوئی بھی ثابت نہیں ہوتا۔



کیونکہ پولس نے نہ تو یہودیوں کے خلاف کچھ کیا ہے اور نہ اُس نے باپ دادا کی رسموں کو توڑا ہے۔ پولس صاف لفظوں میں بیان کرتا ہے کہ اُس کے قتل کا کوئی سبب نہیں ہے۔ کیونکہ کسی قسم کا معاشرتی اور مذہبی قصور اُس کے خلاف ثابت نہیں ہوتا۔

پولس یہ بھی اقرار کرتا ہے کہ میں روم میں اپنے لوگوں کو یعنی یروشلیم کے لوگوں کو مشکل میں ڈالنے کے لئے نہیں آیا۔ میں نے ایسا کچھ نہیں کیا جس کے باعث یہودی مجھے قصور وار ٹھہرائیں۔ اُس نے بھائیوں کو تسلی دی کہ میں یروشلیم کے لوگوں کے مزید مشکلات پیدا کرنے کے لئے قیصر کے ہاں نہیں آیا۔ پس وہ انہیں واضح کرتا ہے۔

،،پس اسلئے میں نے تمہیں بلایا ہے کہ تم سے ملوں اور گفتگو کروں کیونکہ اسرائیل کی اُمید کے سبب سے میں اس زنجیر سے جکڑا ہوا ہوں۔“ (اعمال 28:20)

روم کے ان معزز یہودیوں کو بلانے کا مقصد یہ تھا کہ پولس اُن کو بتانا چاہتا تھا کہ اُس نے یہودی اُمت کے خلاف کوئی جرم نہیں کیا دراصل وہ اسرائیل کی اُمید کے سبب سے زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا۔ اسرائیل کی اُمید کا اشارہ اُن وعدوں کی تکمیل کی طرف ہے جو یہودی قوم کے آباؤ اجداد سے کئے گئے۔ ان میں مسیحی موعود کی آمد کا وعدہ خاص الخاص اہمیت کا حامل ہے۔ اور ان وعدوں کی تکمیل میں مُردوں کی قیامت بھی شامل ہے۔ پولس اُن وعدوں کی تکمیل یسوع مسیح کے وسیلہ سے ممکن ہونے کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔ تاکہ وہ سب یہودی اُمرا اس بات کو سمجھ لیں۔ اور جان لیں کہ یسوع مسیح حقیقت ہے۔

یہاں جمع ہونے والے یہودیوں میں سے کوئی بھی یہودی صدر عدالت کا رکن نہیں تھا۔ بلکہ یہاں روم کے معتبر یہودی لوگ جمع تھے جن سے پولس رسول گفتگو کر رہا تھا۔ وہ روم کے یہودیوں کو خوشخبری سن رہا تھا تاکہ وہ سمجھ لیں اور جان لیں کہ خداوند خدا نے پولس کو روم میں خوشخبری کے لئے بھیجا ہے۔ تاکہ قیصر کے سامنے خوشخبری کا بیان کرے۔ اور وہ سب یہودی بھی جو روم میں موجود ہیں خداوند یسوع مسیح کے بارے میں گواہی کو سنیں اور قبول کریں۔

پس پولس خوشخبری کا کلام سناتے ہوئے اُس امید کا پیغام دیتا ہے جو یسوع مسیح کے وسیلہ سے ملتی ہے۔  
 ’’انہوں نے اُس سے کہا نہ ہمارے پاس یہودیہ سے تیرے بارے میں خط آئے نہ بھائیوں میں سے کسی نے آکر تیری کچھ خبر دی نہ برائی بیان کی۔‘‘ مگر ہم مناسب جانتے ہیں کہ تجھ سے سنیں کہ تیرے خیالات کیا ہیں کیونکہ اس فرقہ کی بابت ہم کو معلوم ہے کہ ہر جگہ اس کے خلاف کہتے ہیں۔‘‘ (اعمال: 28: 21-22)

یہودی لیڈروں نے اقرار کیا کہ ہم پولس رسول کے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔ یولیس صوبیدار نے پولس اور اُس کے ساتھیوں کی اچھائی کو جان لیا تھا۔ پولس رسول نے بھی یولیس کے ساتھ کسی قسم کا کوئی بد اخلاقی کا مظاہرہ نہیں کیا۔ بلکہ سارے سفر میں یولیس کو بڑا اعتماد ہو گیا۔ اور یولیس نے بھی پولس کی مدد کی۔ کیونکہ اُسے یہ اعتماد تھا کہ پولس بے قصور ہے۔ یوں پولس رسول نے ہمیشہ اپنے کردار سے لوگوں کو متاثر کیا اور یسوع مسیح کے نام کی گواہی دی۔ یوں پولس کے کردار کے باعث بہت سے لوگوں نے زندہ خداوند کی تعریف کی۔

پس پولس رسول نے اپنی تقدیس کو قائم رکھا۔ اور خود کو ہمیشہ خداوند خدا کے لئے مسح شدہ خادم کے طور پر خدمت انجام دیتا رہا۔ تاکہ اُس کی ساری خدمت کی وجہ سے خداوند خدا کا نام عزت اور جلال پائے۔

یہاں آیت مذکورہ میں بڑی عجیب قسم توجہ روم کے یہودیوں نے پولس کی طرف مرکوز کی۔ کیونکہ انہوں نے پولس کے خلاف کسی قسم کی صف آرائی نہیں کی۔ اور نہ اُس کے خلاف کھڑے ہوئے۔ بلکہ اس وقت تو وہ پولس کے حق میں دکھائی دیتے ہیں۔ کیونکہ وہ پولس پر نہ تو کسی قسم کا الزام لگا رہے ہیں۔ اور نہ ہی کسی قسم کے مقدمہ کی بات کر رہے ہیں۔ بلکہ پولس رسول کے ساتھ بڑے دلسوزی کے ساتھ بات کر رہے ہیں اور پولس بھی اُن بھائیوں کو جو اُس کے پاس اس کرایہ کے مکان میں جمع ہیں۔ باپ دادا کے ساتھ کئے گئے اُن وعدوں کی یاد دلا رہا ہے۔ جو خداوند خدا نے یسوع مسیح کے بارے میں کئے ہیں۔ کیونکہ پولس رسول نے اس حقیقت کو جان لیا ہے کہ یسوع ہی مسیح ہے۔ اور اُسی کے وسیلہ سے اُس کی نجات ممکن ہے۔ یوں یسوع مسیح پر ایمان لانے کے باعث اُس نے ابدی زندگی حاصل کی تھی اور نئے سرے سے پیدا ہوا تھا۔

دمشق کی راہ میں خداوند خدا نے پولس کی زندگی کو تبدیل کر دیا تھا۔ اب وہ نیا مخلوق بن چکا تھا۔ اس سے پیشتر اُس کی زندگی مسیحیت کے بالکل خلاف تھی۔ اور وہ فریسیوں کا فریسی کا بنیامین کے قبیلہ میں تھا۔ اسی لئے اُسے یہودی ہونے پر بڑا فخر تھا۔ اُس نے یہودی ربّی ہونے کی تعلیم پائی تھی۔ اور مذہبی غیرت کی وجہ سے وہ مسیحیت کے سخت خلاف تھا۔ بلکہ اس طریق پر عمل کرنے والوں کو بھی مارتا، ستاتا اور پریشان کرتا تھا۔ مردو خواتین کو اپنے ظلم کا نشانہ بناتا تھا۔ اور انہیں حاکموں کے سامنے پیش کرتا تھا۔

لیکن دمشق کی راہ پر جب خداوند یسوع مسیح کے ملاقات اُس سے ہوئی تو اُس نے جان لیا کہ حقیقت کیا ہے۔ اور اُس نے یسوع کی قیامت کو قبول کیا اور اُس کی قیامت کا گواہ ٹھہرا۔ کیونکہ اب اُس نے جان لیا تھا کہ یسوع مسیح مُردوں میں سے جی اُٹھا ہے۔ وہ مر گیا تھا اور اب وہ زندہ ہے۔ اس کے بعد پولس نے یسوع مسیح کی قیامت کو قبول کیا۔ اُس سمجھا کہ یسوع مسیح زندہ ہے۔ یسوع مسیح کی قیامت کو اُس نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ اور جانا کہ وہ زندہ ہے۔ اسی لئے وہ فریسیوں اور صدر عدالت والوں کے سامنے یسوع نام کی گواہی پیش کر رہا اور اُس کی قیامت کی گواہی دے رہا تھا۔

اب روم میں موجود یہودی پولس رسول کے پاس آئے ہیں اُس کی بات سُن رہے ہیں۔ ہمیں یہ تو معلوم نہیں کہ جو بات وہ کہہ رہے تھے وہ سچ تھی یا نہیں۔ تاہم وہ پولس کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئے اور پولس کی بات سُنی۔ اور پولس نے بھی خداوند یسوع مسیح کے حق میں باپ دادا کے وعدوں کا بیان کیا۔ اس سے پہلے جب پولس رسول قیصریہ میں تھا۔ تو یروشلیم سے یہودی صدر عدالت کے لوگ اُس کے پاس آئے تھے تاکہ فیلکس کے سامنے پولس کے خلاف مقدمہ بازی کریں۔ اس کے بعد فیستس کے سامنے بھی یہی ہوا۔ اور فیستس نے پولس کے حق میں فیصلہ نہیں دیا تھا حالانکہ پولس رسول بے قصور تھا۔ اور فیستس نے بھی پولس کی بے گناہی کو جان لیا تھا۔ لیکن اُس نے یہودیوں کو اپنا احسان مند کرنے کی وجہ سے اس کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں دیا تھا۔ بلکہ اُسے قید ہی میں رہنے دیا تھا۔ یوں یہودیوں نے یروشلیم میں اور قیصریہ میں پولس کے خلاف پوری جنگ لڑی۔ اور اس جنگ کو معاشرتی اور مذہبی دونوں صورتوں میں پولس کے خلاف جیتنا چاہا۔

کیونکہ پولس رسول کو ناصریوں کے بدعتی فرقہ کا سرگنا قرار دیا جا رہا تھا۔ یروشلیم کے یہودی تو پولس کو قتل کرنے کے درپے تھے اسی لئے پولس رسول بیان کرتا ہے کہ اُس نے لاچار ہو کر قیصر کے ہاں اپیل کی ہے۔ کیونکہ اُس نے قتل کے لائق کچھ کام نہیں کیا۔ پولس رسول اپنے مسیحی ایمان کی وجہ سے اب مشکل میں تھا۔ کیونکہ یروشلیم کے یہودی اُس سے نفرت کرتے تھے۔

تاہم روم کے یہودیوں نے پولس کے خلاف ایسا کچھ نہیں کیا بلکہ فراخدلی سے اُس کا استقبال کیا اور اُس کے ساتھ گفتگو کی اور پولس نے بھی اُن کے ساتھ خدا کی بادشاہی کی خوشخبری کے بارے میں گفتگو کی۔ یوں وہ پولس کے ایمان پر کسی قسم کا اعتراض نہیں کر رہے تھے۔ اور پولس نے بھی چاہا کہ یسوع مسیح کے بارے میں باپ دادا کی تعلیم کے مطابق اُن کو سمجھائے اور سکھائے۔ پولس کی مخالفت صرف یہودی صدر عدالت کے لوگ کر رہے تھے کیونکہ وہ پولس کو بدعتی قرار دیتے تھے۔ لیکن خدا نے معجزانہ طور پر پولس کو اُن کے حملوں سے محفوظ رکھا۔ اور روم میں لایا تاکہ روم میں خداوند خدا کی گواہی دے۔

روم کے یہودیوں نے پولس کو تسلی دی کہ انہیں یروشلیم کی سنہیڈرن کے طرف سے کوئی پیغام موصول نہیں ہوا۔

‘‘ اور وہ اُس سے ایک دن ٹھہرا کر کثرت سے اُس کے ہاں جمع ہوئے اور وہ خدا کی بادشاہی کی گواہی دے دے کر اور موسیٰ کی توریت اور نبیوں کے صحیفوں سے یسوع کی بابت سمجھا سمجھا کر صبح سے شام تک اُن سے بیان کرتا رہا۔’’ (اعمال 23:28)

پولس رسول مذہبی رہنما رہ چکا تھا کیونکہ اُس نے یہودی شریعت کی تعلیم پائی تھی وہ باپ دادا کو ملنے والی تمام پیشین گوئیوں سے واقف تھا۔ اُن کے بارے میں جانتا تھا۔ اور پورے طور پر سمجھتا تھا کیونکہ اول تو اُس نے خود یسوع مسیح سے ملاقات کر لی تھی۔ اور دوسرا اُس نے باپ دادا کی پیشین گوئیوں کو یسوع مسیح میں بہتر طور پر سمجھ لیا تھا۔ یوں وہ خداوند یسوع کی قیامت کی گواہی دے رہا تھا۔

اگرچہ یہودی بھی خدا کی بادشاہی پر ایمان رکھتے تھے لیکن وہ یسوع مسیح کے بارے میں حقیقت کو قبول نہیں کر رہے تھے بلکہ وہ یسوع مسیح کو بدعتی فرقہ کا سرگروہ سمجھتے تھے۔ لیکن پولس نے خود یسوع مسیح کا نظارہ کیا تھا اور وہ یسوع کے بارے میں سب کچھ جان چکا تھا۔ اسلئے وہ سمجھتا تھا اور اس بات کی گواہی دے رہا تھا کہ خدا کی بادشاہی یسوع مسیح کے وسیلہ سے ممکن ہے۔ یوں ایمان لانے کے باعث وہ یہودیوں کو موسیٰ کی توریت اور نبیوں کے صحیفوں سے یسوع کی بابت سمجھا سمجھا کر صبح سے شام تک اُن سے بیان کرتا رہا۔

پولس رسول یسوع مسیح پر ایمان لانے کے باعث یسوع مسیح کی کمانت اور بادشاہت کو جان لیا تھا۔ کیونکہ کلام مقدس میں آیا ہے کہ خداوند خدا قوموں کی عدالت اُس آدمی کی معرفت کرے گا جسے اُس نے مردوں میں سے جلا یا ہے۔ یوں عدالت کا سارا اختیار خدا باپ نے اپنے بیٹے یسوع مسیح کو دے دیا ہے۔ اور پولس اُس کی بادشاہی اور ابدی حکمرانی کا پرچار کر رہا ہے۔ کیونکہ یسوع مسیح ابدی بادشاہ ہے۔ اُس نے اول تو بنی نوع انسان کے لئے جان دی ہے۔ تاکہ ہمارا کفارہ ادا کرے۔ تاہم جو اُس کے کفارہ کو قبول کرتے ہیں انہیں وہ رُوحانی اور جسمانی برکات بخشتا ہے۔ تاکہ ہم ایمان لا کر اُس کے وسیلہ سے نجات پائیں۔

پولس رسول بادشاہی کا بیان یسوع مسیح کے حق میں کرتا ہے۔ کیونکہ خداوند خدا نے اُس کے باپ داؤد کو تخت اُسے دیا ہے۔ اور وہ قوموں پر ابدی بادشاہی کریگا۔ یسوع مسیح ابدی بادشاہ اور کامل نجات دہندہ ہے۔ جس پر پولس نے ایمان رکھا۔ پولس اب یہودیوں کو اور غیر قوموں کو اسی ابدی بادشاہی کی خوشخبری دے رہا ہے۔ جس کے باعث وہ قید میں ہے۔ پولس رسول نے یسوع مسیح کی قدرت کے وسیلہ سے خوشخبری کا کلام غیر قوموں کو سنایا اور بہت سے معجزات بھی اسی قدرت اور طاقت کے وسیلہ سے وقوع پذیر میں ہوئے۔ پولس نے بڑی قدرت کے ساتھ کلام کیا کیونکہ یہ زور اُسے خدا کے رُوح کی طرف سے ملا تھا۔ اور اُس نے پاک رُوح کی قدرت کا تجربہ کر لیا تھا۔

پس پولس رسول اُن تمام پیمائش گویوں کو کھول کھول کر بیان کر رہا ہو گا۔ جو یسوع مسیح کے حق میں بیان کی گئی ہے۔ کیونکہ موسیٰ کی معرفت خداوند خدا نے وعدہ کیا تھا کہ وہ بنی اسرائیل کے لئے اُس کے بھائیوں میں سے ایک نبی اُس کی مانند برپا کریگا۔ یعنی مثیل موسیٰ۔ اور وہ یسوع مسیح ہے۔ جس نے عجیب کام اور معجزات ظاہر کئے اور ہزاروں لوگوں نے یسوع مسیح کو قبول کیا اور رُوحانی اور جسمانی برکات سے مالا مال ہوئے۔ یقیناً پولس نے پرانے عہد نامہ میں یسوع مسیح کی قربانی میں موجود عکس کا بیان کیا ہو گا۔ کیونکہ پرانے عہد نامہ میں موجود قربانیاں یسوع مسیح کی قربانی کا عکس تھیں جو پاس آنے والوں کو ہرگز ہرگز کامل نہیں کر سکتی تھیں۔ کیونکہ یہ قربانیاں ہر سال باقاعدگی سے گزرائی جاتی تھیں۔ لیکن یسوع مسیح کی قربانی اور ابدی اور کامل قربانی ہے۔ جو اُس نے دی۔ اور اُس کی قربانی کے باعث ہمارے گناہوں کا کفارہ دیا۔ اب ہم اُس کے کفارہ کے پاس پاک کئے جاتے ہیں۔ اور ہمارے گناہ معاف ہوتے ہیں۔

پولس کا اشارہ عیدِ فصح پر ذبح ہونے والے بڑے کی جانب بھی ہوگا۔ جو بنی اسرائیل قوم نے مصر سے خروج کے وقت ذبح کیا تھا۔ یسوع مسیح کی قربانی کامل قربانی ہے۔ جو ایمان لانے والوں کو کامل کرتی ہے۔ اور اُس کی قربانی کو قبول کرنے سے ہمارا کفارہ ممکن ہے۔

پرانے عہد نامہ میں فصح کی قربانی کا بیان ہے۔ جو کہ عکس ہے اور یسوع مسیح نے صلیب پر جان دی۔ یہ حقیقت ہے۔ جب یسوع مسیح قربان ہو گیا تو اب ہمیں بار بار ان رسمی قربانیوں کو گزرانے کی ضرورت نہیں بلکہ کامل ایمان رکھنے کی ضرورت ہے کہ یسوع مسیح کی قربانی ہمارے لئے کافی ہے۔ یسوع مسیح کے بارے میں میکاہ، یسعیاہ اور استثننا اور انبیا کی کتابوں میں پیشین گوئیاں موجود ہیں۔ جو یسوع کے حق میں پوری ہو چکی ہیں۔ پولس ان کے بارے میں اُن سے بیان کرتا ہے۔ تاکہ وہ یسوع مسیح کو جان لیں اور سمجھ لیں کہ وہ زندہ ہے۔ اور ایمان لانے والوں کو کامل کرتا ہے۔ یرمیاہ اور حزقی ایل بھی یسوع مسیح کی خدمت کا بیان کرتے ہیں کیونکہ ان نبیوں کے وسیلہ سے خداوند خدا نے بنی اسرائیل سے ابدی نجات وعدہ کیا ہے۔ یوں وہ ایمان لانے والوں کو کامل کرتا ہے اور انہیں ابدی اور نئی زندگی عطا کرتا ہے۔

یوں پولس رسول نے یسوع مسیح کے بارے میں سارا دن تمام پیشنگویوں اور گہری باتوں کا بیان روم کے یہودیوں کے سامنے کیا تاکہ وہ سمجھیں۔ پولس نے پوری کوشش کی کہ یسوع مسیح کے بارے میں ان ساری باتوں کا بیان صاف صاف کرے اور اُنکو تسلی دے کہ یسوع مسیح زندہ ہے۔ اور یسوع ہی مسیح ہے جس کے بارے میں پرانے عہد نامہ میں ذکر ہے۔ اور پولس تو اُس پر ایمان رکھتا تھا ایمان لے آیا تاکہ خدا نے اُسے مُردوں میں جلایا ہے۔ اور اب اُسی کے نام پر ایمان لانے سے نجات ممکن ہے۔



”اور بعض نے اُس کی باتوں کو مان لیا اور بعض نے نہ مانا۔ جب آپس میں مُتفق نہیں ہوئے۔“

(اعمال 24:28)

پولس سے ملنے اور اُس سے دریافت کرنے کو سب یہودی اُمرا کثرت سے پولس کے پاس جمع ہوئے تاکہ اُس سے زیادہ باتیں سُنیں۔ پولس نے موقع سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے خدا کی بادشاہی کی گواہی دی اور یسوع مسیح کی بابت سمجھا سمجھا کر بیان کیا۔ وہ ساری باتوں کے لئے توریت اور نبیوں کے صحیفوں سے حوالے دیتا رہا۔ یہ سلسلہ صبح سے شام تک جاری رہا۔ بعض اُس کے پیغام کا یقین کر مسیح پر ایمان لائے۔ بعض نے نہ مانا۔ نہ ماننے سے مراد ہے کہ اُنہوں نے خداوند خدا کو قبول نہیں کیا۔

پولس کی امید یہ تھی کہ تمام بنی اسرائیل قوم یسوع مسیح کو قبول کر لے۔ کیونکہ وہ بنی اسرائیل کی زندہ اُمید ہے۔ پولس رسول رومیوں کے خط میں بھی یہ ذکر کرتا ہے کہ تمام یعقوب کی اولاد خداوند کے حضور میں جمع ہو۔ وہ یعقوب کی ساری اولاد کو یسوع مسیح کے پاس لانے کی امید پر تھا۔ تاکہ تمام بنی اسرائیل قوم یسوع مسیح کے وسیلہ سے کامل ایمان کے باعث نجات پائے۔

پولس رسول نے پاک رُوح کے وسیلہ سے یسوع مسیح کی خوشخبری کا بیان کیا تاکہ سب لوگ ایمان لا کر نجات پائیں۔ پولس کی توقع تھی کہ سب یہودی ایمان لے آئیں۔ اور نجات پائیں۔ پولس کی توقع تھی کہ سب لوگ جان لیں گے اور اس بات کو سمجھ لیں گے۔ لیکن وہ نہ سمجھے اور اُنہوں نے نہ جانا۔ اور نہ پہچانا بعض لوگوں نے یسوع مسیح کو قبول کر لیا اور اُس پر ایمان لے آئے اور بعض نے پولس کی خوشخبری کو قبول نہ کیا

وہ خوشخبری کا بیان یسوع مسیح پر ایمان لانے سے کرتا ہے اور اسی ایمان کو نجات کا مرکز قرار دیتا ہے۔

‘‘جب آپس میں مُتفق نہ ہوئے تو کے اس ایک بات کے کہنے پر رُخصت ہوئے کہ رُوح القدس نے یسعیاہ نبی کی معرفت تمہارے باپ دادا سے خود کہا کہ۔’’ (اعمال 28:25)

جب پولس نے دیکھا کہ لوگ اُس کی خوشخبری کو قبول نہیں کر رہے اور بعض نے قبول کر لیا ہے تو اُس نے یسعیاہ کی کتاب کا ایک حوالہ دیا۔ اور اقتباس پیش کیا جہاں نبی کو مقرر کیا گیا کہ ایسی اُمت کو پیغام دے جن کے دل پر چربی چھا گئی ہے۔ پولس نے وہ اقتباس پیش کیا جو پرانے عہد نامہ میں رُوح القدس کی ہدایت سے یسعیاہ نے ارشاد فرمایا۔ اب پولس اسی اقتباس کو بیان کرتا ہے۔ یسعیاہ نے اپنے زمانے میں اس اقتباس کو پورے دل سے بیان کیا۔ پولس رسول اپنے بیان کو جاری رکھتے ہوئے یہ نہیں کہتا کہ ہمارے باپ دادا نے بلکہ وہ آیت میں بیان کرتا ہے کہ تمہارے باپ دادا سے خوب کہا۔ پولس رسول اُنہیں سمجھانے کی غرض سے ان الفاظ کو استعمال کر رہا ہے۔

‘‘اس اُمت کے پاس جا کر کہہ کہ تم کانوں سے سُنو گے اور ہرگز نہ سمجھو گے اور آنکھوں سے دیکھو گے اور ہرگز معلوم نہ کرو گے۔ کیونکہ اس اُمت کے دل پر چربی چھا گئی ہے اور وہ کانوں سے اُونچا سنتے ہیں اور انہوں نے اپنی آنکھیں بند کر لی ہیں کہیں ایسا نہ ہو کہ آنکھوں سے معلوم کریں اور کانوں سے سُنیں اور دل سے سمجھیں اور رجوع لائیں اور میں اُنہیں شفا بخشوں۔’’ (اعمال 28:26-27)

اس اقتباس کا بیان چاروں انانجیل میں اور پولس کے بعض خطوط میں بھی آیا ہے۔ یہ وہ اقتباس ہے جو بنی اسرائیل کے حق میں بہت سے انبیاء نے بالخصوص یسعیاہ نبی بیان کیا کیونکہ بنی اسرائیل نے اپنی برگشتگی کے باعث خداوند خدا کے پیغام کو جو رُوح القدس کی ہدایت سے ارشاد ہوا لوگوں نے قبول نہیں کیا تھا۔ اور اب یسعیاہ نبی کا یہ اقتباس پولس رسول نے یہودیوں کے حق میں کہا ہے کیونکہ بعض نے قبول نہ کیا۔ کیونکہ خوشخبری کا پیغام سب سے پہلے بنی اسرائیل کو دیا گیا۔ اور اس کے بعد غیر قوموں کو دیا گیا۔ کیونکہ رسولوں نے اس ارشاد اعظم کو مانا کہ وہ یہودیہ سے شروع کر کے سامریہ اور زمین کی انتہا تک اُس کے گواہ ٹھہریں۔ لیکن جب بنی اسرائیل کے قبول نہیں کیا تو خداوند خدا نے پولس اور بعض دوسرے رسولوں کو مقرر کیا کہ وہ یروشلیم سے باہر جا کر غیر قوموں میں بھی خوشخبری کی منادی کریں۔ اور غیر اقوام میں سے بہت سے لوگوں نے قبول کیا اور وہ ایمان لائے۔ کہ یسوع مسیح خداوند ہے۔ لیکن اب یہاں یسعیاہ کے اقتباس کو پولس نے پھر اُن لوگوں کے بارے میں بیان کیا جنہوں نے قبول نہیں کیا۔

پرانے عہد نامہ میں ایسے اقتباسات موجود ہیں۔ جن میں یہ ذکر ملتا ہے کہ بنی اسرائیل نے نجات کے پیغام کو قبول نہ کیا بلکہ اُسے نظر انداز کیا۔ یسوع مسیح نے بھی بنی اسرائیل کو اول ترجیح دی کہ وہ قبول کریں۔ لیکن وہ ایمان نہ لائے۔ بلکہ زندگی بخش پیغام کو نظر انداز کیا اور خداوند یسوع مسیح کو قبول نہیں، بلکہ ہمیشہ اُس کے خلاف رہے اور اُس کی مخالفت کی اور اُسے مصلوب کیا۔ بنی اسرائیل قوم نے اپنے دلوں کو سخت کر لیا یوں وہ یسوع مسیح کے کام، اُس کی خدمت کے خلاف رہے اور ایمان نہ لائے۔ بلکہ یسوع مسیح کے پیغام کی سخت ترین مخالفت میں اُس کے رسولوں اور شاگردوں کو بھی ستایا۔

خداوند خدا نے بنی اسرائیل کی نجات کے لئے بہت سے انبیا برپا کیا جن میں سے بعض انبیا اکبر ہیں اور بعض کا اور انبیا اصغر کہا جاتا ہے۔ ان سب کا مقصد بنی اسرائیل کو خداوند خدا کی طرف رجوع لانے کے لئے قائل کرنا تھا۔ تاکہ نجات سے غافل نہ رہیں بلکہ ایمان رکھیں کہ خداوند خدا نے بنی اسرائیل کے لئے یسوع مسیح کے وسیلے سے نجات مہیا کی ہے۔

یہاں پولس نے جو پیغام پیش کیا ہے کہ لوگوں کی عدالت کا پیغام نہیں بلکہ انہیں ایک پیش کش کی گئی ہے کہ وہ یسوع مسیح کے بارے میں اپنے تصورات کو تبدیل کریں۔ اور یسوع مسیح پر ایمان رکھیں اور نجات حاصل کریں۔ کیونکہ پولس جان گیا تھا کہ وہ یسوع مسیح کے بغیر نجات پا نہیں سکتے کیونکہ شریعت کے احکام بنی اسرائیل کو کامل نہیں کر سکتے تھے۔ اس لئے انہیں اپنے رویوں کو یسوع مسیح کے بارے میں منفی کرنے کی بجائے ایمان رکھنے اور ایمان لانے کی ضرورت تھی کہ وہ یسوع مسیح کو قبول کریں۔

،،پس تم کو معلوم ہو کہ خدا کی اس نجات کا پیغام غیر قوموں کے پاس بھیجا گیا ہے اور وہ اُسے سُن بھی لیں گی۔“ (اعمال 28:28)

پولس رسول یسعیاہ کی کتاب کا اقتباس پیش کرتے ہوئے بیان کرتا ہے کہ بنی اسرائیل ایسی اُمت ہے جن کے دل پر چربی چھا گئی ہے جن کے کان بہرے ہیں۔ اور جن کی آنکھیں اندھی ہیں پولس کو احساس ہوا کہ میں اُن لوگوں کو خوشخبری سننے کی کوشش کر رہا ہوں جو سننا نہیں چاہتے۔ اس احساس سے پولس کو دل

ٹوٹ گیا۔ یہودیوں کی طرف سے اس پیغام کے رد کئے جانے کے بعد پولس نے اعلان کیا کہ اب میں یہ پیغام غیر قوموں کے پاس لے جاؤں گا۔ اور اس یقین کا اظہار کیا کہ غیر قومیں اُسے سُن بھی لیں گی۔

یہ بڑا فضل بھرا پیغام ہے جس میں خداوند خدا نے بنی اسرائیل کو شامل کر لیا اور ان کے بعد غیر قوموں کو بھی خداوند خدا نے نجات کے اس پیغام میں شامل کر لیا تاکہ لوگ ایمان لائیں اور نجات پائیں۔ اسی لئے غیر قوموں میں نجات کی خوشخبری کے باعث خداوند خدا نے یسوع مسیح کے بدن یعنی کلیسیا کی بنیاد رکھی۔ اس نجات کے پیغام سے مراد بدروحوں سے آزادی، گناہوں سے رہائی، بحالی اور ابدی نجات مراد ہے۔ جو صرف یسوع مسیح پر ایمان لانے کے باعث ملتی ہے۔ اس ابدی زندگی کا تعلق یسوع مسیح کی ابدی بادشاہی سے ہے۔ جو یسوع مسیح پر ایمان لانے سے حاصل ہوتی ہے۔

پولس رسول یسوع مسیح پر ایمان لانے کے باعث اُس نجات کیا بیان کرتا ہے جو ابدی ہے۔ اور جس کے بغیر بنی نوع انسان کامل نجات حاصل نہیں کر سکتے۔ یسوع مسیح پر ایمان لانے نجات ممکن ہے۔ زبور ۶۶ میں بھی خداوند خدا اپنے بندے داؤد کی معرفت فرماتا ہے کہ غیر قومیں نجات پائیں گی۔ اور یقیناً اعمال کی کتاب میں خداوند خدا کے اُن وعدوں کی تکمیل دکھائی دیتی ہے جس کے نتیجے میں غیر قوموں میں کلیسیا کا وجود قائم ہوا۔ اور سب نے یسوع مسیح کے وسیلہ سے نجات حاصل کی۔ اور ابدی اطمینان اور تسلی کو حاصل کیا۔ جو کبھی ختم نہیں ہوگی۔ بلکہ اُس کا وجود ابدی ہے۔ غیر قوموں نے قبول کیا اور بحال ہو گئیں یوں یسوع مسیح پر ایمان لانے کے وسیلہ سے وہ کامل ہو گئے اور خداوند خدا کی قدرت نے بڑا کام کیا۔

رومیوں کے خط کے ۹ ویں باب سے ۱۱ ویں باب تک پولس اہم بھید کا بیان کرتا ہے جس میں غیر قوموں کو نجات کی بخشش حاصل ہوئی اور غیر قوموں پر بھی نجات کی بخشش جاری ہوئی۔

پولس رسول اسی روحانی جوش کے باعث یسعیاہ کے کتاب کا اقتباس پیش کرتا ہوا بیان کرتا ہے کہ اس امت کے دلوں پر چربی چھا گئی ہے اور یہ اُس خوشخبری کے بھید کو قبول نہیں کر رہے ہیں۔ پولس نے بڑی امید کے ساتھ اس پیغام کو بنی اسرائیل کے سامنے پیش کیا تھا لیکن بعض نے اس پیغام کو قبول کر لیا اور بعض نے اس پیغام کو نظر انداز کر دیا۔ پولس نے بیان کیا کہ وہ بھی باپ دادا کی رسموں کو قبول کرتا اور اُن پر ایمان رکھتا ہے۔ کیونکہ پولس نے اُن سب وعدوں کو اور پیشن گوئیوں کو یسوع مسیح میں قبول کر لیا تھا۔ اور اُن کی حقیقت سمجھ گیا تھا لیکن جن لوگوں نے قبول نہیں کیا وہ ایمان نہیں لائے۔ وہ یسوع مسیح کی حقیقت کو سمجھنے سے قاصر رہے۔ انہوں نے یسوع مسیح کے پیغام کی حقیقت کو نظر انداز کیا اور اس کی اہمیت کو نہ پہچانا۔ لیکن پولس رسول بڑے وثوق سے انجیل کے پیغام کو پیش کر رہا ہے۔

اس بات کی ہمیشہ کمی رہے کہ بنی اسرائیل نے یسوع مسیح کی منادی اور اُس کے پیغام کو قبول نہ کیا بلکہ اُس کے خلاف رہے اور اُس کی پیغام کو بھی ترک کرتے رہے۔ حالانکہ سب سے پہلے نجات کی پیش کش بنی اسرائیل کو ہی کی گئی تاکہ ایمان لائیں اور نجات پائیں۔ لیکن وہ ہمیشہ خداوند یسوع کی مخالفت میں اُس سے سوال و جواب کرتے اور شریعت کے حقیقی معنی سمجھے بغیر نجات کے پیغام کو رد کرتے رہے اور ایمان نہیں لائے۔ بلکہ نجات سے غافل رہے۔ رسولوں کے پیغام کو بھی بنی اسرائیل نے رد ہی کیا۔

حالانکہ خداوند خدا پہلے انبیا کے ذریعہ پھر اپنے بیٹے اور رسولوں کے ذریعہ سے اُن تمام پیشین گوئیوں اور نبوتوں کو بیان کرتا رہا کہ یسوع مسیح کے حق میں بنی اسرائیل غلطی نہ کریں۔ لیکن وہ ایمان نہ لائے۔ پولس نے اپنی خدمت کے سارے دورانہ میں لوگوں کی رُوحانی نگہداشت کی۔ انہیں تعلیم دیتا اور یسوع مسیح کے بارے میں سکھاتا رہا۔ اور اب بھی پولس اس بات کو بیان کر رہا ہے۔

‘[جب اُس نے یہ کہا تو یہودی آپس میں بہت بحث کرتے چلے گئے]۔ اور وہ پورے دو برس اپنے کرایہ کے گھر میں رہا۔ اور جو اُس کے پاس آتے تھے۔ اُن سب سے ملتا رہا اور کمال دلیری سے بغیر روک ٹوک کے خدا کی بادشاہی کی منادی کرتا اور خداوند یسوع مسیح کی باتیں سکھاتا رہا۔’ (اعمال 28:29-31)

پولس رسول اپنے پیغام کو آخری دو آیات میں مکمل کرتا ہے۔ اعمال کی کتاب میں پولس نے اپنی خدمت کو بڑے احسن طریق سے دلجمعی سے پورا کیا اور اُن احکامات کو نظر انداز نہیں کیا جو یسوع مسیح کی طرف سے پولس کو پہنچے تھے جس کے لئے پولس کو بلایا گیا تھا۔

بعض مفسرین بیان کرتے ہیں کہ پولس رسول نے خداوند کی خوشخبری کے بھید کو پورے طور پر بنی اسرائیل قوم کے لئے بیان کیا۔ قیصر کے ہاں پیش کئے جانے سے پہلے پولس دو برس تک روم میں رہا۔ اور وہاں جتنے مختون یہودی آباد تھے۔ اُن میں سے بیشتر اُس کے پاس آتے تھے اور پولس رسول بڑی دلیری سے اُن سے خدا کی بادشاہی کی باتیں بیان کرتا تھا۔ اُس نے قید میں بھی اپنی خدمت کو ترک نہیں کیا بلکہ قید میں بھی وہ کلیسیا کے ساتھ رابطہ میں رہتا اور خوشخبری کی منادی کے لئے انہیں خطوط لکھتا۔

اور اُن کے روحانی مسائل کی جانکاری رکھتا اور اُن کے مسائل کے لئے اُنہیں سمجھاتا تھا تاکہ ایمان سے برگشتہ نہ ہو جائیں۔ گلسیوں کے نام لکھا گیا خط بھی پولس رسول نے قید میں ہی تحریر کیا۔

اعمال کی کتاب کے آخری باب کی آخری دو آیات میں پولس رسول اپنی خدمت اور اعمال کی کتاب میں رُوح القدس کے کاموں کی خلاصہ پیش کرتا ہے۔ کہ اُس نے یسوع مسیح کے نام کی منادی کی اور خداوند یسوع مسیح کی باتیں سکھاتا رہا۔

پولس رسول نے ملتے سے جو تحائف اور ضرورت کی اشیا قبول کی تھیں۔ انہیں وہ استعمال کرتا رہا۔ کیونکہ پولس رسول روم میں دو برس تک اپنے کرائے کے مکان میں رہا۔ اور بے شک خداوند خدا اُس کی ضرورت کی چیزیں اُس مہیا کرتا اور اُس کی نگہداشت کرتا رہا۔ خداوند خدا نے پولس کو استعمال کرنا تھا۔ اسی لئے اُسے اُن تمام مصائب اور مشکلات میں بھی محفوظ رکھا۔

اعمال کی کتاب کی آخری آیت اُنہی الفاظ سے اختتام پذیر ہوتی ہے جس کا بیان پہلے باب میں کیا گیا ہے۔ یعنی خدا کی بادشاہی کی منادی اور خداوند یسوع مسیح کی باتیں پیش کرتا رہا۔ اعمال کی کتاب میں خداوند یسوع مسیح جی اُٹھنے کے بعد بہت سے ثبوتوں کے ساتھ خود کو رسولوں پر ظاہر کرتا اور خدا کی بادشاہی کی باتیں بیان کرتا رہا۔ یسوع مسیح چالیس دنوں تک ان پر ظاہر ہوتا اور خدا کی بادشاہی کی باتیں کہتا رہا۔ اور اُن چالیس دنوں میں خداوند نے اپنے آپ کو اُن پر زندہ ظاہر کیا کہ وہ ایمان لائیں اور یسوع مسیح کی قیامت کو قبول کریں۔ یوں رسولوں نے ان چالیس دنوں میں خوشخبری کے بھید کو پوری طرح جان لیا۔



پولس رسول اُس خوشخبری کے بھید کے بارے میں بیان کرتا ہے۔ جو اُس نے خود بھی قبول کی اور ایمان رکھا۔ اور ایمان لانے کے سبب سے اُس نے تسلی اور اطمینان کو حاصل کیا جو یسوع مسیح پر ایمان لانے کے باعث اُسے حاصل ہوا تھا۔ پولس رسول کی خوشخبری کا مرکز یسوع مسیح تھا جسے اُسے قبول کیا تھا اور اُسے شخصی طور پر جان لیا تھا۔

رسولوں اور شاگردوں نے اس بھید کو قبول کر لیا تھا کیونکہ عیدِ پینتی کوست کے روز رُوح القدس کے نزول کے باعث اُن کے دلوں کو خداوند نے کھول دیا تھا اور وہ اس حقیقت کو جان گئے تھے۔ نجات اور خوشخبری کے بھید کو انہوں نے سمجھ لیا تھا اور اس دنیاوی زندگی میں اُس حقیقتی اور ابدی زندگی کو تجربہ حاصل کر لیا تھا جو یسوع مسیح پر ایمان لانے کے باعث انہیں حاصل ہوئی تھی۔ انہوں نے بادشاہی اُس وسعت کو پہچان لیا تھا جو خداوند خدا نے اُن پر یسوع مسیح کے وسیلہ سے ظاہر کی تھی۔

یسوع مسیح کے کردار، اعمال اور اُس کی خدمت اہمیت کو بھی جان لیا تھا۔ اب وہ پورے طور پر اُس خدمت سمجھ گئے تھے۔ جو یسوع مسیح نے روئے زمین پر کی تھی کیونکہ اُس نے بنی نوع انسان کے لئے انسانی روپ اختیار کیا تھا اور وہ مجسم ہو کر ہمارے درمیان رہا۔ تاکہ ہم باپ کے اکلوتے کا جلال دیکھیں یوں ایمان لانے اور قبول کرنے کے باعث ہم خداوند خدا کے لے پالک بیٹے اور بیٹیاں بن جاتے ہیں۔ یسوع مسیح نے اپنی خدمت کو رسولوں کو پورے طور پر ظاہر کیا۔ خصوصاً ان چالیس دنوں میں انہوں نے یسوع مسیح کی ابدی بادشاہی کے مطلب کو پوری طرح سمجھا جس کا ذکر اعمال پہلے باب میں ہوا ہے۔

اور پولس رسول نے بھی یسوع مسیح کے ساتھ ملاقات کے بعد اُس حقیقت کو جان لیا کہ یسوع ہی خداوند ہے۔ اور اُس کے نام کے وسیلہ سے سب لوگوں میں گواہی دیتا پھرا۔ اور خدا کی بادشاہی کی خوشخبری دیتا اور منادی کرتا رہا۔

پولس رسول سمیت سب رسولوں اور شاگردوں نے خداوند خدا کے بھید کو جاننا اور اُس کی رُوحانی نعمتوں اور برکات کو حاصل کیا اور روز بروز کلیسیا ایمان بھی بڑھتی جاتی اور ترقی کرتی جاتی تھی۔ اور جو ایمان لاتے تھے خداوند خدا اُن پر اپنا فضل کرتا اور اُنہیں اپنے زور بخشتا اور رُوح القدس کے وسیلہ سے اُن کی مدد کرتا تھا۔ خداوند خدا نے اُن کے دلوں کو کھولا تاکہ اس استحقاق کو حاصل کریں۔ پس پولس نے جب اس حقیقت کو سمجھ لیا اور جان لیا تو پورے ایمان اور بھروسہ کے ساتھ اس خوشخبری کے بھید کی منادی کرتا رہا۔ پولس نے اپنے پاسبانی خطوط کے وسیلہ سے بھی لوگوں کی مدد کی اور خدا کی بادشاہی کے بارے میں رُوحانی باتوں کی رہنمائی کی تاکہ وہ ایمان سے برگشتہ نہ ہو جائیں۔

پرانے عہد نامہ کے نبیوں نے بھی ایمان رکھا اور وہ یسوع مسیح کی بابت ان باتوں کی امید پر تھے کہ یسوع مسیح کو دیکھیں۔ پس اُنہوں نے اپنے ایمان سے اُسے دیکھا۔ ہمارے لئے یہ بات حوصلہ افزا ہے کہ ہم نے یسوع مسیح کے وسیلہ سے نجات کے اس بھید کو دیکھا اور قبول کیا ہے۔ اور اس بھید کی اہمیت کو بھی جان لیا ہے جو یسوع مسیح پر ایمان لانے کے باعث ہمیں ملا ہے۔ اور جسے ہم نے قبول کیا ہے۔ اور آج اُس ایمان کے بانی اور کامل کرنے والے یسوع مسیح کی پیروی کو قبول کیا ہے۔ پس اب ہم ایمان کے بانی اور کامل کرنے والے یسوع کو تکتے رہیں تاکہ نجات سے غافل نہ رہیں۔

یسوع مسیح کے وسیلہ سے خدا نے رُوحانی معنوں میں دنیا کو نئے سرے سے تخلیق کیا ہے یعنی رُوحانی پیدائش ممکن ہوئی ہے۔ خداوند خدا نے یسوع مسیح کے وسیلہ سے ہمیں نیا مخلوق بنایا ہے تاکہ ہم یسوع مسیح کے جلال کے باعث جلالی بن جائیں۔ یوں ہم کامل ایمان اور بھروسہ کے باعث اپنی زندگی میں رُوحانی اور جسمانی ہر دو طرح کی برکات سے فیض یاب ہوتے ہیں۔

لوقا اس رسالہ کا اختتام بڑے خوبصورت انداز میں کرتا ہے جس میں وہ خوشخبری کے بھید کو جانتے اور سمجھتے ہوئے خدا کی بادشاہی کی منادی اور خداوند یسوع مسیح کی باتوں پر اس کتاب کا اختتام کرتا ہے۔ یوں اُس نے پولس کی خوشخبری اور منادی کی خدمت کا بیان کرتے ہوئے اُس بھید کو پورے طور پر ظاہر کر دیا ہے۔ جو رُوح القدس کے کام کے نتیجے میں پولس کی زندگی کے ذریعہ سے وقوع پذیر ہوا ہے۔ لوقا نے بڑی خوبصورتی اور رُوح کی ہدایت سے رُوح القدس کے اعمال کو قلم بند کیا ہے۔ تاکہ ایمان لانے والوں کو ایک رُوحانی جوش میسر آئے۔ یوں رُوح القدس کے کاموں کے نتیجے میں کلیسیائیں قائم ہوئیں اور خداوند خدا کے نام کا جلال ظاہر ہوا، اُس کے بیٹے یسوع مسیح کی قدرت ظاہر ہوئی۔ اور بہتیروں نے یسوع مسیح کے وسیلہ سے خوشخبری کو قبول کر لیا۔ اور نجات حاصل کی۔ آج بھی اعمال کی کتاب اسی قدر موثر ہے اور ایمان لانے والوں اور ایمان رکھنے والوں کو کامل کرتی ہے۔ اور رُوح القدس کی مدد اور رہنمائی حاصل کرنے کے لئے قائل کرتی ہے۔ یہ وہ آزادی اور بحالی ہے جو یسوع مسیح کے وسیلہ سے حاصل ہوتی ہے۔ رُوح القدس کا اہم ترین کام یہ ہے کہ اُس نے ہزاروں زندگیوں کو بحال کیا۔ اور ان احکامات اور اعمال کے وسیلہ سے رُوح القدس زور بخشتا ہے۔ اور نئے سرے سے پیدا کرتا ہے۔

لیکن یاد رہے کہ اعمال کی کتاب یہاں اختتام پذیر نہیں ہو گئی۔ بلکہ رُوح القدس کے کام اب بھی ایمانداروں کی زندگی میں جاری رہتے ہیں۔ کیونکہ پاک رُوح سب لوگوں کو معمور کرتا اور نہیں قوت دیتا اور نئے سرے سے پیدا کرتا ہے۔ اور رُوحانی نعمتوں سے آسودہ کرتا اور قوت دیتا ہے تاکہ سب لوگ ایمان لائیں اور روحانی نعمتوں کے وسیلہ سے سب لوگ رُوحانی اور جسمانی برکات سے فیض یاب ہوتے رہیں۔

ہم اعمال کے کتاب کے اختتام کو رُوح القدس کے کاموں کی صورت میں آغاز کے طور پر قبول کرتے ہیں، کیونکہ پولس نے بھی جب تک وہ زندہ رہا رُوح القدس کی مدد اور ہدایت کے وسیلہ سے اہم ترین خدمت کو جاری رکھا۔ اعمال کی کتاب ہمارے لئے رہنمائی کا کام کرتی ہے۔ تاکہ ہم بھی یسوع مسیح پر ایمان لانے کے وسیلہ سے اپنی زندگی رُوح القدس کی تابعداری میں گزاریں اور ایمان رکھیں کہ رُوح القدس آج ایمانداروں کے دلوں میں سکونت کرتا ہے۔ اور بے شک رُوح القدس کی خدمت آج بھی جاری ہے کیونکہ وہ ایمانداروں کو قوت دیتا، رُوحانی نعمتوں سے آسودہ کرتا اور خداوند خدا کے جلال کے لئے استعمال کرتا ہے۔

اعمال کی کتاب اپنے دل کو خداوند کی طرف رجوع لانے، ایمان لانے اور خداوند کی خدمت کو قبول کرنے اور خدمت کرنے کے لئے قبول کرتی ہے۔ ہمیں رُوح القدس کی قوت کے وسیلہ سے اپنے آپ کو مضبوط کرنے کی ضرورت ہے تاکہ خداوند کے حیرت انگیز کام ہمارے وسیلہ سے یسوع مسیح کے نام کی گواہی کے لئے وقوع پذیر ہوں۔ اور بہت سی زندگیاں یسوع مسیح کے پر ایمان لا کر تبدیل ہوں اور وہ سب گناہوں سے معافی حاصل کر کے یسوع مسیح پر ایمان لا کر نجات حاصل کریں۔

کیونکہ ہم یسوع مسیح پر ایمان لا کر اُس نجات میں شامل ہو گئے ہیں جو پہلے یہودیوں کے لئے ظاہر ہوئی، اور پھر ہم تک پہنچی جو غیر قوم ہیں۔ اور ایمان رکھتے ہیں کہ ہم یسوع مسیح کے وسیلہ سے کامل کئے جاتے ہیں۔ پس ہم خود بھی ایمان رکھیں اور دوسروں کو بھی یسوع مسیح پر ایمان رکھنے کے لئے قائل کریں۔

آئیں ہم دُعا کریں۔

‘‘خداوند خدا ہم تیرا شکر ادا کرتے ہیں کہ تو نے اپنے نام کے ساتھ وابستگی کا استحقاق ہمیں بخشا۔ اور ہم ایمان رکھتے ہیں کہ تو نے ہمیں گناہوں سے معافی اور ابدی نجات بخش دی ہے۔ ہم ان سب لوگوں کے لئے بھی خوش ہیں جو تجھ پر ایمان رکھتے تھے اور اب وہ تیری بادشاہی میں موجود ہیں۔ اور ہم انہیں بے شک دوبارہ دیکھیں گے۔ ہم نے بھی تجھ پر ایمان رکھنے کے باعث اُس برکت کو حاصل کیا ہے۔ اب ہم اپنے ایمان کا اظہار کرتے ہیں اور اس ایمان کے بارے میں دوسروں کو بتاتے ہیں۔ تو نے ہمیں فتح اور خوشی عنایت کی ہے۔ خداوند خدا تو نے بے شک ہمارے خداوند یسوع مسیح کے وسیلہ سے غیر قوموں کو بھی اپنی بخشش سے نوازا ہے اور انہیں میراث میں حصہ دیا ہے۔ ہم تیرا شکر کرتے ہیں کہ تو نے اپنے کلام کے بھید ہم پر ظاہر کئے ہیں اور انہیں بھیدوں کو ہم تیرے نام کے جلال کے لئے دوسروں پر ظاہر کرتے اور ان احکامات کا اشتہار دیتے ہیں جو قبول کرنے والوں کو کامل کر سکتے ہیں۔ ہم تیرے کاموں کی قدرت اور تیری عظمت کو قبول کرتے ہیں اور اس کا پرچار کرتے ہیں۔ بے شک زندگی کی تمام مشکلات میں بھی تو ہمارے ساتھ ہے۔ اور ہم سے کبھی دستبردار نہیں ہوتا۔ ہم سے کبھی جدا نہیں ہوتا بلکہ قوت اور زور بخشتا ہے۔ اور اپنے جلال کے لئے استعمال کرتا ہے۔ تیرے موجودگی ہمارے لئے فتح کا نشان ہے۔ ہم اس عظیم فتح کے لئے تیرا شکر

کرتے ہیں۔ ہمیں ایسی توفیق بخش دے کہ ہم اعمال کتاب کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں اور زندگی کی تمام مشکلات کے باوجود تیرے نام کی گواہی دیں۔ جس طرح رسولوں نے دلیری سے کلام کیا ہم بھی تیری زندہ اُمید کو قبول کرتے ہوئے اور اُس ابدی میراث کو قبول کرتے ہوئے اعمال کی کتاب کی اس خدمت کو جاری رکھیں۔ ہمیں اپنے فضل سے معمور کر دے۔ اور رُوح القدس کے زور اور قوت سے معمور کر، تاکہ تیری محبت کو دوسروں سے بانٹیں اور ہماری زندگیوں سے تیرا نام جلال پائے۔ ہم تیرے تعظیم اور بزرگی ظاہر کریں اور ہمارے خاندانوں میں تیرا نام جلال پائے۔ ہم تیرے تعظیم کرتے ہیں اور اس استحقاق کے لئے تیرا شکر کرتے ہیں کہ تو نے یسوع مسیح کے نام ہمیں اپنا فضل بخشا ہے۔ یسوع مسیح کے نام سے آمین! ۱۱

اے خُداوند اتوار دی ایس دوپہر اسی تیرے شکر گزار آں ایس ویلے دے لئی جہدے وچ اسی اپنے  
 بھائی گلن دے نال آں۔ اسی ایہناں ساریاں شیواں دے لئی تیرا شکر ادا کردے آں جہناں نوں اسی  
 تیرے پاک کلام نوں سکھن دے لئی ورتدے پئے آں۔ اسی تیرے توں منت کردے آں پئی تُو سانوں  
 ہر روز اپنیاں برکتاں دے نال نواز ساڈے نال رفاقت رکھ تے ساڈیاں مُشکلاں تے مسئلیاں دے وچ  
 ساڈے نال رہ اسی مسیحی جیاتی دے تجربے دے لئی تیرے شکر گزار آں۔ ایہدے وچ کوئی شک  
 نہیں اے پئی تیرا پاک کلام صاحبِ اختیار اے تے اپنی اصلی حالت دے وچ موجود اے۔ اسی خُداوند  
 یسوع مسیح دی موجودگی تے رفاقت دے لئی تیرے بے حد شکر گزار آں۔ اسی شکر ادا کردے آں پئی  
 تُو سانوں قوت تے طاقت دیندا ایں تے جیاتی دا سرچشمہ تُو ای ایں۔ اسی تیرے توں منت کردے آں  
 پئی ہُن تُو ساڈے نال رفاقت رکھ۔ اج دی ساری گل بات دے اُتے تیری برکت منگدے آں تے آون  
 والیاں سبقاں دے وچ وی تیری راہنمائی منگدے آں۔ تیرے پتر اپنے خُداوند یسوع مسیح دا ناں  
 لیندیاں ہوئیاں ایہہ سارا کجھ منگدے آں، آمین۔

اعمال دی کتاب دا ستواں باب گلن والا اے تے ایہدے وچ اسی ستفنس دے بارے گل بات کردے  
 پئے آں۔ اوس زمانے دے وچ وی کسی ٹولے سن جیویں پئی یونانی مائل یہودی تے عبرانی مائل یہودیاں  
 دے بارے اسی ویکھدے آں۔ ایہناں دے وچوں کجھ نیک نام بندیاں نوں چُنیا گیا سی تے اوہناں نوں

فلاحي کماں دے لئی وکھ کیتا گیا سی۔ ایہناں دے وچ فلپس تے ستفنس دے علاوہ پنج ہور بندے وی موجود سن۔ ستفنس دے بارے اسی جاندے آں پئی او یونانی ماٹل یہودی سی۔ تے او ایہناں لیڈراں دے وچ شامل سی جنہاں نوں ایس خدمت دے لئی مقرر کیتا گیا سی۔ جدوں او خُداوند یسوع مسیح دی خدمت کرن نوں تیار ہويا تے اوہنے بہت سارے عجیب کماں نوں کیتا سی۔ تے ایویں او یسوع مسیح دا گواہ ٹھہریا سی۔ تے جدوں اسی اگلیاں دو باباں نوں پڑھدے آں تے سانوں خُدا دی حیران کردیوں والی محبت ویکھن نوں بلدی اے۔

یہودیاں دے بارے اسی ویکھدے آں پئی او ہر طرح دے نال سامریاں توں دُور رہندے سن۔ تے سامریاں نوں یہودیاں دیاں کماں دے وچ دخل اندازی کرن دی اجازت نہیں سی۔ یہودی ہر گل دے وچ اپنے آپ نوں صاحب اختیار سمجھدے سن۔ اوہناں دے نزدیک سامری غیر قوم سن پر تاں وی سامری اپنے آپ نوں کجھ حد تیکر یہودیت دا حصہ سمجھدے سن۔ مذہبی اعتبار دے نال سامریاں تے یہودیاں دے درمیان حالات خراب رہندے سن۔ خاص طور تے یہودی سامریاں نوں پسند نہیں کردے سن۔ یہودیاں تے سامریاں دے آپس دے وچ تعلق مذہب دے حوالے دے نال خراب سن تے ایہتھے اسی ویکھدے آں پئی اوہناں دا ایہہ تصادم ستفنس دے نال وی ویکھن نوں بلدا سی۔



استھے ہُنْ خُداوند یسوع مسیح دے وسیلے دے نال نواں عہد قائم کیتا جاندا پیا سی۔ تے ستفنس ایس نوئے عہد نوں بیان کردا پیا سی۔ پر بہت ساریاں نے ایہہ اگھدیاں ہوئیاں ستفنس دی مخالفت کیتی سی پئی اوہنے موسی دے خلاف گلاں کیتیاں نے تے کجھ نے ایہہ وی اگھیا پئی ایہہ خُدا دی شریعت دے خلاف گلاں کردا اے۔ تے باہجوں ایس ای گ؛ نوں ورتدیاں ہوئیاں ستفنس نوں سزا دتی گئی سی تے ایہدے ای پیش نظر گواہاں نوں وی تیار کیتا گیا سی۔ کیوں جے ایویں دیاں گلاں نوں سُنڈیاں ہوئیاں یہودی سردار بہت غصے وچ آگئے سن۔

یہودی ایس ویلے صاحب اختیار سن تے ہیگل دا سارا اختیار اوہناں دے کول سی۔ ہیگل یہودیاں دی مذہبی شناخت سی۔ ستفنس نے اپنی تقریر دے وچ دو اہم نقطیاں دی نشاندہی کیتی سی اوہناں وچوں پہلا ایہہ سی پئی خُدا صرف ہیگل دے وچ ای نہیں اے جیویں پئی یہودی خیال کردے سن۔ ایس ای لئی ستفنس نے ایہہ مثالیں پیش کیتیاں سن پئی موسی نوں خُدا بیابان دے وچ جھاڑی دے وچ نظر آیا سی۔ ابرہام نوں مسوپتامیہ وچ ملیا سی تے ایہہ تھاں وی خُدا دے لئی مخصوص تے مسح نہیں سی۔ جدوں یوسف مصر دے وچ آیا سی تے خُدا اوتھے اوہدے نال کلام کردا سی تے سُنڈیاں دے وسیلے دے نال اوہنوں آون والے ویلے دے نال بارے دسدا سی۔ ایہدے علاوہ خُدا یسوع دے نال وی کلام کردا سی تے جدوں اوہنوں کنعان نوں فتح کیتا سی تے خُدا نے مختلف طریقیاں دے نال اوہدے اُتے اپنی

موجودگی نوں ظاہر کیتا سی۔ ایہہ سارے لوکی جہناں دے بارے اسی ایہہ بیان کردے پئے آں خُدا  
ایہناں ساریاں دے اُتے ظاہر ہو یا سی تے اوہناں دے نال کلام کردا سی۔ تے ایہہ او ویلا سی جدوں  
اے ہیکل تعمیر نہیں ہوئی سی۔ تاں وی خُدا اپنیاں لوکاں دے اُتے ظاہر ہندا رہیا سی تے اوہناں  
دے نال کلام کردا سی۔

ایویں اسی ایہہ آکھ سکدے آں پئی پاک کلام ایہہ گواہی دیندا اے پئی خُدا نے ہر ویلے اپنے آپ نوں  
کسے اک یا خاص حالت دے وچ ای ظاہر نہیں کیتا اے سگوں وکھریاں تھاداں تے وکھریاں طریقیاں  
دے نال اپنے آپ نوں اوہناں دے اُتے ظاہر کیتا سی۔ ایویں اسی جے ایہہ آکھدیاں ہوئیاں خُدا نوں  
محدود کردیے پئی خُدا صرف اک ای تھال تے موجود اے تے ایہہ غلط ہوئے گا۔

ہور جے اسی خُدا دے پاک کلام دے اُتے دھیان کریئے تے ہیکل یا خُدا دا مسکن اصل دے وچ اک  
شخصیت یسوع مسیح دا عکس سی۔ تے خُداوند یسوع مسیح نے آپ وی آکھیا سی پئی ایتھے اوہے جیہڑا  
ہیکل توں وی وہڑا اے۔ تاہم ایس حقیقت توں انکار نہیں اے پئی ہیکل خُدا دی حضوری دی پاک  
تھال سی۔ دوجی گل ایہہ سی پئی ستفنس نے لوکاں دا دھیان ایس دوجے موسی دے ول نوں لگایا سی  
جہدے بارے دے وچ پاک کلام دے وچ پیشن گوئیاں موجود سن۔ تے او مثیل موسی یعنی یسوع

مسیح اے۔ تے ایویں او خُدا دے خیمے دے طور تے ساڈے وچکار رہیا سی۔ یسوع مسیح خُدا دی پاکیزگی تے موجودگی دا اظہار اے۔

ستفنس خاص طور تے موسی دے بارے بیان کردا اے کیوں جے موسی نے آپ ایہہ بیان کیتا سی پئی خُدا اوہدی طرح دا اک نبی برہا کرے گا۔ پر اسی جان دے آل پئی مثیل موسی نوں یہودیاں دے ولوں رد کیتا گیا سی۔ استھے اصل دے وچ استفنس ایہہ واضح کردا پیا اے پئی یہودیاں نے ہر زمانے دے وچ نبیاں نوں رد کیتا سی۔ موسی نوں نبی اسرائیل قوم نے تے یوسف نوں اوہدیاں بھائیاں نے رد کیتا سی۔ اسی جان دے آل پئی یوسف نوں وی مصر دے وچ مُشکلاں دا سامنا کرنا پیا سی پر اخیر خُدا نے اوہنوں مصر دا حاکم بنا دتا سی۔

ایویں جدوں خُداوند خُدا دی حضوری دی گل آندی اے تے ایہہ ضروری نہیں اے پئی او صرف یروشلیم دے وچ ای ہوسکدی اے۔ کیوں جے یسعیاہ ۶۶ باب دے وچ زمین نوں خُدا دے پیراں ہٹھاں دی چوکی آگھیا گیا سی۔ ایویں پُرانے عہد نامے دے وچ ایہہ بیان کیتا گیا اے پئی خُدا ہر تھاں تے موجود اے۔ تے او کسے وی ویلے تے کسے وی تھاں تے اپنے آپ نوں ظاہر کرسکدا اے۔ پرتاں وی اسی یروشلیم دی اہمیت نوں نظر انداز نہیں کرسکدے آل۔ کیوں جے بنی اسرائیل دے نال اپنی رفاقت نوں قائم رکھن دے لئی خُدا نے سلیمان دی رائیں ہیكل نوں بنوایا سی۔ ایہدا مقصد ایہہ سی

پئی او خاص تھاں تے خُدا دی حضوری نوں محسوس کردیاں ہوئیاں اوہدے توں دُعا منگ سکن۔ تے جتھے لوکی خُداوند اپنے خُدا دی پرستش کر سکن۔ سُلیمان نوں خُدا نے حکمت تے دانائی عطا کیتی ہوئی سی۔ بھاریں جے سُلیمان نے اوہدے لئی ہیرکل نوں بنایا سی پر تاں وی او ایہہ جاندا سی پئی خُدا ہتھ دیاں بنیاں ہوئیاں مکاناں دے وچ نہیں سما سکدا اے۔

تے ایہھے ستفنس یسعیاہ دی کتاب دے ۶۶ ویں باب دا حوالہ دیندیاں ہوئیاں اپنی گل نوں بڑی عاجزی دے نال پیش کردا اے۔ تے اسی ویکھدے آں پئی اعمال ۷ باب دی ۴۹ تے ۵۰ آیت دے وچ ایویں لکھیا ہویا اے:

خُداوند فرماوندا اے پئی اَسْمان میرا تخت تے زمین میرے پیراں پٹھاں دی چوکی اے۔ تھی میرے لئی کیویں دا گھر بناؤ گے یا میری آرمان گاہ کیہڑی اے؟ کیہ ایہہ ساریاں شیواں میرے ہتھوں نہیں بنیاں؟

ستفنس دے پیغام دی ایہہ اخیرى وضاحت اے جہدے وچ او یسعیاہ نبی دی پیشن گوئی نوں بیان کردا اے۔ ستفنس دیاں گلاں دے بعد یہودیوں نے ایہہ خیال کیتا ہوئے گا پئی او اپنیاں گلاں دے سببوں خُدا دا رد کیتا ہویا اے۔ کیونجے اوہناں دی نظر دے وچ اوہدیاں ساریاں گلاں خُدا تے موسی دے خلاف سن۔ پر ستفنس اپنے پیغام نوں بیان کردیاں ہوئیاں پاک کلام دے وچوں کجھ خاص نبیاں نوں

بیان کردا اے۔ تے ایویں ایتھے وی اسی ایہہ ویکھدے آں پئی او یسعیاہ نبی دے بارے بیان کردیاں  
 ہوئیاں اپنے پیغام نوں لوکاں دے اگے بیان کردا اے۔ او موسی دے بارے گل کردا اے تے موسی  
 دی ابتدائی حیاتی تے مصر دے وچ اوہدی تعلیم و تربیت دے بارے وچ او چنگی طرح دے نال جاندا  
 اے۔ تے ایہہ وی پئی موسی کلام تے کم دے وچ قوت والا سی۔ موسی نوں پہلاں اوہدیاں بھائیاں نے  
 رد کر دتا سی تے فیر مدیان دے بیابان دی جھاڑی دے وچ خُدا اوہدے اُتے ظاہر ہندا اے۔ تے خُدا  
 نے اوہنوں ای رہائی دیون والا بناوندیاں ہوئیاں ملک مُصر دے وچ واپس بھیجیا سی تاں پئی او اوہدیاں  
 لوکاں نوں مصر دی غلامی توں آزاد کروائے۔

تے ایہدے نال ای ایہہ پیشن گوئی وی کر دتی گئی سی پئی خُدا اوہدی طرح دا ک نبی برپا کرے گا تے  
 او موسی دیاں بھائیاں دے وچوں ہوئے گا۔

فیر خُدا نے بیابان دے وچ موسی دی رائیں اپنی شریعت وی عطا کیتی سی۔ پر نبی اسرائیل نے فیر خُدا  
 نوں رد کر دتا سی تے اوہناں نے اپنے سونے دا وچھا بنوایا سی تاں پئی اوہنوں سجدہ کرن۔ تے اوہناں  
 آگھیا پئی ایہہ ساڈا دیوتا اے جیہڑا سانوں مصر دے وچوں کڈھ لیایا اے۔ اوہناں دی ایس حرکت تے  
 خُدا ڈاڈا ناراض ہویا پر تاں وی اوہنے اوہناں نوں ترک نہیں کر دتا سی۔

خُدا نے اوہناں نوں کئی واری تنبیہ کیتی سی تے کئی واری اوہناں نوں ایہہ وی آکھیا سی پئی بے او  
اپنیاں بُت پرستیاں توں باز نہیں آون گے تے او فیر غیر قوماں دی غلامی دے وچ چلے جاون گے۔ تے  
اسی ویکھدے آں پئی بنی اسرائیل دی تاریخ دے وچ کئی واری ایویں ہویا وی سی۔ کیوں بے اک ویلا  
آیا جدوں بنی اسرائیل دی سلطنت دو حصیاں دے وچ تقسیم ہو گئی سی تے شمالی سلطنت دا حال جدوں  
اسی ویکھدے آں تے اوتھے سارے بادشاہ ای بُت پرست آئے سن۔ خُدا اوہناں نوں سمجھاوئیا کہ  
پر اوہ اپنیاں کماں نوں باز نہ آئے تے اوہناں نے خُدا نوں ناراض کیتا تے او اسیری وچ چلے گئے۔ تے  
ایویں ای جنوبی سلطنت دے وچ وی ہندا رہیا سی۔

ستفنس دے اُتے ایہہ الزام لگایا گیا سی پئی او ہیٹھ دے خلاف بولدا اے۔ ایہدے جواب دے وچ او  
ماضی دے اوس زمانے نوں بیان کردا اے جدوں بنی اسرائیل دے کول شہادت دا خیمہ سی تے ایہہ  
ای او ویلا سی جدوں قوم آسمانی فوج نوں پوجدی سی۔ جدوں یشوع اسرائیلیاں نوں ملکیت یعنی کنعان  
دے ملک دے وچ لے آیا تے اوتھوں بُت پرست لوکاں نوں کڈھ دتا گیا تے اوس ملک دے وچ شہادت  
دے خیمے نوں لیایا گیا سی۔ پئیو دادے نے ایہہ سرخواست کیتی سی پئی جیوندے خُدا دے لئی مسکن  
تیار کیتا جاوے تے ایویں اوہناں دے اُتے خُدا دا فضل ہویا سی۔ اسی جاندا آں پئی داؤد نوں ایہہ

آس سی پئی او خُدا دے لئی ہیکل نوں بناوئے پر خُدا نے اوہدی ایس درخواست نوں منظور نہیں کیتا سی۔ تے خُدا نے چاہیا پئی اوہدا پتر سلیمان خُدا دے لئی ہیکل نوں بناوئے۔

بھاریں جے ہیکل خُدا دی قوم دے وچکار خُدا دا مسکن سی پر ایہدا مطلب ایہہ نہیں اے پئی خُدا استھوں تیکر ای محدود ہو گیا سی۔ جدوں ہیکل نوں پاک کیتا گیا تے سلیمان نے ایس گل نوں بالکل واضح کر دتا سی۔ یسعیاہ نے وی قوم نوں ایس گل توں خبردار کیتا سی پئی خُدا عمارتاں نوں اہمیت نہیں دیندا اے سگوں قوم دی اخلاقی تے روحانی حالت نوں ویکھدا اے۔ تے او خستہ تے شکستہ دلاں نوں ویکھدا اے۔ تے او اوس بندے دے اُتے فضل کردا اے جیہڑا اوہدے پاک کلام نوں سُندا تے اوہدے اُتے عمل کردا اے۔ تے اعمال ۷ باب دی ۵۱ تے ۵۲ آیت دے وچ ایویں لکھیا ہویا اے:

اے گردن کشوتے دل تے کن دے نامختونو! تھی ہر ویلے پاک روں دے خلاف اُکھدے او۔ نبیاں دے وچوں کنوں تھماڈے باپ دادے نے نہیں ستایا؟

استھے پُرانے عہد نامے دیاں ساریاں نبیاں دا بیان کیتا گیا اے جہناں نوں بنی اسرائیل نے ستایا سی تے اوہناں دیاں حکماں نوں منیا نہیں سی۔ سگوں اوہناں دی رائیں ملن والیاں خُدا دیاں حکماں نوں رد کر دتا سی۔ جے اسی ایس آیت دی روشنی دے وچ پاک کلام دی تاریخ نوں ویکھئیے تے سانوں اوہناں ساریاں نبیاں دی جیاتی دے بارے ویکھن نوں ملدا اے جہناں نے بنی اسرائیل دے نال کلام کیتا سی۔

پر ستنفس ایتھے جیہڑے گل دے اُتے دھیان کردا اے او بنی اسرائیل دی سخت حالی اے جہدا سامنا  
موسیٰ نوں وی رہیا سی تے اوہناں نبیاں نوں وی جہناں نے پُرانے عہد نامے دے وچ بنی اسرائیل  
دے نال کلام کیتا سی۔ ستنفس اوس عہد دے ول نوں اشارہ کردا اے جیہڑا ابرہام دی رائیں بنی  
اسرائیل نوں دتا گیا سی جہدی رائیں او جیوندے خُدا دے قوم گئے جان دے سن۔ ایہہ اک ظاہری تے  
جسمانی نشان سی۔ تے ایہہ نشان ختنے دا نشان سی جیڑا بنی اسرائیل نوں خُدا دے نال جوڑدا سی تے  
ایویں او ہُن خُدا دی برگزیدہ قوم بن گئے سن۔

ستنفس ایس گل دے اُتے زور دیندا اے پئی بھائیں جے بدنی اعتبار دے نال تے او مختون نے تے  
اپنے آپ نوں خُدا دی نسل دے وچ شمار کردے نے پر اصل دے وچ اوہناں دے دل تے اوہناں  
دے کن نامختون نے تے ایویں او خُدا توں بہت دُور نے تے خُدا دیاں حکماں نوں نہیں مندے نے۔  
ایویں بنی اسرائیل قوم دا تعلق خُدا دے نال مختون نسل جیہا نہیں اے سگوں او نامختون کعنائیاں  
جیہاں کردار ادا کردے پئے سن۔

ستنفس اوہناں نوں ایہہ سمجھاوندا پیا سی پئی جیویں پُرانے عہد نامے دے وچ بنی اسرائیل دا رویہ  
ہمیشہ خُدا دے خلاف رہیا سی تے اوہناں نے خُدا دیاں حکماں نوں رد کیتا سی۔ تے ایویں ای موجودہ  
زمانے دے یہودی راہنما وی محض ظاہری طور تے ای خُدا دی قوم دے لوک سن موسیٰ شریعت دے



دعویٰ دار سن۔ حالانکہ اوہناں دے دل خُدا دی شریعت توں دُور سن۔ تے او یہودی راہنما وی یہودی قوم دی طرح خُدا دیاں حُکماں دے خلاف تے خُدا توں بالکل دُور سن۔ جیویں پئی پُرانے عہد نامے دے وچ قوم خُدا دیاں نبیاں دے خلاف رہی سی۔

استھے پُرانے عہد نامے دیاں نبیاں نوں رد کر دیاں ہوئیاں خُدا نے پاک روح نوں رد کرن دی مثال پیش کیتی جاندی پئی سی۔ کیوں جے موجودی زمانے دے یہودی سردار کاہن خُدا دیاں گلاں تے خُدا دیاں حُکماں دی اصلیت نوں بدل چکے سن۔ پُرانے عہد نامے دے وچ سانوں خُدا دی مدد تے اوہدی قوت دے بارے بہت سارے واقعے ویکھن نوں بلدے نے جتھے اسی ایہہ ویکھ سکدے آں پئی خُدا اوہناں دی مدد تے حفاظت کردا رہیا سی۔ خُدا دی شفقت ہر ویلے اوہناں دے نال رہیدی سی۔ بیابان دی آوارگی دے وچ وی اوہناں دے نال نال رہیا تے اوہناں نوں چھڈیا نہیں سی۔ پر یہودی سردار کاہن خُدا دے مُکاشفے دی اصلیت نوں سمجھدے نہیں پئے سن۔ او شریعت دیاں حُکماں نوں صرف رسمی طور تے ای منندے پئے سن۔ حالانکہ او ایہہ جاندے سن پئی کیویں خُدا اپنی قدرت دے نال بنی اسرائیل نوں مصر دے وچوں کڈھ کے لیایا سی تے اوہناں نوں اپنی شریعت عطا کیتی سی۔ جیوندہ خُدا آپ اوہناں دے نال رہندا سی تے اوہناں دے وچکار عجیب کم تے معجزے رونما ہندے سن۔

پُرانے عہد نامے دیاں نبیاں نے وی لوکاں نوں خُدا دے رحم تے ترس دے پیٹھاں واپس آون دے  
لئی مُنادی کیتی سی۔ تاں پئی او خُدا دی فُربت دے وچ رہن تے خُدا اوہناں دے اُتے رحم کرے۔  
نبیاں دی اہمیت توں کسے وی طور تے انکار نہیں کیتا جاسکدا اے۔ کیوں جے خُدا نبیاں دی رائیں  
ای اپنیاں حُکماں تے شریعت نوں اپنیاں لوکاں دے اُتے ظاہر کردا اے۔ تے او اپنیاں نبیاں دی  
رائیں ای اپنیاں لوکاں قوم بنی اسرائیل دے نال کلام کردا رہیا اے۔

تے خُدا بنی اسرائیل دی اسیری دی زمانے دے وچ وی اپنے رحم نوں اپنیاں لوکاں دے لئی یاد کردا  
اے۔ جیویں پئی حزقی ایل دی رائیں خُدا اوہناں نوں اوہناں دیاں پاپاں دی یاد دواندا اے۔ تے اوہناں  
نوں اوہناں دیاں پاپاں توں باز رہن تے توبہ کرن دے لئی قائل کردا اے۔ تے اسی ویکھدے آں پئی  
خُدا توں مُخرف ہون دے باعث اسرائیل دی جنوبی سلطنت وی اسیری دے وچ چلی گئی سی۔ حزقی  
ایل ایس گل دا انکشاف کردا اے پئی مسئلہ نافرمانی دا نہیں اے سگوں مسئلہ ایہہ سی پئی اوہناں  
نے اپنے کردار نوں بالکل بدل لیا سی۔ بظاہر او خُدا دے لوک ای سن پر اوہناں دے وچ بد کرداری دی  
روح کم کردی پئی سی۔ بد کرداری دی روح اوہناں دے وچ بسیرا کر چُکی سی۔ تے اوہناں نے خُدا دے  
اگے اپنیاں راہواں نوں بدل لیا سی۔ ہر بندہ ذاتی طور تے خُدا دی الوہیت تے بادشاہت نوں ترک کر  
چُکیا سی۔ صرف ظاہری طور تے او خُدا ای حاکمیت دا صرف ظاہری طور تے ای علمبردار سی۔ صرف

دکھاوئے دے طور تے ای او خُدا دی قوم دے لوکی سن۔ حقیقت وچ او خُدا دیاں حُکماں نوں نظر انداز کر چکے سن۔ اوہناں نے اپنیاں طریقیاں نوں بدل لیا سی تے او جیوندے خُدا نوں ترک کردے جاندے پئے سن تے او کنعانیاں دیاں بُتاں دے ول نوں مائل ہندے جاندے پئے سن۔

یوحنا دے پہلے عام خط دے وچ سانوں اوہناں گلاں دا ذکر ویکھن نوں بلدا اے جنہاں دا تعلق خُدا دے نال مُخرف ہو جاوَن دے نال سی۔ تے خاص طور تے پہلی صدی مسیحی دے یہودی عالماں دی عکاسی کردا اے۔ جنہاں نے خُدا دی حقیقت نوں پہچانن توں انکار کیتا سی۔ ایہناں ساریاں گلاں دا تعلق وی خُدا دیاں حُکماں توں مُخرف ہون دے نال تے پاک روح دی نافرمانی دے نال اے۔ پاک روح دیاں کماں تے صفتاں توں بیان کردیاں ہوئیاں پولس رسول اک روحانی بندے دے بارے بیان کردا اے پئی اوہدی حیاتی کیویں دی ہونی چاہیدی اے۔

جدوں پاک روح دی حضوری تے معموری تے اوہدی حاکمیت دی گل آوندی اے تے گلتیاں ۵ ویں باب دے وچ روحانی پھلاں دے بارے ویکھن نوں بلدا اے۔ ایہدے توں مراد اے پئی خُدا ساڈے توں ایہہ توقع کردا اے پئی اسی روح دیاں پھلاں دے مُطابق اپنی حیاتی نوں بسر کریئے۔ پر یاد رکھو پئی جسمانی کم روحانی کماں دے خلاف مزاحمت کردے نے۔ تے جسمانی خواہشاں روحانی کماں نوں دبا

لیندیاں نے۔ تاں وی خُداے پاک روح جسمانی کماں دے اُتے غالب آون دے وچ ساڈی راہنمائی کردا  
اے۔

تے جیویں پئی خُداوند یسوع مسیح نے اپنی حیاتی دے اخیر ہفتے توں پہلاں ایہہ وعدہ کیتا سی پئی او  
اک دوجے مددگار نوں بھجے گا یعنی پاک روح نوں۔ تے جدوں اسی خنیاہ تے سفیرہ دے بارے  
پڑھدے آں تے اسی ایہہ ویکھدے آں پئی اوہناں نے پاک روح دے نال جھوٹ بولیا سی۔ تے خُداوند  
خُدا نوں ترجیح نہیں دتی سی۔ ایویں ای یسعیاہ نبی دے زمانے دے وچ وی بنی اسرائیل نے اپنیاں  
ترجیحاں نوں بدل لیا سی تے یرمیاہ وی یسعیاہ دے زمانے دا ای سی۔ یسعیاہ دے زمانے دے وچ وی  
اسی ویکھدے آں پئی بنی اسرائیل نے اپنیاں راہواں نوں بدل لیا سی۔ تے یسعیاہ بنی اسرائیل دی  
شمالی سلطنت دے وچ نبوت کردا سی پر اوہناں نے اپنیاں راہواں نوں بدلیا نہیں سی۔ تے ایویں  
ایہدے نتیجے دے وچ اسور دے ہتھوں اسرائیل دی شمالی تباہ ہوئی سی۔ یسعیاہ دے زمانے دے وچ  
بنی اسرائیل دی سلطنت دو حصیاں دے وچ ونڈی گئی سی۔ ایس شمالی سلطنت دے اُتے صرف بُت  
پرست حکمراناں نے ای سلطنت کیتی سی ایس لئی خُدا نے ایہنوں اسور دے ہتھوں تباہ کر دتا سی۔  
ایتھے اعمال دی کتاب دے وچ صورتِ حال کجھ بہتر ویکھن نوں ملدی اے جیویں پئی یوایل نبی دی  
رائیں ایہہ بیان کیتا گیا سی پئی ٹھاڈے بڈھے خواب ویکھن گے تے ٹھاڈے جوان رویا ویکھن گے۔

اسی ایہہ جاندے آں پئی بنی اسرائیل نے یسعیاہ جے نبیاں نوں وی ستیا سی تے اوہناں دیاں راستی دیاں گلاں نوں قبول نہیں کیتا سی۔ ایتھے راستباز نبیاں دا حوالہ دیندیاں ہوئیاں خُداوند یسوع مسیح راستباز دے بارے گل ہندی پئی اے۔ تے ایویں لکھاری ساڈا دھیان ایس گل دے ول نوں لگاؤندا پیا اے پئی کیویں بنی اسرائیل قوم دیاں بزرگاں نے اپنے مذہب دی حقیقی رو نوں رد کردیاں ہوئیاں خُدا دی شریعت تے اوہدیاں حکماں نوں حقیقی معنیاں دے وچ ترک کردتا سی۔ رسولاں دے اعمال اصل دے وچ پاک روح دیاں کماں نوں بیان کردے نے۔ تے ساڈے توں ایتھے ایہہ توقع کیتی جاندی اے پئی ساڈے کردار خُدا دی مرضی دے مطابق ہون۔ ایہہ پاک روح ای اے جیہڑا رسولاں دے اعمال دے وچ خُدا دی حاکمیت نوں اُجاگر کردا پیا اے۔

یسعیاہ دے زمانے تیکر لوکی ایس گل نوں جاندے سن پئی کیویں خُداوند قادرِ مُطلق خُدا بنی اسرائیل نوں مصر دی غلامی وچوں کڈھ لیایا سی تے اوہنے کس قدر عجیب کماں نوں اوہناں دے درمیان دکھایا سی۔ تے کیویں خُدا اوہناں نوں وعدہ کیتی ہوئی سرزمین تیکر لے آیا سی۔ پر بنی اسرائیل خُدا دیاں حکماں نوں ترک کردے رہیے تے اوہناں نے خُدا دیاں حکماں نوں اپنی ذاتی مرضی دے نال بدل دتا۔ تے اویں نہ کیتا جیویں پئی خُدا اوہناں توں توقع کردا سی۔ تے اسی ویکھدے آں پئی اعمال ے باب دی ۵۲ آیت دے وچ ایویں بیان اے:

اوہناں نے تے اوس راستباز دے آون دی پیش خبری دیون والیاں نوں قتل کیتا سی تے ہُن تسی  
اوہدے پھڑواون والے تے قاتل ہوئے۔

ایس آیت دے وچ لفظ راستباز یسوع مسیح دے بارے بیان کیتا گیا اے۔ یسعیاہ دے مطابق ایہہ لفظ  
راستباز یسوع مسیح دے بارے دے وچ بیان کیتا گیا اے۔ ستفنس ایہتھے اوہناں نوں لوکاں نوں ذمہ  
دار بیان کردا پیا اے جہناں نے یسوع مسیح تے پہلیاں ساریاں نبیاں نوں قتل کیتا سی۔ او ایہہ  
ایہناں یہودی سرداراں دے نال گل کردا ہویا اکھدا پیا سی۔ یسعیاہ دی کتاب دے وچ یسوع دے  
مسیح ہون دا بیان ویکھن نوں بلدا اے۔ ستفنس ایس گل دے اُتے زور دیندا سی پئی یہودی کاہن  
صرف اپنی ای حاکمیت دے اُتے دھیان کردے نے تے اپنیاں عمدیاں دے اُتے دھیان کردیاں  
ہویاں او خدا دی حاکمیت نوں بھل گئے نے۔

یسعیاہ دے مطابق یسوع مسیح دکھ اٹھاون والا مسیح اے۔ یسعیاہ دے زمانے دے وچ بھاویں جے  
بہت ساریاں بُت پرست حاکماں نے حکمرانی کیتی سی تاں وی یسعیاہ خدا دے نال وفادار رہیا سی۔ تے  
ایویں ای یرمیاہ دے زمانے دے وچ وی لوکی جیوندے خدا نوں بھل گئے سن جہنے اوہناں نوں مصر  
دی غلامی توں رہائی دوائی سی۔ یسعیاہ ۵۲ باب دے وچ خداوند یسوع مسیح دی راستبازی دے بارے  
بیان کیتا گیا اے۔ تے اعمال ۷ باب دی ۵۳ آیت دے وچ ایویں بیان اے:

تُسی فرشتیاں دی رائیں شریعت تے پائی پر عمل نہیں کیتا۔

یسعیہ دی رائیں یسوع مسیح نوں راستباز آکھیا گیا اے۔ ایس ای پیشن گوئی نوں ایتھے ستفنس لوکاں دے اگے بیان کردا پیا اے تے یسوع مسیح راستباز دے ول نوں اشارہ کردا پیا اے۔ ایہہ بے حد خُوشی دی گل اے پئی کلیسیا یسعیہ ۵۳ باب دی پیشن گوئی نوں سمجھ چُکی اے جیہڑے دُکھ اٹھاون والئے خادم دا بیان اے او خُداوند یسوع مسیح اے۔ جنہ اپنی جان نوں دو جیاں دی خاطر دے دتا سی۔ یسعیہ دی کتاب دے علاوہ وی یسوع مسیح دیاں دُکھاں دا اظہار دو جیاں نبیاں دی رائیں بیان کیتا گیا سی۔ پر یسعیہ ۵۳ باب دے وچ یسوع مسیح دے دُکھاں دے شدت نوں بیان کیتا گیا اے جہدے تحت اوہنوں صلیب دے دتا گیا سی۔ ایس ای لئی اسی نویں عہد نامے دے وچ یسوع مسیح دے لہو نوں مرکزی اہمیت دیندے آں۔

کلیسیا حقیقت وچ اک راستباز دے آون دے انتظار دے وچ سی۔ کیوں جے بنی اسرائیل قوم ابلیس دے پھندے دے وچ پھسادی جاندی پئی سی۔ تے ایہہ ضروری وی پئی خُدا لوکاں نوں درست راہ دے اتے واپس لیایا جاوے۔ تے خُداوند یسوع مسیح دے آون دے نال بہت ساریاں تبدیلیاں رونما ہوئیاں سن۔ جدوں پئی فقہیاں تے فریسیاں نے مخالفت نوں آڑے رکھدیاں ہوئیاں یسوع مسیح حیثیت تے رُتے نوں نہ پکھانیا جیہڑا پئی خُدا دی جیوندی تے نوی ہیگل سی۔

خُداوند یسوع مسیح نوں ماریا کُٹیا تے ستایا گیا سی تے اخیرى اوہنوں قتل کر دتا گیا سی۔ تے ستفنس  
 ایتھے یہودی سرداراں نوں ملامت کردا اے پئی تُسی شریعت تے پائی پر اوہدے اُتے عمل نہیں کیتا  
 سی۔ او سارے ای موسی دی شریعت دے اُلٹ سن کیوں جے جو او اُکھدے سن او کردے نہیں سن۔  
 اوہناں دیاں گلاں تے کم صرف وکھاون دی حد تیکر سن۔ کیوں جے اگر او موسی نوں جاندے ہندے  
 تے او ضرور پچھان جاندے پئی ایتھے مثیل موسی اوہناں دے وچکار اے۔ اوہناں دا دھیان صرف اپنی  
 اجاراداری اُتے سی جہنوں او ہر قیمت تے قائم رکھنا چاہندے سن۔ ایویں اوہناں نے ایس شریعت نوں  
 پورا نہیں کیتا سی۔ اوہناں دے نزدیک شریعت توں زیادہ سردار کاہن دے حُکم نوں مننا ضروری سی۔  
 پر صلیب اپنے قبول کرن والیاں نوں بہت اہم سبق دیندی اے تے نجات دی کامل راہ دی نشاندہی  
 کردی اے۔ خُداوند یسوع مسیح بنی نوع انسان دے لئی خُدا دا مقدس اے۔ یسوع مسیح دے وسیلے  
 دے نال انسان دے نال خُدا دا میل ممکن ہويا سے۔ یسوع مسیح نوں انسان دیاں پاپاں دے لئی  
 رو میاں دے ہتھوں صلیب دے دتا گیا سی۔

یسوع مسیح دی پیشی تے سارا مُقدمہ موسی دی شریعت دے بالکل خلاف سی۔ کیوں جے قتل دے  
 مجرم دے نال کدی وی ایویں دا سلوک نہیں کیتا جاندا سی جیویں پئی خُداوند یسوع مسیح دے نال کیتا  
 گیا سی۔ کیوں جے اوہناں دا مقصد ہر حال دے وچ یسوع مسیح نوں صلیب دینا سی۔ ایویں فقہیاں



فریسیاں نے نہ صرف شریعت نوں توڑیا سی سگوں موسی دی نافرمانی وی کیتی سی جہدی رائیں ایہہ شریعت اوہناں نوں ملی سی۔ ایہدے توں وہد کے ایہہ شریعت نوں دیون والے خُدا دی نافرمانی سی۔

ایتھے ستفنس ایس گل دے اُتے زور دتا سی تے اوکاہناں دے اُتے واضح کردا پیا سی پئی او شریعت دے حُکم عدولی کردے پئے نے تے او خُدا دیاں حُکماں نوں نظر انداز کردے پئے سن۔ تے یسوع مسیح دے مُعالے دے وچ اوہناں نے سراسر شریعت دی نافرمانی کیتی سی تے یسوع مسیح نوں مجرم ٹھہرایا سی۔ جدوں ستفنس نے اُگھیا پئی شریعت فرشتیاں دی رائیں دتی گئی تے اوتھے فریسی وی موجود سن جیہڑے فرشتیاں دے اُتے یقین نہیں رکھدے سن تے صدوقی وی سن تے سردار کاہن خاتے کانفا وی اوتھے موجود سن۔ تے ایویں او اوہناں دے نال مخاطب ہویا سی، خندا دے خاندان دے باقی لوکی وی اوتھے موجود سن۔ تے ایہدے نال باقی حاضرین وی ستفنس دیاں گلاں نوں سُن دے پئے سن۔

فقہ تے فریسی تے پہلاں ای یسوع مسیح دے خلاف سن کیوں جے اوہناں دی نظر ہیکل دیاں اعلیٰ کماں نوں کرن دے وچ ای رہندی سی۔ تے جدوں خُداوند یسوع مسیح نے ایہہ اُگھیا سی پئی میں ایس ہیکل نوں سٹ کے تِن دناں دے وچ فیر کھڑا کر دیواں گاتے یہودیاں نوں ایس گل نے اگ لگا دتی سی۔ او چلا اُٹھے پئی جیہڑی ہیکل نوں بناون دے وچ چالی ورے لگے سن اوہنوں ایہہ کیویں تِن دناں دے وچ بنا دیوئے گا؟ پر اصل دے وچ ایہہ خُداوند یسوع مسیح نے اپنے جسم دے بارے اُگھیا سی۔

ستفنس شریعت دی حکم عدولی دے بارے زور دیندیاں ہوئیاں بیان کردا اے پئی فقہی فریسی جیہڑے

اپنے آپ نوں موسی دے ولوں کھڑا کیتا ہویا خیال کردے نے کیویں ایہہ آکھ سکدے نے پئی او

شریعت دے علمبردار نے؟ او پُرانے عہد نامے دیاں نبیاں نوں جاندا سی پئی کیویں اوہناں نے خُدا دی

تابعدری دے وچ رہندیاں ہوئیاں اپنیاں جیتیاں نوں بسر کیتا سی۔ تے او خُدا دی پاک ذات توں

وی واقف سن۔ جدوں پئی فقہی فریسی ایویں دا کردار ادا نہیں کردے پئے سن۔ حالانکہ نبیاں دا کردا

ساریاں لوکاں دے لئی اک نمونہ سی پئی کیویں اوہناں نے اپنی جیتی نوں خُدا دے لئی بسر کیتا سی۔

جدوں پئی سردار کاہن ایویں کرن توں قاصر سن۔ تے اوہناں دے وچوں کوئی وی بندہ ایس طور تے

عمل نہیں دکھاو ندا پیا سی جیویں پئی خُدا اوہناں توں توقع کردا پیا سی۔

حزقی ایل تے یرمیاہ دے زمانے دے وچ وی ایویں ای سی۔ لوکی خُدا توں منحرف ہو گئے سن تے

سارے خُدا توں دُور ہو گئے سن۔ کوئی وی خُدا دی شریعت دے ول نوں دھیان نہیں کردا پیا سی

سگوں اوہناں نے اپنیاں طریقیاں نوں بدل لیا سی۔ یہودیوں نے استفنس دے اُتے ایہہ الزام لگایا سی

پئی اوہنے شریعت دے خلاف بولیا سی۔ پر ہُن استفنس بہت مختصر پر صاف تے جامع لفظاں دے وچ

اوہناں نوں غلط ثابت کردا اے پئی او گردن کش تے دل تے کناں دے نامحتون نے۔ تے او اوہناں

نوں ایس گل دے لئی جھڑکدا اے۔

او پاک روح دی مخالفت دے وچ اپنے باپ دادے دی طرح سن۔ اوہناں دے باپ دادے نے مسیح دے آون توں پہلاں دیاں نبیاں نوں قتل کیتا سی۔ تے ہُن اوہناں نے راستباز مسیح نوں پھڑ کے بے جا قتل کر دتا سی۔ اک قوم ہندییاں ہوئیاں او شریعت اُتے عمل کرن توں قاصر سن۔ تے اعمال ے باب دی ۵۴ آیت دے وچ یوں بیان اے:

جدوں اوہناں نے ایہہ گلاں سُنیاں تے جی وچ سڑ کے اوہدے اُتے دند چتھن لگے۔

فقہیاں فریسیاں نے جدوں ایہہ گلاں سُنیاں تے اوہناں دے دل سڑ گئے۔ ایہہ اوہناں دا رویہ سی جیہڑا ستفنس نوں مار دیوں دے لئی کافی سی۔ تے اعمال ے باب دی ۵۵ آیت ایہہ بیان کردی اے:

پر اوہنے پاک روح دے نال معمور ہو کے آسمان دے ول دھیان نال نظر کردیاں ہوئیاں خُدا دا جلال تے یسوع مسیح نوں خُدا دے سچے پاسے کھلوتا ویکھدیاں ہوئیاں۔

خُدا اپنے جلال نوں اسرائیل دے اُتے بیابان دے وچ ظاہر کردا رہیا اے تے ایہدے علاوہ فرشتیاں دی رائیں وی خُدا نے اپنے جلال نوں اپنیاں لوکاں نوں دکھایا تے اوہناں نوں منور کیتا اے۔ ہُن ستفنس خُدا دے جلال نوں ایویں ویکھدا پیا سی پئی پاک روح دی معموری دے وچ خُدا باپ تے یسوع مسیح نوں خُدا دے سچے پاسے کھلوتا ویکھدا اے۔

فقہیاں تے فریسیاں دی نظر دے وچ خُدا دا جلال صرف ہیکل دے وچ وی دیکھن نوں بلدا اے تے  
 ایہہ اوہناں دی نظر دے وچ گراں قدر سی۔ پر اوہناں نوں ایویں دا جلال دیکھن نوں نہیں ملیا سی  
 جیویں پئی ستفنس اتھے دیکھدا پیا سی۔ اوہناں دا ایویں دا ایمان ای نہیں سی او صرف خُدا دی  
 حضوری نوں ہیکل دے وچ وی توقع کردے سن۔ حالانکہ او جاندے سن پئی خُدا دی حضوری اوہناں  
 دے نال نال اگ تے بدل دے تھمب دی رائیں وی رہی سی۔ ستفنس نے جیہرا جلال دیکھیا سی او  
 آسمان توں نظر آیا سی تے اوہنے براہ راست خُدا دے تخت نوں دیکھیا سی تے ایہہ اجیہا جلال اے جیہڑا  
 انسانی سمجھ توں بہت دُور اے۔ تے ۷۶ آیت دے وچ او ایویں آکھدا اے پئی:

دیکھو میں آسمان نوں کھلیا تے ابنِ آدم نوں خُدا دے سچے پاسے کھلوتا ہویا دیکھدا آں۔

ایہہ گل سُنن والیاں دے لئی بے حد حیران کُن سی اتھے یہودی موسیٰ شریعت دے مطابق لعنت تے  
 برکت نوں نظر انداز کردے پئے سن۔ اوہناں نے خُدا توں برکت حاصل کرن دے راز نوں کھودتا  
 سی تے شریعت دی حقیقی معنیاں نوں ترک کر دتا سی۔

ابنِ آدمِ یسوع مسیحِ ناصری اے جنہوں صلیب دتا گیا سی تے فیر اوتھے دیہاڑے مُردیاں دے وچوں جی  
 اُٹھیا سی تے آسمان اُتے چلا گیا سی۔ او اصل وچ گلیلی سی پر کیوں جے ناصرت وچ رہیا سی ایس لئی  
 اوہنوں ناصری آکھیا جاندا سی۔ یسوع مسیح دے نال نال اوہدا لقبِ ناصری وی یہودیوں دے لئی کشمکش

بنیا ہويا سی۔ ایویں بہت ساریاں گلاں سن جنناں نوں یسوع مسیح دے خلاف اوہناں فقہیاں تے فریسیاں نے گواہی دے طور تے پیش کیتا سی تے ایہناں نوں ای اوہدے خلاف مُقدمے دے وچ ورتیا وی سی۔ تے فیر او ایہہ آکھدیاں ہوئیاں یسوع مسیح دا انکار کردے پئے سن پئی کیہ ناصرت دے وچوں وی کوئی چنگی شے نکل سکدی اے؟

فقہیاں تے فریسیاں دی نظر دے وچ یسوع مسیح کسے و طرح دے نال برکت دا پیش خیمہ نہیں سی۔ اوہناں نے ہر اک گل دے وچ یسوع مسیح دی مخالفت کیتی سی تے ایہتھوں تیکر پئی اوہنوں صلیب دے وچ ویسی۔ اعمال دی کتاب دے وچ ایہہ بیان کیتا گیا سی پئی یسوع مسیح خُدا دے سچے پاسے کھلوتا ہويا سی۔ ایہہ آیت وضاحت دے نال خُداوند یسوع مسیح دی برتری تے اوہدی افضلیت نوں ظاہر کردی اے۔ کیوں جے ایہہ بیا کیتا گیا اے پئی او خُدا دے سچے پاسے کھلوتا ہويا سی تے ایہہ بہت ای اعزاز دی گل سی۔ تے علمِ الہی دے مطابق خُداوند یسوع مسیح تثلیث دا دو جا رکن اے۔ بنی نوع انسان دی نجات دے لئی او درمیانی اے۔ ایویں خُداوند یسوع مسیح دے جلال نوں انکار نہیں کیتا جاسکدا اے۔ جے اسی ایہدے اُتے دھیان کریئے تے سانوں بہت سارے سوال ویکھن نوں ملدے نے۔ ایس آیت دے وچ کوئی وجہ بیان نہیں کیتی گئی اے پئی او کیویں کھلوتا ہويا سی۔ جے اسی چلیئے تے ایہدے اُتے کئی سو ورقیاں نوں لکھیا جاسکدا اے۔ پر ایویں دے لئی سوال وی خُداوند یسوع مسیح دے جلال

نوں گھٹ نہیں کرسکدے نے۔ تے ایسدے نال نال سانوں ایسہ پتہ وی لگدا اے پئی او سردار کاہن  
 اے تے او اجھے مپقام اُتے کھلوتا اے جمدے بارے سوچدیاں ہوئیاں وی انسانی عقل دنگ رہ جاندى  
 اے۔ او تشلیٹ دے دوجے رُکن تے خُدا دا قدوس ہون دے ناطے او تھے کھلوتا ہويا سی۔ او اوہناں  
 ساریاں کاہناں توں وہڈا سی جیہڑی ایس زمین اُتے اپنے نفع دے لئی کمانت دا ڈھنڈورا پٹدے پئے  
 سن۔ ستفنس وی خُدا دے جلال نوں ویکھدا پیا سی تے ایویں کردیاں ہوئیاں اوہنوں زرا وی دوجیاں  
 دی پروا نہیں سی۔ اعمال ۷ باب دی ۷۵ تے ۵۸ آیت دے وچ ایویں لکھیا ہويا اے:

پر اوہناں نے بڑے زور دے نال چلاوندیاں ہوئیاں اپنیاں کناں نوں بند کر لیا تے اک دل ہو کے  
 اوہدے جھپٹے تے شہر توں باہر لے جا کے سنگسار کرن لگے تے گواہاں نے اپنے کپڑے ساؤل نال اک  
 جوان دے پیراں کول رکھ دتے۔

ایتھے سانوں فقہیاں تے فریسیاں دا اک حیران کُن رویہ ویکھن نوں بلدا پیا اے۔ صدر عدالت دیاں  
 اکثر مُقد میاں دے وچ اسی ویکھدے آں پئی گواہاں دی بڑی اہمیت ہندی اے۔ ہوسکدا اے پئی ایس  
 مُقدے دے وچ وی دو یا تِن گواہاں نوں پیش کیتا گیا ہوئے تاں پئی او اوہدے جُرم نوں بیان کرن۔  
 تاں پئی ستفنس نوں جُرم قرار دتا جاوئے تے اوہنوں سنگسار کیتا جاوئے۔

گواہاں نوں پیش کرن دا اک طریقہ کار ہندا سی تاں پئی ہر ممکن طور تے مجرم نوں سزا توں بچا لیا جاوے۔ پہلاں اک گواہ نوں پیش کیتا جاندا سی تے اوہدی گواہی نوں پرکھیا جاندا سی پئی اوہدی گواہی دے وچ رکھوں تیکر حقیقت اے۔ تے فیر دوجے گواہ نوں پیش کیتا جاندا سی۔ خداوند یسوع مسیح دیاں پیشیاں دے دوران وی ایویں دیاں گواہاں نوں ای پیش کیتا گیا سی۔ سنگسار کرن دی سزا وی قتل کرن دے برابر سی تے ایویں ہندا سی پئی مجرم اپنی جان توں ہتھ دھو بیٹھدا سی۔ تے سفتنس دے نال وی اسی ویکھدے آں پئی اوہنوں سنگسار کیتا گیا تے مار دتا گیا سی۔ پر سفتنس ویکھدا اے پئی یسوع مسیح خدا دے سبے پاسے کھلوتا اے جدوں تیکر پئی خدا اوہدیاں ویریاں نوں اوہدے پیراں ہیٹھاں دی چوکی نہیں کردیندا اے۔ ایہہ خُو شجبری دا زمانہ سی جدوں خدا نے ایہہ موقع دتا سی بنی اسرائیل دے علاوہ دوجیاں قوماں تیکر وی نجات دی خُو شجبری پہنچے۔

سفتنس دی سزا دے پچھے اک مقدمہ تیار کیتا گیا سی تے اوہدے اُتے ایہہ الزام لگایا گیا سی پئی اوہنے ہیکل دے ماحول نوں خراب کرن دی کوشش کیتی سی۔ یا ایویں آکھیا جاسکدا اے پئی اوہنے ہیکل دے تقدس نوں پائمال کیتا اے کیوں جے فقہیاں فریسیاں دی نظر دے وچ ہیکل دے وچ خدا دی حضوری موجود سی۔ جدوں پئی سفتنس اوہناں نوں ایہہ آکھدا پیا سی پئی نبیاں دی تاریخ توں ایہہ پتہ لگدا اے پئی خدا اپنیاں لوکاں دے اُتے مختلف موقعیاں تے تھواواں وچ ظاہر ہندا رہیا اے۔ تے او کسے خاص

تھاں یا ویلے دا پابند نہیں اے۔ تے ایہدے توں وہد کے ایہہ پئی ایہہ ہیکل جیہڑی شخصیت دا عکس اے او تے آپ ایس دُنیا سے وچ اوہناں دے وچکار موجود اے، یعنی یسوع مسیح۔

ایویں یہودی سردار کاہناں نے ایس گل نوں ستفنس دا قصور قرار دیندیاں ہوئیاں اوہنوں مجرم ٹھہرایا سی۔ حالانکہ او صاحبِ علم تے صاحبِ عقل انسان سی تے او کیویں یہوواہ خُدا دی تکفیر کر سکدا سی؟ تاں وی ستفنس دے خلاف ایہہ مقدمہ سی پئی اوہنے خُداوند یسوع مسیح نوں فضیلت دیندیاں ہوئیاں ہیکل دی شان وچ گستاخی کیتی سی۔ یسعیاہ دی کتاب دے وچ یسوع مسیح نوں راستباز بیان کیتا گیا سی۔ تے ایتھے اسی ویکھدے آں پئی گواہاں نے اپنیاں کپڑیاں نوں اُتار کے ساؤل دیاں پیراں کول رکھیا تے ستفنس نوں سنگسار کیتا۔ تے اگلیاں کجھ باباں دے وچ اسی ویکھاں گے پئی ساؤل اک اہم شخصیت دے طور تے سامنے آوئے گا۔ ایہہ ای ساؤل جیہڑا مسیحاں دا ویری سی ایہہ بنیامین دے قبیلے دے نال تعلق رکھدا سی۔ اسرائیل دا پہلا بادشاہ ساؤل وی بنیامین دے قبیلے دے وچوں ای سی۔ پر ایہہ دونویں ای بندے تاریخ دے اعتبار دے نال اک دوجے توں مختلف سن۔ تے ایہناں دونواں دی تاریخ دے وچ کئی وریاں دا فرق سی۔ ایتھے جیہڑے ساؤل دا ذکر کیتا گیا اے او گملی ایل دا شاگرد سی۔ تے گملی ایل دے شہر دے وچ ای ایہہ سنگسار کرن دا واقعہ پیش آیا اے۔



اگلیاں کجھ باباں دے وچ اسی ویکھاں گے پئی ساؤل بڑا غصے والا بندہ اے تے او مسیجیاں نوں ماردا کُندا تے اوہناں نوں ستاوند اے۔ ایہناں دناں دے وچ کجھ لوکی سن جیہڑے یروشلیم دی ساکھ نوں ٹھیک رکھن دے لئی ایویں دیاں کماں نوں کردے سن۔ تے اعمال ے باب دی ۶۰ آیت دے وچ ایویں لکھیا ہويا اے:

پس ایہہ ستفنس نوں سنگسار کردے پئے تے او ایہہ اکھدیاں ہوئیاں دُعا کردا رہیا پئی اے خُداوند یسوع میری روح نوں قبول کر۔

سارے لوکی ستفنس نوں سنگسار کردے پئے سن تے ساؤل اوہدے قتل تے راضی سی۔ ستفنس ایہہ دُعا کردا پیا سی پئی اے خُداوند یسوع میری روح نوں قبول کر۔ ایویں دی دُعا اسی کجھ زبوراں دے وچوں وی ویکھدے آں۔ جتھے بنی نوع انسان دا خُدا دے نال روحانی تعلق بیان کیتا گیا اے۔ ستفنس وی ایس دُعا دے وچ خُدا دے اُتے اپنے کامل بھروسے نوں بیان کردیاں ہوئیاں اپنی روح نوں اوہدیاں ہتھاں دے وچ سو پیدا اے۔

ایویں دے ای لفظ سانوں خُداوند یسوع مسیح دی زبان توں وی ویکھن نوں بلدے نے جدوں یسوع مسیح صلیب اُتے سی تے اوہنے ایہہ الفاظ لکھے سن پئی اے باپ میں اپنی روح نوں تیریاں ہتھاں دے وچ سو پیدا آں۔ تے جتھے اسی ویکھدے آں پئی ستفنس ایہہ گواہی دیندا اے پئی میں آسمان نوں

کھلیا تے ابنِ آدمِ نوں خُدا دے سبجے پاسے کھلوتا ہویا ویکھدا آں۔ تے ایہدے نال اوہناں لوکاں نے  
اوہدی کوئی ہور گل نوں سُنن توں انکار کر دتا تے اپنے گلے پھاڑ پھاڑ کے اوہدے تے چلاون لگے تے  
اوہنوں گھسیٹ کے شہر توں باہر لے گئے تے سنگسار کر دتا۔ اعمال ۷ باب دی ۶۹ آیت دے وچ  
ایویں بیان اے:

فیر اوہنے گھٹنے ٹیکے تے بڑی آواز دے نال پُکاریا پئی اے خُداوند! ایہہ پاپ ایہناں دے ذمے نہ لگاتے  
ایہہ آکھ کے سو گیا۔

بھاریں جے اوہنوں دُکھ دتا جاندا پیا سی پر او فیر وی مُطمئن سی۔ کیوں جے او اپنی آئندہ جیاتی دے  
بارے خوش سی پئی او اپنے خُدا باپ دے کول جاندا پیا اے۔ تے اسی پڑھدے آں پئی جدوں اوہنے  
اپنا وعظ شروع کیتا سی تے اوس ویلے وی اوہدا چہرہ فرشتے دی وانگر سی۔ یعنی اوہدے دل دے وچ  
کوئی افسوس یا شرمندگی نہیں سی سگوں او اطمینان دے نال بھریا ہویا سی۔

زکریا دی کتاب دے وچ پیشنگوئی پائی جاندی اے جہدے وچ یسوع مسیح نوں ہیگل دا دروازہ آکھیا گیا  
اے۔ تے اسی ایہہ پہلاں وی سکھ چکے آں پئی ہیگل یسوع مسیح دا عکس اے تے یسوع مسیح حقیقت  
اے۔ مکابین دی کتاب تے پُرانے عہد نامے دیاں کتاباں دے وچ روحانی شیواں نوں یسوع مسیح دے  
عکس دے طور تے بیان کیتا گیا اے تے یسوع مسیح آپ حقیقت اے۔

جدوں لوکی اوہنوں سنگسار کردے پئے سن تے او اوہناں دے لئی مُعافی دی دُعا منگیا پیا سی تاں پئی  
خُدا اوہناں دے اُتے اپنے غضب نوں نازل نہ کرے۔ ایویں دی دُعا کرنا کوئی معمولی گل نہیں سی پئی  
اپنے جان لین والیاں دے لئی مُعافی دی دُعا کیتی جاوے۔ تاں وی ابتدائی کلیسیا دے لئی ایہہ دُعا اک  
نمونہ رکھدی سی پئی اوہنے کنا دُکھ برداشت کیتا سی پر تاں وی او اپنے ایمان توں نہیں پھریا سی۔

تے دُعا کرن دے بعد اسی ویکھدے آں پئی لکھیا اے پئی او سو گیا۔ نویں عہد نامے دے وچ جدوں  
موت دی تھال تے لفظ سونا ورتیا جاندا اے تے ایہدا اشارہ روح دے ول نہیں سگوں جسم دے ول  
نوں اے۔ موت دے ویلے ایماندار دی روح خُدا دے کول چلی جاندی اے تے اوہدا جسم سو جاندا  
اے۔ عام حالات دے وچ یہودیوں نوں موت دی سزا دے اُتے عمل کرن دی اجازت نہیں سی۔  
ایہہ حق رومیوں دے لئی مخصوص سی۔ پر جدوں ہیکل نوں خطرہ ہندا سی تے رومی ایس حکم دے وچ  
رعایت کردے سن۔ ستفنس دے اُتے ہیکل دے خلاف بولن دا بے بُنیاد الزام سی۔ یسوع مسیح دے  
اُتے وی ایویں دا ای الزام لگایا گیا سی پر اوس ویلے دیاں گواہاں دیاں بیاناں دے وچ تضاد پایا جاندا سی۔

اعمال ۸ باب دی آیت دے وچ لکھیا ہویا اے:

تے ساؤل اوہدے قتل اُتے راضی سی اوس ای دن اوس کلیسیا اُتے جیہڑی یروشلیم دے وچ سی بڑا ظلم  
برپا ہویا تے رسولاں دے سوا سارے لوکی یہودیہ تے سامریہ ول نوں پھیل گئے۔

یروشلم دے وچ ہون والا ایہہ ظلم خاص طور تے اوہناں مسیحیاں دے اُتے ہو یا سی جیہڑے یہودی  
توں مسیحی ہوئے سن تے عبرانی مائل یہودی سن۔ ایہدے نال نال آسے پاسے دیاں علاقیاں دے وچ  
وی مسیحیاں اُتے سختیاں ہندیان پئیاں سن۔ رسولاں دے وچ بہتے عبرانی مائل یہودی سن جنہاں نے  
یسوع مسیح نوں نجات دہندہ قبول کر لیا سی۔ تے ساؤل دے بارے ایہہ لکھیا اے پئی اوہنے گھر گھر جا  
کے مسیحیاں نوں باہر کڈھ کے ماریا تے کُٹیا سی۔

ستفنس دی کہان دا بیان ستویں باب دے وچوں ملدا اے تے ایتھے ای کلیسیا دی ایذا رسانی دا دور  
شروع ہو گیا سی۔ لوکاں نوں کلام سُناون دے نال نال ریلیف فنڈ دی تقسیم دی خدمت وی پھلدار  
سی۔ ایویں کلیسیا دے وچ ہر قسم دیاں لوکاں نوں ایہناں اذیتاں دا سامنا کرنا پیا سی۔ جدوں کلیسیا  
دے اُتے ظلم شروع ہو یا سی تے رسول او تھوں یہودیہ تے سامریہ ول پراگندہ ہو گئے سن۔ ایس ایذا  
رسانی دے وچ خُداوند یسوع مسیح دی او گل پوری ہون نوں جاندی پئی سی یروشلم تو شروع کر کے  
یہودیہ تے سامریہ سگوں زمین دی انتہا تیکر لوک میرے گواہ ہون گے۔ ایویں خُدا دا ایہہ منصوبہ  
سی پئی جدوں او یروشلم توں نکل کے دوجیاں شہراں دے ول نوں جاوون تے جتھے جتھے او جاوون گے  
او خُو شخبری دے کم نوں پورا کرن گے۔

خُدا دا پاک روح ساؤل نوں مُتعارف کرواندا اے جدوں اوہدے اندر مسیحیت دے خلاف زبردست کشمکش جاری سی۔ مسیحیاں دے ایس دُشمن دے دن گئے جا چکے سن کیوں جے بہت ای جلد خُدا دا روح اوہنوں اپنے کم دے لئی ورتن والا سی۔

ساؤل ستفنس دے قتل تے بہت راضی سی تے مسیحیاں نوں ستاون دے لئی ساؤ ساریاں توں اگے سی۔ ستفنس دی موت دے نال ای مسیحیاں دے اُتے ظُلم دے بُوہے کھل گئے سن تے کلیسیا دے وچ دُکھاں دا دور شروع ہو گیا سی۔ اعمال ۸ باب دی ۲ تے ۳ آیت دے وچ ایویں بیان اے:

تے دیندار لوک ستفنس نوں دفن کرن دے لئی لے گئے تے اوہدے اُتے بڑا ماتم کیتا تے ساؤل کلیسیا نوں ایویں تباہ کردا رہیا پئی گھر گھر گھس کے مرداں تے عورتاں نوں گھسیٹ کے قید کرواندا سی۔

ساؤل بڑا کارنامہ کرن جاندا پیا سی تے اوہنے ایہہ اپنے ذمے لگایا سی پئی او مسیح یسوع دیاں پیروکاراں نوں تباہ و برباد کر کے ای چھڈے گا۔ اوہنے ایس وہڈے کم دے لئی باقاعدہ طور تے یہودی سرداراں کولوں چٹھی لئی ہوئی سی۔ مطلب ایہہ پئی یہودی سرداراں دی اجازت دے نال او ایہناں کماں نوں کردا پیا سی۔ اوہنے اک چنگے یہودی ہون دا ثبوت دیوں دے لئی ایس کم نوں شروع کر لیا سی۔

دراصل ساؤل پُرانے عہد نامے دیاں نبیاں جیویں پئی یرمیاہ تے یسعیاہ دیاں حُکماں دی حفاظت دے  
لئی ایہناں کماں نوں کردا پیا سی۔ کیوں جے او مسیحیاں نوں ناصریاں دا بدعتی فرقہ قرار دے پھلے سن۔  
تے فیر گھر گھر گھس کے او کلیسیا نوں مارن کٹن لگیا سی۔ اوہنے بندیاں تے بُڈیاں نوں ماریا سی تے  
اوہناں نوں جیل وچ پایا سی۔ جیل وچ پانا اینا پیہڑا نہیں اے جہنا پئی اوہناں نوں مارنا کٹنا اے۔

ایہناں ایذا رسائیاں دا زیادہ تر زور یروشلیم دے وچ ای سی کیوں جے صدر عدالت والیاں دا ایہہ مرکز  
سی تے اوہناں نوں پوری کوشش کیتی پئی او کلیسیا نوں یروشلیم دے وچوں باہر کڈھ دیوں۔ یہودی  
سردار مسیحیاں توں ڈاڈھی نفرت کردے سن تے اوہناں دناں وچ او تھے اک ہور فرقہ پایا جاندا سی  
جنوں ہیرودیاں دا فرقہ آگھیا جاندا سی۔ یہودی سردار کاہن اوہناں دے بے حد خلاف سن، خاص طور  
تے مسیحیاں دے۔ تے ایویں یروشلیم توں ایہناں ایذا رسائیاں دا آغاز ہویا سی۔

یہودیوں دا ایہہ منصوبہ سی پئی شریعت دا نفاذ جاری رہے تے ایہدیاں حُکماں نوں اوہناں دی مرضی  
دے مطابق منیا جاوے۔ ہیرودیاں، زیلو تیسیاں تے دے علاوہ وی بہت سارے فرقے سن جیہڑے  
یہودیوں دے وچ پائے جاندے سن۔ بھاویں جے شریعت دیاں بہت ساریاں گلاں دے وچ اوہناں  
دے درمیان اختلاف پایا جاندا سی پر او آپس وچ اپنے سخت نہیں سن پئی اک دوجے نوں قتل کرن  
تیکر چلے جاوے جیویں پئی اوہناں نے مسیحیاں دے نال کیتا سی۔

ساؤل نے جیہڑے کم نوں اپنے ذمے لیا سی او یسوع مسیح ناصری دی ساری تعلیم نوں اسرائیل وچوں

مُکاوناسی۔ او یسوع مسیح نوں قبول کرن والیاں توں نفرت کردا سی ایس لئی اوہناں نوں گھسیٹ

گھسیٹ کے گھراں توں باہر لیاوندا سی تے ماردا سی۔ مسیحی یسوع مسیح دے صلیبی موت دے بارے

گل کردے سن تے ایہدے لئی ایہناں عدالت والیاں نوں ذمہ دار ٹھہراوندے سن۔ پر ایہتھے ستفنس

یسوع مسیح نوں خُدا دے سچے پاسے کھلوتا ہویا دکھالی دیندا اے۔ ساؤل نے ایس ایذا رسانی دی بُنیاد

رکھی سی جدوں پئی ستفنس خُدا دے کول جا چکیا سی تے ساری یہودی یروشلیم توں تتر بتر ہو چکے سن

تے دو جیاں شہراں ول نوں رُخ کر چکے سن۔ رسولاں دے علاوہ سارے لوکی جان بچاون دے لئی

دو جیاں شہراں نوں چلے گئے سن صرف رسول ای شہر دے وچ رہے سن۔ ستفنس دے قتل دے بعد

یہودی ایس تاڑ وچ سن پئی ہُن کیویں مسیحیاں نوں باہر کڈھ کے اوہناں نوں ماریا جاوئے۔

او دیندار لوکی جنناں نے ستفنس نوں دفن کیتا سی اوہناں دے بارے زیادہ بیان نہیں کیتا گیا اے پر

ایہہ او لوک سن جیہڑے اہے شہر وچ ای سن۔ یا ہو سکدا اے پئی ایہہ او خُدا ترس یہودی سن جنناں

نے اوہنوں لائق طور تے دفن کیتا سی۔ اعمال ۸ باب دی ۴ آیت دے وچ ایویں لکھیا ہویا اے:

تے جیہڑے کھلر گئے سن او خُدا دے کلام دی خُو شخبری دیندے پھرے۔

ایویں ایس ایڈارسانی دا نتیجہ کنا چرگا نکلیا پئی او جتھے وی گئے خُدا دے پاک کلام نوں سُناوندے گئے۔  
 جمدے باعث بہت ساریاں لوکاں نے خُداوند یسوع مسیح دے بارے جانیا تے اوہنوں اپنا نجات دیون  
 والا قبول کیتا۔ کرنتھیوں دے نال لکھے گئے پہلے خط دے وچ ایس گل دے اُتے زور دتا گیا اے پئی  
 اسی جتھے وی جائے پاک کلام دی مُنادی کریے۔ تے ایہدے وچ کوئی شک نہیں پئی خُدا وی ساڈے  
 توں ایہہ ای چاہندا اے پئی اسی جتھے جائے ساڈیاں جیتیاں توں خُدا دا ناں عزت تے جلال پائے۔  
 تے خُدا اپنے کلام دی رائیں بہت ساریاں جیتیاں نوں بدلے تے لوکی نجات پاون۔ ایہدے نال ساڈا  
 نظریہ حیات بدل جاوے گا تے ساڈا کردار تبدیل ہو جاوے گا۔ ایویں ساڈیاں جیتیاں مسیح دی طرح  
 ہو جاوون گییاں۔

ایویں او جتھے وی گئے اوہناں نے خُداوند نوں ایہہ ای آکھیا پئی میں حاضر آں۔ ایویں اوہناں نے خُدا  
 دے پاک کلام دی مُنادی دے کم نوں کیتا سی۔ یاد رکھو پئی ایویں کردیاں ہوئیاں حالات بدل جاندے  
 نے تے مسئلے حل ہو جاندے نے تے ساریاں توں وہد کے ایہہ پئی خُداوند خُدا دی قُربت نصیب ہندی  
 اے۔ اعمال ۸ باب دی ۵ آیت دے وچ ایویں لکھیا ہو یا اے:

تے فلپس شہر سامریہ دے وچ جا کے لوکاں دے وچ مسیح دی مُنادی کرن لگا۔



فلپس دے بارے ایتھے بیان اے پئی او سامریہ دے وچ چلا گیا تے او خُو شخبری دی مُنادی کرن لگیا۔ اسی ویکھدے آں پئی ایذا سائیاں دے بعد مسیح داناں زیادہ لیا جاون لگیا سی۔ کیوں بے ابے تیکر زیادہ تر لوکی ایہہ ای خیال کردے سن پئی مسیح بے آون والا اے۔ جیویں پئی اسی یوحنا دی انجیل دے چوتھے باب دے وچ ویکھدے آں پئی سامری عورت یسوع مسیح دے نال گل کردیاں ہوئیاں اُھدی اے پئی مسیح تے آون والا اے۔ ایس لئی ایہہ ثابت کرن دے لئی پئی مسیح آچکيا اے او مسیح دے نال توں مُنادی کردے سن۔

سامریہ بنی اسرائیل دی شمالی سلطنت دا دارالخلافہ سی۔ داؤد تے فری سُلیمان بادشاہ نے سامریہ نوں مکروہات توں پاک رکھن دے لئی تے ایہنوں جیوندے خُدا دے لئی مخصوص کرن تے زور دتا سی۔ تے اسی جاندے آں پئی سُلیمان دے بعد سلطنت دو حصیاں دے وچ تقسیم ہو گئی سی۔ تے رجعام اسرائیل دی جنوبی سلطنت دا پہلا بادشاہ سی تے ایہناں دا مرکز یروشلیم سی۔ سُلیمان دے بعد رجعام نے جنوبی سلطنت اُتے بادشاہت دا آغاز کیتا سی۔ او وی اپنی تکنیکی قابلیت دے وچ ماہر سی۔ تے یربعام اسرائیل دی جنوبی سلطنت دا بادشاہ بنیا سی۔ جنوبی سلطنت دا مرکز یروشلیم سی ایس لئی یروشلیم دے کواڑے رجعام دے اختیار دے وچ آوندے سن۔ تاں وی باقی دے دس قبیلے وی تہواراں دیاں موقعیاں تے اپنیاں قُربانیاں چرھاون دے لئی یروشلیم دے وچ ای آوندے سن۔ یربعام بھاویں بے

بادشاہ بن گیا سی پر اوہدے نال خُدا دا ہتھ نہیں سی۔ تے اوہدی تقریری خُدا دی مرضی دے مُطابق  
 نہیں ہوئی سی۔ تے سردار کاہن جنوبی سلطنت دے وچوں ای ہندا سی۔ تے ہیگل دا انتظام جنوبی  
 سلطنت دے کول ای ہندا سی۔ شمالی سلطنت دے زیادہ تر بادشاہ بُت پرست سن تے او خُدا دیاں  
 راہواں توں باغی سن ایس لئی خُدا اوہناں توں خفا ہویا تے اوہناں نوں اسوریاں دے ہتھوں برباد کر دتا  
 سی۔ جدوں اسوریاں نے ایہناں دس قبیلیاں نوں پراگندہ کیتا تے او تتر بتر ہو کے اسوریاں دیاں  
 علاقیاں دے وچ وسن لگے۔ ایس شمالی سلطنت دا درالخلافہ سامریہ ہندا سی۔ سامریہ دے وچ بہت  
 سارے غیر قوم لوکی وی رہندے سن تے ایویں ایہہ غیر قوم لوکی حکومت دے وچ وی شامل رہے  
 سن۔ شمالی سلطنت نے اسوریاں دیاں پالیسیاں اختیار کیتیاں تے باہجوں ایہناں دے سببوں اوہناں نے  
 اسوریاں دے ہتھوں نُقصان وی اُٹھایا سی تے تباہ ہوئے۔

اسرائیل دی جنوبی سلطنت دے بارے اسی ایہہ پڑھدے آں پئی اوہناں نوں بابلی قوم دے ہتھوں زوال  
 آیا سی۔ بابل اوہناں نوں اسیر کر کے لے گیا سی تے ایہدے بعد اک واری فیر بارہ قبیلیاں دی اک  
 متحدہ سلطنت وجود دے وچ آئی سی۔ تے اوہناں نے نوئے سرے توں ہیگل تے یروشلیم دی فصیل دی  
 بنیاد رکھی سی۔

اسرائیل دی شمالی سلطنت ۷۲۲ ق م دے وچ اسوریاں دے ہتھوں برباد ہوئی تے ۵۸۶ ق م دے وچ بابلیاں دے ہتھوں اسرائیل دی جنوبی سلطنت تباہ ہوئی سی۔

بابلی اسیری دے بعد جیہڑے یہودی واپس آئے سن او بڑی وہدی تعداد وچ سن تے اوہناں نے واپس آ کے شمالی تے جنوبی سلطنت نہیں بنائی سگوں او اک ای سلطنت یہودی اکھوائے۔ اوہناں نے ہیبرکل تے یروشلیم دی فصیل نوں دوبارہ تعمیر کیتا۔ چوتھی صدی ق م دے وچ سارے باہل دے وچ اسیر یہودیاں نوں واپس جاوَن دا حکم دتا گیا سی تے اوہناں نوں ایہہ حکم دتا گیا سی پئی او ہیبرکل نوں تعمیر کرن۔ تے ایہدے بعد ہولی ہولی شمالی سلطنت دے اسیر وی واپس آنا شروع ہو گئے سن تے فیراک متحدہ سلطنت وجود دے وچ آئی سی۔

سامری لوک کیوں بے صرف موسیٰ دی شریعت نوں ای منندے سن تے ایہدے اُتے ای عمل کردے سن۔ پر یہودی ایہناں نوں پسند نہیں کر سے سن کیوں بے او مخلوط نسل سن۔ ایویں سامریہ دے وجود دے تعلق دے نال دو گلاں نے جہناں نوں بیان کیتا گیا اے۔ اک تے ایہہ شمالی سلطنت دا دارالخلافہ سی تے ایتھے خالص یہودی نہیں رہندے سن سگوں ایہناں نے غیر قوم دے نال شادیاں کیتیاں ہوئیاں سن ایس لئی ایتھے مخلوط النسل یہودی پائے جاندے سن۔ تاں وی ایتھے اسیری دے بعد ایہدا زور بہتا ویکھن نوں بلدا اے۔ کیوں بے جدوں بنی اسرائیل لوکی اسری سن تے اوہناں نے

بہت ساریاں غیر قوم عورتاں دے نال ویاہ کر لئے سن تے ایویں اسرائیل دے وچ مخلوط النسل دا رواج پیا سی۔ تے ایہہ رواج اسیری دے بعد بہتا ویکھن نوں ملدا اے۔ تے ایہناں اسرائیلی کڑیاں مُنڈیاں دے غیر قوم کڑیاں مُنڈیاں دے نال ویاہ کرن دے نال ای ایہہ اک مخلوط نسل وجود دے وچ آئی سی، تے سامری ایہناں دے وچوں ای سن۔

اسی ویکھدے آں پئی ایہہ سامری نسل یسوع مسیح دے زمانے دے وچ وی سی۔ یوحنا دی انجیل دے چوتھے باب دے وچ اسی ویکھدے آں پئی اک سامری عورت دی جمدے نال یسوع گلاں کردا پیا سی۔ جدوں پئی یہودی سردار کاہن سامریاں توں بہت کتر اوندے سن تے اوہناں دے نال کسے وی قسم دا میل جول رکھنا پسند نہیں کردے سن۔ صرف سردار کاہن ای نہیں سگول عام یہودی وی اوہناں توں سخت نفرت کردے سن۔ اسی گل نوں سامری وی سمجھدے تے جاندے سن تے یہودی نسلی اعتبار دے نال اوہناں توں بہتر سن۔ انجیل دے وچ اسی نیک سامری دی مثال نوں پڑھدے آں تے جاندے آں پئی یہودی سامریاں نال تعلق نہیں رکھدے سن۔ اسی ویکھدے آں پئی سامری وی یسوع مسیح نوں اڈیکدے پئے سن کیوں جے او وی نبیاں نوں اپنے باپ دادا ای شمار کردے سن۔ تے ایہناں ای پیشن گوئیاں دے اُتے ایمان رکھدے سن جنہاں دے اُتے یہودی رکھدے سن۔ استشنا دیکتاب دے وچ موجود پیشن گوئی دے اُتے سامری وی ایمان رکھدے سن پئی موسیٰ دی مانند اک نبی آئے گا

تے ایہدے ای بارے اوس سامری عورت نے وی یعقوب دے کھوہ تے یسوع مسیح دے نال بیان  
کیتا سی پئی او مثیلِ موسیٰ نوں اڈیکدے پئے نے۔

یسوع مسیح او ای شخصیت اے جمدے بارے استثنائی کتاب دے وچ ایہہ پیشن گوئی پائی جاندی  
اے۔ نسلی اعتبار دے نال او موسیٰ دیاں بھائیاں دے وچوں سی۔ اپنیاں عجیب کماں تے معجزیاں دے  
وچ اوہنے مُردیاں نوں جیوندہ کیتا سی، انھیاں نوں یینا کیتا سی، قیدیاں نوں رہائی دتی سی تے بیماریاں  
دے وچ پھسیاں ہوئیاں نوں آزاد کیتا سی۔ تے ساریاں توں وہد کے اوہنے ہمیشہ دے آرام دی تکمیل  
دے لئی کم کیتا سی تے ایہدی خُو شخبری نوں ہر اک نوں دتا سی۔ تے اپنے فضل دے وسیلے دے نال  
غیر قوماں نوں وی ایہدے وچ شامل کیتا سی۔ تے اعمال ۸ باب دی ۶ توں ۸ آیت دے وچ ایویں  
لکھیا ہويا اے:

تے جہناں معجزیاں نوں فلپس وکھاوند اسی لوکاں نے اوہناں نوں سُن کے تے ویکھ کے اتفاق کردیاں  
ہوئیاں اوہدیاں گلاں دے اُتے جی لگایا سی۔ کیوں جے بہتیریاں لوکاں دے وچوں ناپاک روحاں بڑی  
آواز دے نال چلا چلا کے نکل گئیاں تے بہت سارے مفلوج تے لنگڑے چنگے کیتے گئے سن تے اوس  
شہر دے وچ بڑی خُوشی ہوئی سی۔

ایتھے فیر یسوع مسیح دی شفائیہ خدمت دا آغاز ہندا اے۔ جیویں خداوند یسوع مسیح بیماراں نوں شفا  
 دیندا اے تے اوہناں نوں چنگیاں کردا اے ایویں ای فلپس نے وی بہت معجزے دکھائے سن تے  
 لوکاں نے اوہدے ول نوں دھیان کیتا سی۔ لوکاں دے وچوں ناپاک روحاں نکلدیاں پئیاں سن،  
 خُوشخبری سُنائی گئی سی تے لوکاں نے یسوع مسیح نوں قبول کیتا سی۔ ایویں خداوند یسوع مسیح دی  
 قُدرت دیاں ایہناں معجزیاں دے نال تاریخ دے وچ اک نواں باب رقم ہویا سی۔ تے ہر اک خاص تے  
 عام نے یسوع مسیح دی قُدرت نوں جانیا سی۔ ایہہ ای خدمت ہُن یسوع مسیح دیاں حواریاں دے وسیلے  
 دے نال پُوری ہندی پئی سی۔ ایویں اسی دیکھدے آں پئی بدروحاں رولا پاوندیاں ہوئیاں نسدیاں نے،  
 بہت سارے مفلوج چنگے کیتے جاندے پئے نے۔ لوکاں دی خُوشی نے اک واری فیر سکوت نوں توڑیا  
 سی ایذا رسائی دے بعد لوکاں دے وچ بدروحاں تے بیماریاں توں شفا پاون دے بعد خُوشی دی لہر دوڑی  
 سی۔

پُرانے عہد نامے دیاں نبوتوں پُوریاں ہوئیاں سن تے لوکی شفا پاوندے پئے سن۔ قیدیاں نوں رہائی ملی  
 تے غریباں نوں خُوشخبری سُنائی گئی سی۔ ایہہ ضرورت منداں دی داد رسی دا دور سی تے ایہہ اوہناں  
 دے لئی مُعافی تے بحالی دے نال خُوشی دا دور سی۔ لوکی اپنیاں پریشانیاں دُور ہون دی وجہ توں بے  
 حد خُوش سن۔ پُورے شہر دے وچ خُوشی دا سماں سی تے ایہہ خُوشی کوئی عام خُوشی نہیں سی۔ ایہناں

معجزیاں تے مُنادی دا مقصد لوکاں نوں یہودیت توں مسیحیت دے وچ شامل کرنا ای نہیں سی سگوں  
ایہدا مقصد لوکاں دیاں مُشکلاں نوں دُور کرنا سی تاں پئی او یسوع مسیح دے قُدرت نوں جانن تے  
اوہدے نال اپنا شخصی تعلق اُستوار کرن۔ اعمال ۸ باب دی ۹ آیت دے وچ اسی ویکھدے آں:

ایس توں پہلاں شعمون نامی اک بندہ اوس شہر دے وچ جادوگری کردا سی۔ شعمون ایس شہر دے وچ  
لوکاں نوں اپنے جادوگری دیاں کماں دے نال حیران کردا سی۔ تے ایہہ اوہدا پیشہ سی۔ بہت ساریاں  
ثقافتاں دے وچ اسی ویکھدے آں پئی لوکی جادوگری اے اُتے انحصار کردے سن۔ تے اونجیال  
کردے سن پئی ایہہ برکتاں نوں حاصل کرن دا ذریعہ تے مسئلیاں نوں حل کرن دا وسیلہ اے۔ او بڑا  
مشہور بندہ سی تے آسے پاسے دے لوکی اوہدے نال ایس وجہ توں لگاؤ رکھدے سن کیوں جے او اپنی  
جادوگری دیاں کماں دے نال اوہناں نوں حیران کردا سی۔ تے اسی ویکھدے آں پئی اعمال ۸ باب دی  
۹ تے ۱۰ آیت دے وچ ایویں لکھیا ہویا اے:

تے سامریہ دیاں لوکاں نوں حیران رکھدا سی تے ایہہ آکھدا سی پئی میں وی کوئی وہڈا بندہ آں۔ تے  
نکے توں وہڈے تیکر سارے اوہدے ول نوں دھیان کردے سن تے ایہہ آکھدے سن پئی ایہہ خُدا دی  
او قُدرت اے جنوں وہڈی آکھدے نے۔

شعمون دراصل پیشے دے لحاظ دے نال جادوگری تے لوکی سمجھدے سن پئی او خدا دے قدرت دے نال ایہناں کماں نوں کردا سے۔ ایس وجہ توں لوکی اوہدے توں ڈردے سن تے اوہدی بڑی عزت کردے سن۔ تے شعمون ایس گل توں بڑا خوش سی۔ اوہنوں شاید اجے پتہ ای نہیں سی پئی اوہدے توں وی وہڈی قدرت موجود اے جہدے نال توں ساریاں بدروحاں جاندیاں رہندیاں نے۔ تے او ای ہستی ابدی اطمینان دیندی اے۔

ایہہ وی ہوسکدا اے پئی شعمون جادوگری نے اپنی جادوگری نوں چمکاون دے لئی بہت ساریاں یونانی تے دو جیاں زباناں دے وچ موجود جادوگری دیاں کتاباں دا سہارا لیا ہوئے۔ جہناں دا مقصد جادو دے باعث لوکاں نوں حیران کرنا تے اوہناں توں پیسے کمانا یا فیر دو جیاں دے سامنے اپنے آپ نوں وہڈا بنا کے پیش کرنا سی۔ رومی حکومت دے ولوں جادوگری تے کسے قسم دی کوئی پندری نہیں سی۔ سگوں ایہنوں حاصل کرن تے سکھن دی عام اجازت سی کیوں جے رومی حکومت آپ وی بت پرستانہ ماحول دے تابع سی۔ تے ایویں دیاں گلاں رومی ثقافت دے وچوں وی دیکھن نوں بلدیاں نے۔ ایویں ایہہ شعمون جادوگری اپنے علم دے باعث لوکاں نوں حیران کردا سی۔ اعمال ۸ باب دی ۱۱ توں ۱۳ آیت دے وچ ایویں بیان اے:



او ایس لئی دھیان کردے پئے سن پئی اوہنے بڑی مدت توں اوہناں نوں اپنے جادو دے نال حیران کیتا  
ہویا سی۔ پر جدوں اوہناں نے فلپس دا یقین کیتا جیہڑا خدا دی بادشاہی تے یسوع مسیح دے نال دی  
خوشخبری دیندا سی تے سارے لوکی بھادیں مردیا عورتاں بہتسمہ لین لگے۔ تے شعمون نے آپ وی  
یقین کیتا تے بہتسمہ لے کے فلپس دے نال رہیا تے نشان تے وڈے وڈے معجزے دیکھ کے  
حیران ہویا۔

ایہہ بڑی حیرانی دی گل سی پئی شعمون اپنے ساریاں لوکاں نوں اپنے ول متوجہ کیتے ہوئے سی۔ تے  
لوکی وی اوہدی جادوگر توں بڑے حیران سن۔ ایہہ سامریہ شہر دا مشہور بندہ سی پر خداوند خدا دی  
قدرت دے باعث فلپس دیاں معجزیاں دے نال لوکاں نے خداوند یسوع مسیح نوں قبول کر دیاں ہوئیاں  
بہتسمہ لینا شروع کر دتا سی۔ تے ایویں غیر قوماں توں لوکی مسیحیت دے وچ شامل ہونا شروع ہو گئے  
سن۔ ہُن لوکی تیزی دے نال مسیحیت نوں قبول کردے پئے سن کیوں جے خدا دی بادشاہی دی  
خوشخبری اوہناں نوں دتی جاندی پئی سی۔ تے او خدا دی جماعت دے وچ شامل ہندیاں ہوئیاں بہتسمہ  
لیندے پئے سن۔ تے ایہہ ای خوشی تے شادمانی اوہناں دے وچ یسوع مسیح دے دور دے وچ وی  
دیکھن نوں بلدی پئی سی۔ لوکاں نوں نوئے آسمان تے نوی زمین دی خوشخبری دتی جاندی پئی سی۔

خُدا دے کلام دی خُو شخبری تے یسوع مسیح دا ناں لوکاں دے لئی بیش قیمت سی جمدے سببوں اوہناں  
دیاں جیاتیاں بدل دیاں پئیاں سن۔

خُداوند یسوع مسیح دے ناں دے وسیلے دے نال خُدا دی قُدرت اوہناں دے وچ کم کردی پئی سی۔  
تے حیران کُن معجزات اوہناں دے وچ رونما ہندے پئے سن تے اوہناں دی تعلیم دا مرکز خُداوند  
یسوع مسیح دی تعلیم سی۔ ایس کلام دی قُدرت نے اوہنوں تبدیل کر دتا سی تے اوہنے بہتسمہ لیاتے  
فلپس دے نال شامل ہو گیا سی۔ فلپس نے جدوں ایس خُو شخبری نوں لوکاں نوں پہنچایا تے اوہنے اِن  
غیر مسیحی نوں ایہدے وچ شامل ہون دی دعوت دتی تے او دلیری دے نال ایس خُو شخبری دے پیغام  
نوں سُناوندا رہیا سی۔ شعمون ایہناں جادوگری دیاں کماں نوں پیسیاں دے لئی کردا سی۔ پر یسوع مسیح  
دی کامل شفا ساریاں دے لئی مُفت سی سگنوں ایہدے نال نال اوہنے ساڈے لئی قیمت وی ادا کیتی  
سی۔ تے فلپس اوہناں گلاں دا پرچار کردا پیا سی جنناں دا تعلق مُعافی، سحالی تے خُوشی دے نال سی۔  
پر ایہہ گل خُوش آئند سی پئی شعمون فلپس دیاں گلاں دا یقین کردیاں ہوئیاں اوہدے نال رہیا سی۔ او  
فلپس دے نال خدمت کرن دے لئی آسے پاسے دیاں علاقیاں دے وچ جاون لگیا سی۔ تے اعمال ۸  
باب دی ۱۴ آیت دے وچ ایویں لکھیا ہویا اے:

جدوں رسولاں نے جیہڑے یروشلیم دے وچ سن سُنیا پئی سامریاں نے خُدا دے کلام نوں قبول کر لیا  
اے تے پطرس تے یوحنا نوں اوہناں دے کول بھیجیا۔

ہُن آیتاں دا رُخ واپس یروشلیم دے ول نوں جاندا پیا اے۔ یروشلیم دیاں لوکاں نے ایہہ سُن کے  
خُوشی منائی پئی سامریاں نے خُدا دے کلام نوں قبول کر لیا اے۔ فلپس سامریہ دے وچ وی خُوشخبری  
دے کم نوں کردا پیا سی تے۔ ایہہ خُوشخبری دا پھیلاؤ رسولاں دی خدمت دا زبردست نتیجہ سی۔ بے  
کوئی یہودیت دے وچ شامل ہونا چاہندا سی تے اوہدے لئی طریقہ فرق ہندا سی جدوں پئی مسیحیت  
دے وچ شامل ہون دے لئی صرف بپتسمہ ای کافی ہندا سی۔ بے کوئی غیر قوم ہندی یہودیت دے وچ  
شامل ہندا سی تے اوہنوں بپتسمہ دتا جاندا سی۔

رسولاں نے جدوں ابتدائی خدمت نوں شروع کیتا سی تے اوہناں دا دائرہ کار صرف یروشلیم تیکر ای  
سی تے او لوکاں نوں یسوع مسیح دا پیغام سُناوندے سن۔ پر ایذا رسانی دے بعد اوہناں دی خدمت  
دے وچ وسعت آئی سی تے ایہدے نال ای اوہناں نے خُدا دی دی بادشاہی دی خُوشخبری دی مُنادی  
شروع کر دتی سی۔ کیوں بے نجات صرف یہودیاں دے لئی ای نہیں سگوں ایہہ ساریاں لوکاں تے  
ساریاں قوماں دے لئی سی۔ تے ایہدے نال نال ابدی جیاتی دے بارے وی لوکاں نوں بیان کرنا شروع  
ہو گیا سی۔

رسولاں نے ہمیشہ خُداوند یسوع مسیح دے بارے لوکاں نوں دسیا سی پئی اوہدے ای وسیلے دے نال خُدا دی بادشاہی آئے گی۔ تے او ای وعدہ کیتا ہويا مسیح اے جمدے بارے دے وچ پُرانے عہد نامے دے وچ بیان کیتا گیا اے۔ تے ایہہ ساریاں پیشن گوئیاں یسوع مسیح دے وچ پُوریاں ہندیاں نے۔ آخرت تے المسیح دے علم دا تعلق کلیسیا دے نال اے۔ ایہہ پیٹنٹیکوسٹ دے دن شروع ہويا سی جدوں کلیسیا نے بڑے ایمان دے نال ایس تعلیم نوں قبول کیتا سی تے رسولاں نے ایہدے اُتے زور دتا سی۔

تے ایویں سامریہ دے وچ مُنادی دا ایہہ نتیجہ نکلیا سی پئی بہت ساریاں لوکاں دے نال نال اوس جادوگر نے خُداوند یسوع مسیح نوں قبول کر لیا سی۔ تے اوہناں گلاں دے بارے فلپس نے اوہناں نوں آخرت دے بارے تعلیم دیندیاں ہوئیاں سکھایا سی۔ پطرس تے یوحنا وی غیر قوماں دے لئی خُدا دی مُعافی، بحالی تے بخشش اُتے بہت خوش ہوئے تے اوہناں نے ایس بھید نوں جانیا سی پئی خُدا نے غیر قوماں دے لئی نجات سے ایس بُوہے نوں کھولیا اے۔ غیر قوماں دے وچوں بہت ساریاں لوکاں نے نجات دی ایس بخشش نوں حاصل کیتا سی پر اوہناں نے جنناں نے اوہنوں قبول کیتا سی تے ایہہ ایمان رکھیا سی پئی یسوع مسیح ای خُداوند اے۔ تے یسوع مسیح دے وسیلے دے نال آخرت دے اُتے ایمان رکھیا سی پئی او خُدا دی بادشاہی دے وچ شریک ہون گے تے ابدی جیاتی نوں حاصل کرن گے۔

جیویں جیویں لوکی خُداوند یسوع مسیح نوں قبول کردیاں ہوئیاں خُدا دی نجات دے وچ شامل ہندے  
پئے سن تے دوجے ایماندار وی کلیسیا دے وچ شامل ہندے پئے سن خُداوند اوہناں دے اُتے روحانی  
تے جسمانی برکتاں نوں نازل کردا پیا سی۔

سامریہ دے وچوں اک دن دی مُسافت طے کردیاں ہوئیاں کجھ یروشلیم دے وچ آئے سن۔ تے  
اوہناں نے جو کجھ سامریہ دے وچ ہندا پیا سی اوہنوں اوتھے دیاں لوکاں نوں بیان کیتا سی پئی کیویں  
لوکی خُداوند یسوع مسیح نوں قبول کردے پئے سن۔ تے ایویں رسولاں نے ایہہ جانیا سی پئی خُدا نے  
سامریاں دے لئی وی اپنی نجات دے بُوہے نوں کھولیا اے۔

جدوں یروشلیم دے وچ رسولاں نوں کلیسیا دی ترقی دا پتہ لگیا تے پطرس تے یوحنا جیہڑے رسولاں  
دے وچوں اہم بندے سن اوہناں نے سامریہ دا رُخ کیتا سی تاں ویکھن پئی اوتھے کیہ ہندا پیا اے۔

یسوع مسیح دے زمانے دے وچ اوتھے دیاں لوکاں نے ایویں اپنے رد عمل نوں ظاہر نہیں کیتا سی۔  
حواریاں نوں ایس گل دا پتہ سی تے ہُن جدوں اوہناں نے ایہہ جانیا پئی سامریہ دے وچ خُداوند یسوع  
مسیح دی خُو شجبری دے پیغام نوں قبول کیتا گیا تے خُداوند یسوع مسیح نوں نجات دہندہ قبول کیتا گیا  
اے تے اوہناں نے اوتھے جاؤن دا فیصلہ کیتا۔ تے اوہناں نے اوتھے جا کے اوہناں دے لئی ایہہ دُعا  
کیتی پئی او پاک روح نوں حاصل کرن۔ کیوں جے اے تیکر اوہناں دے اُتے پاک روح نازل نہیں

ہویا سی۔ تے اوہناں نے صرف خُداوند یسوع مسیح دے ناں توں بہتسمہ ای لیا سی۔ فیر اوہناں نے  
اوہناں دے اُتے ہتھ رکھیا تے اوہناں نے پاک روح پایا۔

ایہدا آغاز تے اصل دے وچ پینتیکوست دے دن توں ای ہو چُکیا سی تے او تھے موجود ہر اک بندے  
نوں ایویں ای لگدا سی جیویں پئی رسول اوہناں دی ای بولی بولدے پئے سن۔ ایوی سارے رسول اپنی  
اپنی تھاں تے خُداوند دی خدمت نوں کردے پئے سن تاں وی او اک دُوبے توں وکھ نہیں سن۔  
اوہناں دی اسی ساری خدمت دا مقصد یسوع مسیح دی کلیسیا نوں قائم کرنا سی تے اوہناں نوں خُدا دی  
بادشاہی دے لئی تیار کرنا سی۔

جتھوں تیکر یہودیاں دا تعلق اے تے او کسے وی طور تے سامریاں نوں نجات دے وچ شریک خیال  
نہیں کردے سن۔ تے جدوں تیکر سامریاں دے اُتے خُدا دی بخشش ظاہر نہیں ہوئی سی اوس ویلے  
تیکر شاید رسول وی ایہہ ای خیال کردے سن۔ پر ہُن خُدا نے رسولاں دے اُتے ایہہ ظاہر کر دتا سی  
پئی خُدا دی بخشش غیر قوماں دے لئی وی اے۔ یہودیاں تے غیر قوماں دے اُتے نجات ایہہ بخشش  
پینتیکوست دے دن ای ظاہر ہو گئی سی جدوں ساریاں نے اپنی اپنی بولی دے وچ خُدا دی خُوشخبری  
دے پیغام نوں سُنیا سی۔ جدوں پطرس تے یوحنا نوں سامریاں دے وچ خُدا دی نجات دے بارے پتہ  
لگیا تے اوہناں نے او تھے جا کے اوہناں دے لئی دُعا کیتی سی تاں پئی او پاک روح نوں حاصل کرن۔

ایویں ایہہ معجزانہ طور تے خُدا دا ظہور سی جہدے تحت خُدا نے اوہناں دیاں دلاں دے وچ ایہہ پایا سی  
پئی او خُداوند دی نجات نوں قبول کرن۔

ایہہ نجات دا بہت وڈا کم سی جنہوں سامریاں نے پایا سی تے ایویں اوہناں نے خُدا دی نجات نوں  
ویکھیا سی۔ تے ایویں اوہناں نے ایہہ تجربہ کیتا سی جہدی اوہناں نوں بہت چر توں اڈیک سی۔ تے  
خُدا نے اوہناں دی لئی ایویں ای کیتا جیویں اوہناں دا ایمان سی، ایہہ خُدا نے اوہناں دی عاجزی دا  
جواب دتا سی۔ گرنیلیس دی قبولیت دے نال ایہہ گل واضح ہو گئی سی پئی خُدا نے غیر قوماں نوں وی  
اسنی ای اہمیت دتی سی جہنی پئی یہودیوں نوں۔ ایویں خُدا ہر اک انسان دی نجات دی فکر کردا اے۔

ایویں اسی ایہہ وی اکھ سکدے آں پئی فلپس نے نجات دی خُوشخبری دے کم نوں سامریہ دے وچ  
کیتا سی۔ ایویں اک طرح دے نال اوہناں دے لئی پیٹینیکوست دے دن نوں ای دوہرایا گیا سی جدوں  
او سارے اک جماعت دی صورت دے وچ اکٹھے ہوئے سن۔ تے خُداوند نے اپنی نجات نوں اوہناں  
دے اُتے ظاہر کیتا سی۔ تے پطرس تے یوحنا کجھ یہودیوں دے نال یروشلیم توں سفر کردیاں ہوئیاں  
سامیہ اوہناں دے کول پہنچے سن۔ تے اعمال ۸ باب دی ۱۸ تے ۱۹ آیت دے وچ ایویں بیان کیتا گیا

اے:

جدوں شعمون نے ویکھیا پئی رسولاں دے ہتھ رکھن دے نال پاک روح دتا جاندا اے تے اوہناں دے کول روپے لیا کے اوہناں نوں آکھیا پئی مینوں وی اختیار دیو پئی جہدے اُتے میں ہتھ رکھاں او پاک روح نوں حاصل کرے۔

جدوں پطرس تے یوحنا نے سامریہ دے وچ آکے پاک روح دی تابعداری کیتی تے اوہناں دے ہتھ رکھن دے نال لوکاں نے پاک روح نوں حاصل کیتا سی تے شعمون جادوگر ایہدے توں بہت حیران ہویا سی۔ اوہنے بھاریں جے فلپس دیاں گلاں دا یقین تے کیتا سی پر ایہہ صرف دکھاوے دی حد تیکر ای سی۔ او اصل دے وچ صرف اپنے مقصد دے لئی ای رسولاں دے نال سی۔ تے ایتھے اوہدے دل دا خیال ظاہر ہو جاندا اے پئی او پیسیاں دے نال پاک روح نوں حاصل کرنا چاہندا اے۔ تے او رسولاں نوں آکھدا اے پئی مینوں وی ایہہ اختیار دیو پئی میں جہدے اُتے ہتھ رکھاں او پاک روح نوں حاصل کرے۔ جیویں پئی اسی اوہدے بارے دے وچ پہلاں وی جان چکھے آں پئی او ایہناں کماں نوں صرف پیسیاں دے لئی کردا سی۔ تے اوہدی سوچ اے تیکر وی ایویں دی سی تے او پاک روح دی بخشش نوں پیسیاں دے نال حاصل کرنا چاہندا سی تاں پئی او ایہنوں اپنے مقصد دے لئی ورتے۔



اوہدی نظر دے وچ شاید ایہہ وی اوہدے جادو دی طرح ای سی جنوں او ایویں حاصل کرسکدا سی۔  
جیویں اوہنے سامریاں نوں حیران کیتا ہویا سی تے او خیال کردا ہوئے گا پئی ایہہ وی شاید کوئی نوی  
قسم دا جادو ای اے جیہڑا رسولاں دے کول اے۔

ایہہ اصل دے وچ رومی طریقہ کار سی کیوں جے اوہناں دے وچ کوئی وی بندہ پیسیاں دے نال کسے  
وی عہدے نوں حاصل کرسکدا سی۔ جیویں پئی اوہناں دا دستور سی پئی جے کوئی کمانت دے عہدے  
نوں حاصل کرنا چاہندا اے تے او پیسیاں دے نال ایویں کرسکدا سی۔ ایویں جے بہتے پیسے تھی  
دیندے او اوہنا چنگا عہدہ تھی حاصل کرسکدے سی۔

جدوں پئی پُرانے تے نویں عہد نامے دے وچ ہیگل دے بارے ایویں دا کوئی وی بیان ویکھن نوں  
نہیں بلدا اے تے نہ ای ایویں ہوسکدا سی کیوں جے خُدا نے آپ ایہدے بارے باقاعدہ قانون  
شریعت دے وچ بیان کیتا سی۔ پر شعمون نے ایہہ خیال کیتا سی پئی ایویں کردیاں ہوئیاں ایہناں  
کرماتاں دا اختیار اوہنوں دے دتا جاوئے گا۔ جے او سچے دل دے نال ایس بخشش نوں حاصل کرنا  
چاہندا ہندا تے او کدی وی ایہہ خیال نہیں کرسکدا سی پئی او ایس بخشش نوں اپنے کاروبار دے لئی  
ورتے گا۔ جے اوہدے دل دے وچ میل نہ ہندی تے خُدا اوہنوں ایس بخشش توں نوازدا تے اوہدے  
اُتے اپنا فضل کردا۔ جیویں پئی اوہناں دو جیاں لوکاں دے اُتے ایہہ فضل ہویا تے اوہناں نے پاک

روں دی بخشش نوں حاصل کیتا سی۔ اسی ویکھیا اے پئی حنناہ تے سفیرہ نے پاک روح دی تحقیر کیتی

سی تے اوہناں نے ایہدی سزا پائی سی۔ اعمال ۸ باب دی ۲۰ آیت دے وچ اسی ویکھدے آں پئی:

پطرس نے اوہنوں آکھیا پئی تیرے روپے تیرے نال ای غرق ہون ایس لئی پئی تُو خُدا دی بخشش نوں

روپیاں دے نال حاصل کرن دا خیال کیتا اے۔

پطرس ایہہ سُن کے بہت ناراض ہویا تے اوہنے آکھیا پئی تیرے روپے تیرے نال ای غارت ہون۔

ایتھے غارت ہون توں مُراد جسمانی موت اے۔ پطرس دا مطلب ایہہ نہیں اے پئی او ایس ای ویلے

مر جاوئے سگوں ایہہ اوہنوں جھڑکن دا اک انداز اے۔ حنناہ تے سفیرہ دی سزا بہت سخت سی پر

خُدا اپنیاں بھیداں نوں جاندا اے۔

ایتھے پاک روح دا عمل شمعون دے بارے کجھ فرق سی تے ایہہ ایویں نہیں ہونا سی جیویں پئی حنناہ

تے سفیرہ دے نال ہویا سی۔ تے اسی ویکھدے آں پئی اعمال ۸ باب دی ۲۱ آیت دے وچ ایویں لکھیا

ہویا اے:

تیرا ایہدے وچ نہ حصہ اے نہ بخرہ کیوں جے تیرا دل خُدا دے نیڑے خالص نہیں اے۔

جے شمعون چاہندا پئی فلپس تے پطرس یوحنا دی طرح خُدا دی خدمت کردا تے اوہدے لئی موقع سی

پئی او پاک دلی دے نال پاک روح دی بخشش نوں حاصل کردا پر ایویں نہیں ہویا تے او خُدا دی

نجات توں غافل رہیا۔ تے اعمال ۸ باب دی ۲۲ آیت دے وچ ایویں لکھیا ہویا اے:

پس اپنی ایس بدی توں توبہ کر۔۔

پطرس نے اوہنو نصیحت کیتی سی تے اوہنوں سمجھایا سی پئی او خُدا دی بخشش نوں راست طریقے دے

نال حاصل کرے تے غیر معبوداں نوں منن والیاں دی طرح داکم نہ کرے۔ پطرس نے اوہنوں

باقاعدہ تے ٹھیک طریقے دے نال نجات نوں حاصل کرن دی تلقین کیتی سی۔ تے اعمال ۸ باب دی

۲۲ آیت دے وچ ایویں لکھیا ہویا اے:

تے خُداوند توں دُعا کر ہوسکدا اے پئی تیرے دل دے ایس خیال دی مُعافی ہوئے۔

پطرس تے یوحنا وی اپنے دل دے وچ عاجزی دا پہلو رکھدے سن تے او خُداوند خُدا دی تابعداری

دے وچ اپنیاں جیاتیاں نوں خُدا دے خوف دے وچ گزاردے سن۔ تے ایہہ ای نصیحت پطرس نے

شمعون نوں کیتی سی پئی او اپنیاں پاپاں توں توبہ کرے تے جیویں دا خیال اوہنے پاک روح دے بارے

اپنے دل دے وچ کیتا سی اوہدے توں توبہ کرے تاں پئی او خُدا دی نجات نوں حاصل کر سکے۔ تے  
خُداوند خُدا دے ولوں اوہنوں مُعافی ملے۔

ہوسکدا اے پئی شمعون دی ایہہ عادت بن گئی سی پئی او اپنیاں ٹوٹکیاں دے نال لوکاں نوں حیران  
کرے تے اپنے کاروبار نوں چمکاون دے لئی اوہنوں جیویں دا وی علم جتھوں وی ملیا سی اوہنے اپنا لیا سی  
تے اپنے فائدے دے لئی ورتیا سی۔ پر خُدا دے پاک روح دے بارے دے وچ اوہدی سوچ وچ  
حماقت پائی جاندی سی۔

اسی ایتھے ویکھ سکدے آں پئی ایہہ جادو شمعون دے لئی زہر بندا جاندا پیا سی جیہڑا ہولی ہولی اوہنوں  
قوت دے وچ نوں لے جاوندا پیا سی۔ تاں وی اوہدا حوصلہ وہدایا گیا سی پئی او خُداوند دی نجات نوں  
ٹھیک طریقے دے نال حاصل کرے۔ او اپنیاں پاپاں توں توبہ کرے تے اپنے دل دیاں خیالاں دی  
مُعافی منگے۔ تے اسی ویکھدے آں پئی اعمال ۸ باب دی ۲۲ آیت دے وچ ایویں لکھیا ہویا اے:

کیوں جے میں ویکھدا آں پئی تُو پت جہی کڑواہٹ تے ناراستی دے بند دے وچ پھسیا ہویا ایں۔

ایتھے پطرس اوہنوں اوہدی روحانی حالت دے بارے آگاہ کردا اے پئی او گناہ دے بند دے وچ پھسیا

ہویا اے کیوں جے اوہدا کردار پاپ دے نال یاری تے ابلیس دی پرستش سی۔ جیہڑا پئی اِخ بندے

دے لئی بہت ای تشویش دی گل اے پئی او پاپ دی قید دے وچ اے تے ایویں او دوزخ دا وارث  
 اے۔ بھاریں بے اوہنے فلپس دیاں گلاں دا یقین تے کر لیا سی پر ابے تیکر اوہدے دل دے وچ  
 کھوٹ سی تے اوہنے ایہناں گلاں نوں دل توں قبول نہیں کیتا سی۔ تے اوہنے خُدا دی بخشش نوں  
 پیسیاں دے نال خریدن دی کوشش کیتی سی۔ تاں پئی باہجوں او ایہنوں اپنے ذاتی فائدے دے لئی  
 ورتے۔ پر ایہہ اوہدی بہت ای وہڈی بے وقوفی سی۔ کیوں بے جدوں کوئی بدی دیاں ایہناں قوتیں دے  
 نال مشق کردا اے تے او ایہناں دا عادی ہو جاندا اے۔ تے ایویں ای شمعون دا حال سی۔ کیوں بے  
 اوہنے اپنییاں عادتیں نوں بدلیاں نہیں سی۔ ایہہ عادت بالکل زہر دی طرح دی ہندی اے۔ جیہڑی  
 ہولی ہولی تھانوں موت دے مُنہ دے وچ دھکیلدی اے۔ پر ایہدے توں خبردار رہن دی لوڑ اے  
 پئی ایہدے توں تھادی روحانی موت وی واقع ہو سکدی اے، جیہڑی پئی بہت ای خطرناک گل اے۔  
 پر پطرس نے اوہنوں نصیحت کیتی سی تے او شمعون دیاں ایہناں حرکتیں توں بہت غصہ ہو یا سی تے  
 اوہنے چاہیا سی پئی او اوہدی مدد کرے تاں پئی او نجات پاوے۔ تے اسی ویکھدے آں پئی اعمال ۸ باب  
 دی ۲۴ آیت دے وچ ایویں لکھیا ہو یا اے:

شمعون نے جواب دے وچ آکھیا پئی تھی میرے لئی خُدا توں دُعا کرو پئی جیہڑیاں گلاں تھی آکھیا نے  
 اوہناں دے وچوں کوئی وی مینوں پیش نہ آوے۔

لگدا اے پئی شعمون نے ایہہ جان لیا سی ایہدے وچ کوئی شک نہیں اے پئی خُدا عدالت کردا اے۔  
 تے او کجھ خائف ہویتے درخواست کیتی پئی اوہنوں غارت نہ کیتا جاوے مطلب ایہہ پئی او ہلاک نہ  
 ہوئے۔ یعنی پطرس نے جیہڑیاں گلاں اوہدے اگے بیان کیتیاں سن اوہناں دا اوہدے اُتے ایہہ اثر ہويا  
 سی پئی او خوفزدہ ہو گیا سی۔ او اوہناں دناں دے وچ ابتدائی کلیسیا دے وچ پائیاں جاوے والیاں بدعتاں  
 دا اک خاص مہرہ سی تے او ابلیس دا پیروکار سی۔ پر رسولاں دے وسیلے دے نال اوہنے خُداوند یسوع  
 مسیح دی خُو شجبری تے نجات دے پیغام نوں سُنیا سی۔ تے ہوسکدا سی پئی او آپ وی ایس نجات توں  
 غافل رہندہ تے بہت ساریاں دوجیاں نوں ایس نجات توں غافل رکھن دا سبب بندا۔ کیوں جے ابلیس  
 نسل در نسل ایویں دیاں لوکاں نوں اپنا غلام بنا کے رکھدا اے۔ اوہنوں چاہیدا سی پئی او پہلی ای واری  
 خُدا دی بلاہٹ نوں نہ ٹھکراوے۔ جدوں اوہنے فلپس دیاں گلاں دا یقین کیتا تے اوہنوں اوس ای ویلے  
 ساریاں بدعتاں نوں ترک کر دینا چاہیدا سی۔ تاں وی اسی ویکھدے آں پئی خُدا نے اوہدی حماقت دا  
 جواب اوہنوں فوری طور تے نہیں دتا سی۔ سگوں اوہنوں فیر توبہ کرن دا موقع دتا گیا سی پئی او اپنی  
 ناراستی دے بند توں آزاد ہو جاوے۔

ایہہ بہت خُوش آئند گل اے پئی سامریاں نے وی خُو شجبری نوں قبول کر لیا سی تے ایویں غیر قوماں  
 دے وچ خُدا دی نجات دی بخشش جاری ہوئی سی۔ تے ایس ای نجات دی بخشش دے وسیلے دے نال

اَج میں تے تسی خُدا دے اوس فضل دے وسیلے دے نال ابدی جیاتی دے حقدار آں۔ اسی وی خُدا دی نسل دے اعتبار دے نال غیر یہودی تے غیر قوم توں آں۔ پر خُدا دیاں وعدیاں دے اُتے یقین کرن دے باعث اسی ابرہام دے پتر آں۔ تے ایمان دے اعتبار دے نال خُدا نے سانوں اپنے بیٹے تے بیٹیاں ہون دا حق بخشیا اے تے ساریاں توں وہد کے اسی ابدی بادشاہی دے وارث آں۔ ایہدے نال ای اسی اپنی اَج دی ساری گل بات نوں ایتھے ای مُکاوندے آں۔ او اسی دُعا کریئے:

خُداوند مہربان خُدا اسی تیرا شکر ادا کردے آں پئی تُو سانوں خلق کیتا اے تے ہر طرح دیاں روحانی تے جسمانی برکتاں توں سانوں آسودہ کیتا اے۔ اسی تیرے پاک کلام تے ایس خُو شخبری دے لئی بے حد شکر گزار آں۔ جہدے وسیلے دے نال سانوں مُفت نجات حاصل ہوئی اے تے برکتاں ملیاں نے تے خُدا دا پاک روح انعام دے وچ ملیا اے۔ اسی ایہدے لئی تیرے بے حد شکر گزار آں۔ ایہدے وچ کوئی شک نہیں اے پئی اسی بہت کمزور آں تُو ساڈی مدد کردا ایں۔ سانوں سنبھالدا ایں تے اپنے ہاں توں سانوں ترک نہیں کردا ایں۔

خُداوند اسی تیریاں ایہناں رحمتاں دے لئی تیرے بے حد شکر گزار آں۔ پئی تُو ساڈے لئی ابدی جیاتی دا انتظام کیتا ہويا اے۔ تے تُو سانوں اپنے آرام دے وچ داخل کرن دے لئی آپ کم کردا ایں۔ بنی نوع انسان دی مدد تے نجات دے لئی اسی تیرے بے حد شکر گزار آں۔ اسی انسان ہندیال ہوئیاں اپنے

آپ دے لئی کچھ وی نہیں کر سکتے آں جدوں تیکر تُوں ساڈیاں جیتیاں نوں اپنے قبضے دے وچ  
نہیں کر لیندا ایں۔ اسی تیرے اُتے بھروسہ کر دیاں ہوئیاں اپنے خالی ہتھوں دے نال تیرے حضور  
دے وچ حاضر ہندے آں۔ پر تُو اپنی مُفت نجات دے تحفے نوں ساڈے لئی عطا کیتا اے۔ اسی تیرے  
ایس و ہڈے رحم دے لئی تیرا شکر ادا کردے آں۔

اسی اپنے نجات دیون والے خُداوند یسوع مسیح دے لئی شکر ادا کردے آں۔ جنہے ساڈے لئی صلیب  
دے دُکھ نوں سہیا اے۔ جنوں ساڈی خاطر ستایا گیا سی تاں وی اوہنے ایہناں دُکھاں نوں ساڈی خاطر  
برداشت کیتا سی تاں پئی اسی نجات نوں حاصل کریے۔ اسی تیرے ایس بیش قیمت لہو دے لئی تیرا  
شکر ادا کردے آں۔ تُو بے حد رحیم تے بزرگ خُدا ایں تے ستائش دے لائق ایں۔ اسی تیرے پتر  
دے حیران کن کم نوں قبول کردے آں۔ تے اوہدے اُتے ایمان تے بھروسہ رکھدے آں تے اوہدی  
قُدرت نوں مندے آں۔ اسی تیری شفقت دے لئی تیرے شکر گزار آں۔ خُداوند اسی تیرے توں منت  
کردے آں پئی ساڈیاں جیتیاں نوں تبدیل کردے تاں پئی اسی مُشکلاں دا شکار نہ رہیے سگوں تیریاں  
نعمتاں توں آسودہ ہوئے۔ اسی تیرے نال محبت کر دیاں ہوئیاں تیری تعظیم تے تعریف کردے آں۔  
ساڈی مدد کر پئی اسی اپنیاں جیتیاں نوں تیری مدد تے تیری حفاظت دے تابع رہندیاں ہوئیاں  
گزارئیے۔ اسی تیری محبت توں لُطف اندوز ہندے آں۔ اسی منت کردے آں پئی تُو سانوں اہلیس دے



ہر منصوبے توں بچاتے اسی اوہدے اُتے غالب رہیے۔ اسی ایہہ سارا کجھ اپنے مُنہجی خُداوند یسوع مسیح

دے وسیلے دے نال منگدے آں، آمین